مولانا رُوم رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مولانا بہاءُ الملت والدین قدس سرہٗ کی طرف سے مثنوی کا اختتام

میرے والد جب ایک مدت تک مثنوی سے خاموش رہے تو میں نے اُن سے پوچھا کہ اے زندہ دل! اب آپ کس وجہ سے بات نہیں کر رہے؟ علم لدُنی کا دروازہ آپ نے کیوں بند کر دیا؟ شہزادوں کا قِصّہ ختم نہیں ہوا اور تیسرے لڑکے کی بات کا موتی ہار میں پرونے سے رہ گیا۔ اُنہوں (مولانا روم رحمۃ اللہ) نے فرمایا کہ اب میری گویائی اونٹ کی طرح سوگئی ہے۔ اُس کی حشر تک اب کسی سے کوئی بول چال نہیں ہے۔ تیسرے لڑکے کا قِصّہ باقی ہے۔ لیکن وہ اندر بند ہوگیا ہے۔ باہر نہیں آرہا۔ میری گویائی کہتی ہے کہ میں نے منہ بند کرلیا ہے۔ میرا کوچ اور نہرِ واحدانیت میں کود جانے کا وقت آگیا ہے۔ بجز اُس ذات کے ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ اِس قصے کا بقیہ حصہ ہر اُس شخص کے دل میں پہنچ جائے گا جو زندہ جان رکھتا ہے۔ بات ختم ہوگئی اور عمر بھی۔ اُس وقت کی خوش خبری آگئی ہے جب میں جسم کی قید سے چھوٹوں گا۔ جان کے جہان میں جولانی کروں گا۔ اِس دنیا کی ذرا سی نمی سے سمندر میں پہنچ جاؤں گا کیونکہ یہ جہان، نمی سے زندہ ہے۔ اِس نے یہ نمی اُس سمندر سے پائی ہے۔ جب کہ جان، مٹی اور تری میں زندہ ہے تو غور کر، سمندر کی دنیا میں کیسی رہے گی۔

اِس جہان کی نمی کو قطرے کی طرح سمجھ اور سمندر تو بے اندازہ ہے۔ اِس جہان کی نمی سے اے جان! تُو جاناں کے سمندر میں آجا تا کہ تُو بقا حاصل کرلے۔ یہاں جو کچھ ہے رُوحِ اعظم کا اثر ہے۔ تو اُس رُوحِ اعظم سے اِتصال پیدا کرنے کی عزت حاصل کرتا کہ وہ تجھے اُس جگہ لے جائے جہاں وہ خود ہے۔ خشکی میں سمندر کو ڈھونڈنا تو لغو ہے۔ خاک کا جزو خاکستان کی طرف لے جاتا ہے۔ جان کے سمندر کی لہر جاناں کی طرف لے جاتی ہے۔ جاناں کے وصل کو دل و جان سے طلب کر اور بغیر ہونٹ اور بغیر تالو کے خدا کا نام لے۔ تا کہ تُو اِس قید اور فانی جہان سے نجات پا جائے اور ہمیشہ جان کے جہان میں رہے۔ تُو اپنی عمر کے بیجوں کو شور زمین میں بو رہا ہے تا کہ آخر کار ہلاک ہو جائے۔ ایسی قیمتی عُمر کو تُو بغیر نفع حاصل کئے کیوں ضائع کر رہا ہے؟ اے کام کے آدمی! کیا تجھے نقصان نہ ہوگا کہ چمن دے کر خارستان لیتا ہے؟ جو عُمر دنیا میں صرف ہوئی، نہ رہی۔

مبارک ہے وہ جسے اللہ نے اپنی جانب بلالیا۔ اگر تُو گنی چُنی عُمر ہی دے دے گا تو وہ اللہ کی راہ میں لا انتہا ہو جائے گی۔ بندگی میں بسر کی ہوئی دس روزہ زندگی بے حد ہو جائے گی۔ اِس بازار کی تجارت کرلے۔ تُو ایک کانٹے کے عوض لاکھوں پھول لے جا۔ تُو جو ایک دانہ بوئے گا، اللہ کی مہربانی سے لاکھوں حاصل کرے گا۔ شمار تو وہاں ہوتا ہے جہاں آخر ہو اور وہ

از مُسبّب میرسد ہر خیر و شر
خیر و شر اسباب کو پیدا کرنے والے کی طرف سے ہیں

نیست اسباب و وسائط اے پدر
اسباب اور وسائل تو محض خیال ہیں

جانب بے شمار ہے جہاں خدا ہو۔

اے علیحدہ ہوئے ہوئے جزو! اپنے کُل کی طرف جا، ترکِ خودی اور فنا حاصل کر۔ تیری اس جہان کی گفتگو، صلح و جنگ بلبلے کی طرح ہے اور تُو شلیا جیسے جسم میں پانی کی رُوح ہے۔ یہ نقوش اور صورتیں اس پانی کے اوپر بلبلے کی طرح ہیں یا جھاگ کی طرح تا کہ تیرا راز باہر ظاہر ہو جائے۔ گرمی سے جھاگ سے اور خوش بُو سے ہنڈیا میں پکنے والی چیز ظاہر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح انسان کے قول و فعل رُوح کے مرتبہ کفر و ایمان کو اور ولایت کو ظاہر کر دیتے ہیں۔ اپنی رُوح کے پانی کا تعلق رُوحِ اعظم کے سمندر سے پیدا کر لے ورنہ ایک گڑھے میں ٹھہرا ہوا پانی تو بدبودار ہو جاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس کے دو دنوں کی حالت یکساں ہو وہ گھاٹے میں ہے، نفع سے محروم ہے اور شک میں گرفتار ہے۔ اُس کے خالی تھیلے میں ہوا بھری ہوئی ہے سودا نہیں ہے۔ وہ رُوحانی طور پر تنزل اختیار کرتا رہتا ہے۔ دریا کے ساتھ تعلق نہ ہونے کی وجہ سے اُس کی رُوح کا پانی مکدّر ہو جاتا ہے۔ جس کو ایمان کا مرتبہ حاصل نہیں وہ مردودِ بارگاہ ہے اور جہنم کی طرف جا رہا ہے۔ اُس حالت سے پہلے تُو اللہ کی جانب رجوع کر لے۔ اللہ تعالیٰ کی جتنی بھی مخلوق ہے اُن سے گزر کر خالق کی بارگاہ میں پہنچ جا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا۔ ذاتِ باری میں فنا حاصل کر لے ورنہ شیطان کی طرح جدا رہے گا۔

اب بات ختم کرتا ہوں۔ میرے پاس جو مضامین تھے وہ میں نے اپنے پیر بھائیوں تک پہنچا دیے۔ میرا یہ کلام بارگاہِ خداوندی کی سیڑھی ہے۔ جو اس کے ذریعے اوپر جائے گا، چھت پر پہنچ جائے گا۔ آسمان کی چھت پر ہی نہیں بلکہ اُس آسمان سے بھی اوپر والی چھت پر اور جس کے لیے سامان گردوں کی چھت سے آتا ہے اور اسی خواہش سے اُس کی ہمیشہ گردش جاری رہتی ہے۔

گفت یزداں ہر کہ باشد اصل داں	پس تُرا کے بیند اُو اندر میاں
اللہ نے عزرائیلؑ سے فرمایا کہ تم بھی ایک پردہ ہو	اہلِ بصیرت کی نظر ہمیشہ اصل (رب) تک پہنچ جاتی ہے
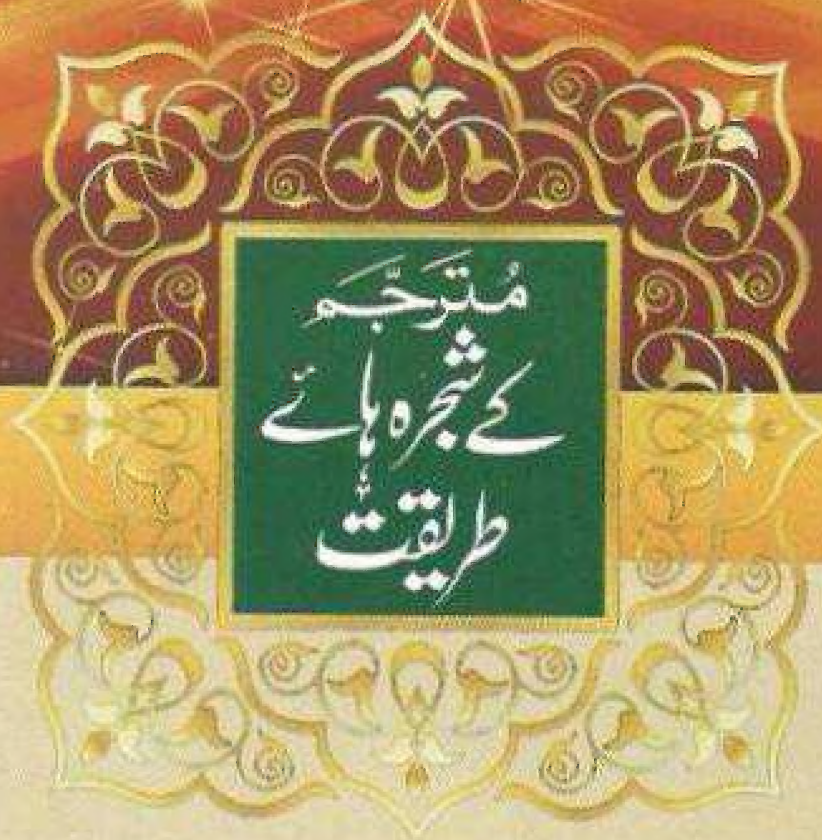
مُترجَم
شجرہ ہائے
طریقت
سِلسلہ عالیہ قادریہ ابُوالعلائیہ
چِشتیہ جہانگیریہ شکُوریہ امیریہ
890-A

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

المآئدہ ــــ ۳۵

ــــ ترجمہ ــــ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اُس (کے حضور) تک (تقرب اور رسائی کا) وسیلہ تلاش کرو اور اُس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

گرچہ خویش از عامہ پنہاں کردہٖ
اگرچہ عوام سے تم پوشیدہ ہو

پیشِ روشن دیدگاں ہم پردہٖ
لیکن اہلِ بصیرت کے نزدیک تم صرف ایک پردہ ہو

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۭ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ ۭ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۥ ۙ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّاۗلِّيْنَ ۧ
(آمین)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۭ

آنکہ بیند او مسبّب را عیاں
جو شخص سبب پیدا کرنیوالے کو ظاہر دیکھتا ہو

کے نہد دل بر سببہائے جہاں
وہ کب کسی سبب پر دھیان دے گا

سِلسِلۂ عالیہ قادریہ شریف

هُوَالشَّكُوْرُ هُوَالْهَادِیْ هُوَالْاَمِیْرُ

اِلٰهِیْ بحُرمَتِ رازونیاز سُلْطَانُ الْعَاشِقِیْنَ اَمِیْرُ الْعَارِفِیْنَ حضرت سَیِّدِنا مُحَمَّد اَمِیْرُالدِّیْن شَاہ اَمِیْرُالْاَوْلِیَآء قُدِّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز

(وصال ۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ بروز جمعۃ المبارک مزار اقدس ۲۷۹ ج.ب پیپلز کالونی فیصل آباد)

اِلٰهِیْ بحُرمَتِ رازونیاز اِمَامُ الْعَارِفِیْنَ شَیْخُ الْوَقْت حضرت سَیِّدِنا سَیِّد مُحَمَّد ہَادِی عَلِی شَاہ اِمَامُ الْاَوْلِیَاء قُدِّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز

(وصال ۲۷ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ مزار اقدس بکن گنج کانپور شریف۔ انڈیا)

اِلٰهِیْ بحُرمَتِ رازونیاز نُوْرُالْعٰلَمِیْنَ شَمْسُ الْمُنَوَّرِیْنَ سَیِّدِنا ومَولانا حضرت شاہ مُحَمَّد عَبْدُ الشَّکُوْر تَاجُ الْاَوْلِیَاء قُدِّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز

(وصال ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ مزار اقدس جیون ہانہ گارڈن ٹاؤن لاہور۔ پاکستان)

اِلٰهِیْ بحُرمَتِ رازونیاز سِرَاجُ السَّالِکِیْنَ بُرْہَانُ الْوَاصِلِیْنَ حضرت سَیِّدِنا شاہ مُحَمَّد نَبِی رَضَا شَاہ قُدِّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز۔

(وصال ۲۴ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ مزار اقدس مسلم قبرستان، لکھنؤ۔ انڈیا)

اِلٰهِیْ بحُرمَتِ رازونیاز فَخْرُالْعَارِفِیْنَ وَالْعَاشِقِیْنَ سُلْطَانُ الْکَامِلِیْنَ قُطْبُ الْعٰلَمِیْنَ حضرت سَیِّدِنا ومَولانا شاہ عَبْدُ الْحَیّ قُدِّسَ سِرَّہٗ

(وصال ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ مزار اقدس مرزا کھیل۔ چاٹگام، بنگلہ دیش)

آنچہ در صد سال مُشتِ حیلہ مند | دہ یکے زاں گنج حاصل ناورند
مُسبّب الاسباب سے تعلق والے لمحوں میں وہ کچھ پالیتے ہیں | جو وہ مرے سو سال میں بھی حاصل نہیں کرسکتے

الٰہی بحرمتِ راز و نیاز مِنہاجُ الواصِلین وارِثِ علومِ النّبیّین الفانی فی ذاتِ السبحان حضرت سیّدنا شاہ مُخلِصُ الرحمٰن جہانگیر قُدِّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العزیز۔

(وصال ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ، مزارِ اقدس مرزاکھیل، چاٹگام۔ بنگلہ دیش)

الٰہی بحرمتِ راز و نیاز قُطبُ العارفین المُسمّٰی بِاسمِ المسعود نائبُ النّبی وارثِ علومِ المرتضوی حضرت سیّدنا شاہ اِمداد علی قُدِّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العزیز۔

(وصال ۶ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ۔ مزارِ اقدس محلہ قاضی، دلی چک بھاگل پور۔ بہار)

الٰہی بحرمتِ راز و نیاز امامُ الموحّدین محبوبِ ربّانی حضرت سیّدنا شاہ محمد مہدی اَلفارُوقی اَلقادِری قُدِّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العزیز۔

(وصال ۶ جمادی الاوّل ۱۲۸۷ھ، مزارِ اقدس: چھپرہ شریف، محلہ کریم چک، بہار، انڈیا)

الٰہی بحرمتِ راز و نیاز عاشقِ رسولِ الثّقلین مقبولِ الکونین وسیلتنا فی الدّارین حضرت سیّدنا شاہ مظہر حسین قُدِّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العزیز

(وصال ۱۳ ربیع الثانی، مزارِ اقدس چھپرہ شریف محلہ کریم چک، بہار)

الٰہی بحرمتِ راز و نیاز سُلطانُ المعرفت حضرت سیّدنا مخدوم شاہ حسن دوست اَلمُلقّب بہٖ شاہ فرحتُ اللّٰہ قُدِّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ العزیز

(وصال ۹ شعبان ۱۲۲۶ھ۔ مزارِ اقدس: محلہ کریم چک چھپرہ شریف۔ بہار)

ازسبب سازیش مَن سودائیم	وزسبب سوزیش سوفطائیم
اُس کی علّت آفرینی سے میں دیوانہ ہوں	اور اُس کی سبب سوزی سے میں سوفطائی ہوں

الٰہی بحرمتِ راز و نیاز بارگاہِ لم یزل حبیب اللہ حضرت سیدنا و مولانا مخدوم شاہ حسن علی قدس اللہ سرہ العزیز۔
(وصال ۲۸ ربیع الاول ۱۲۲۳ھ۔ مزارِ اقدس محلہ خواجہ کلاں گھاٹ، پٹنہ، انڈیا)

الٰہی بحرمتِ راز و نیاز سلطان الواصلین غوث الکاملین حضرت سیدنا شاہ محمد منعم پاکباز قدس اللہ سرہ العزیز۔
(وصال ۱۲ رجب المرجب ۱۱۸۵ھ۔ مزارِ اقدس محلہ میتن گھاٹ، پٹنہ۔ انڈیا)

الٰہی بحرمتِ راز و نیاز امام الملت والدین حضرت سیدنا میر سید شاہ خلیل الدین قدس اللہ سرہ العزیز۔
(وصال ۱۹ ذیقعدہ، مزارِ اقدس: قصبہ باڑہ، بہار شریف، پٹنہ، انڈیا)

الٰہی بحرمتِ راز و نیاز الذی من کل دنس اطہر و لکل ظفر اظفر حضرت سیدنا میر شاہ جعفر قدس اللہ سرہ العزیز۔
(وصال ۲۲ ربیع الاول۔ مزارِ اقدس: قصبہ باڑہ، بہار شریف، پٹنہ۔ انڈیا)

الٰہی بحرمتِ راز و نیاز الفانی فی اللہ والباقی باللہ المتحیر فی جمال اللہ حضرت سیدنا میر اہل اللہ قدس اللہ سرہ العزیز۔
(مزار شریف: محلہ بارہ دری، بہار شریف، انڈیا)

الٰہی بحرمتِ راز و نیاز سید المتوکلین سید المتورعین حضرت سیدنا میر سید نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز۔
(وصال ۴ محرم، مزارِ اقدس، محلہ نئی سرائے موسومہ کڑہ باغ بارہ دری، بہار۔ انڈیا)

در سبب سازیش سرگرداں شدم
اُس کی سبب سازی سے میں سرگرداں ہوں

در سبب سوزیش ہم حیراں شدم
اُس کی سبب سوزی سے بھی میں حیران ہوں

الٰهی بحُرمتِ راز و نیاز بدرُ المتقین شمسُ المجاهدین حضرت سیدنا میر سید تقی الدین متقی درویش قدس اللہ سرہُ العزیز۔
(مزارِ اقدس: محلہ بارہ دری، بہار شریف، انڈیا)

الٰهی بحُرمتِ راز و نیاز قدوۃُ السالکین زبدۃُ العارفین حضرت سیدنا میر سید نصیرُ الدین قدس اللہ سرہُ العزیز۔
(مزارِ اقدس: محلہ بارہ دری، بہار شریف، پٹنہ۔ انڈیا)

الٰهی بحُرمتِ راز و نیاز اکملُ الکاملین افضلُ التارکین حضرت سیدنا میر سید محمود قدس اللہ سرہُ العزیز۔
(مزارِ اقدس: محلہ بارہ دری، بہار شریف، پٹنہ۔ انڈیا)

الٰهی بحُرمتِ راز و نیاز المعارف بذاتِ اللہ والمتخلق باخلاقِ اللہ حضرت سیدنا میر فضلُ اللہ عرف سید گسائیں قدس اللہ سرہُ العزیز۔
(وصال ۵ جمادی الثانی، مزارِ اقدس: بارہ دری، بہار شریف۔ انڈیا)

الٰهی بحُرمتِ راز و نیاز ارشدُ الراشدین اطہرُ الطاہرین حضرت سیدنا شاہ قطبُ الدین بینائے دل قدس اللہ سرہُ العزیز
(وصال ۲۵ شعبان ۹۲۵ھ۔ مزارِ اقدس: محلہ علن پور، جونپور شریف، انڈیا)

الٰهی بحُرمتِ راز و نیاز رفیقُ الطالبین انیسُ المشتاقین حضرت سیدنا شاہ نجمُ الدین قلندر قدس اللہ سرہُ العزیز۔
(وصال ۲۰ ذی الحجہ، مزارِ اقدس: صوبہ مالوہ، قصبہ تالچھ متصل گھاٹی نزہرہ انڈیا)

نحس شاگردیکہ با استادِ خویش	همسری آغازد و آید بہ پیش
وہ شاگرد بدبخت ہے جو اپنے استاد سے	مقابلہ کرے اور سامنے آکھڑا ہو

الٰهِیْ بَحُرْمَتِ رَازو نیاز الْوَاقِفُ اِسْرَارُ الْعُلْوِیِّ وَالْعَالَمُ حضرت سَیِّدِنَا نُوْرُالدِّیْن میر مُبارک غزنوی قُدِّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز۔

(وصال ۱۲ ربیع الثانی ۶۶۲ھ، مزارِ اقدس حوض شمسی، دہلی انڈیا)

الٰهِیْ بَحُرْمَتِ رَازو نیاز مَحْبُوْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن عِمَادُ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْن حضرت سَیِّدِنَا میر نِظَامُ الدِّیْن قُدِّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز

الٰهِیْ بَحُرْمَتِ رَازو نیاز رَأْسُ الْاَوْلِیَاءِ الْعَالَمِیْن شَیْخُ الشُّیُوْخ حضرت سَیِّدِنَا شَیْخ شِهَابُ الدِّیْن عُمَر سُہروردی قُدِّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ

(وصال عشرہ محرم ۶۳۲ھ، مزارِ اقدس: بغداد شریف۔ عراق)

الٰهِیْ بَحُرْمَتِ رَازو نیاز حضرت سَیِّدِنَا غَوْثُ الثَّقَلَیْن مَحْبُوْبِ سُبْحَانِی قُطْبِ رَبَّانِی شہبازِ لامکانی سَیِّد میراں مُحْیُ الدِّیْن شَیْخ عَبْدُ الْقَادِر جِیْلَانِی قُدِّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز۔

(وصال ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ھ، مزارِ اقدس بغداد شریف۔ عراق)

الٰهِیْ بَحُرْمَتِ رَازو نیاز سَیِّدُ الْوَاصِلِیْن تَاجُ الْمُتَّقِیْن حضرت سَیِّدِنَا اَبُوْسَعِیْد بن عَلِیّ الْمُبَارَک مَخْزُوْمِی قُدِّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز

(وصال ۲۵ محرم ۵۱۳ھ، مزارِ اقدس: بغداد شریف، عراق)

الٰهِیْ بَحُرْمَتِ رَازو نیاز حَبِیْبُ اللّٰہِ الْبَارِیْ الْمُزَیِّنِ بِاَخْلَاقِ الْعَالِی حضرت سَیِّدِنَا اَبُوالْحَسَن عَلِیّ بِن مَحْمُوْد الْهَنْكَارِی الْغَزْنَوِی قُدِّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز۔

(وصال ۴ محرم ۴۸۶ھ، مزارِ اقدس: تیونس)

پیش اُو یکساں ہُویدا و نہاں	باکدام اُستاد اُستادِ جہاں
جس کے سامنے ظاہر و باطن برابر ہیں	کون سا اُستاد؟ جو جہان کا اُستاد ہو

الٰهی بحرمتِ راز و نیاز جمیلِ الشیم رفیقِ الامم حبیبِ الباری حضرت سیدنا ابو الفرح یوسف طرطوسی قدس اللّٰہ سرہ العزیز۔
(وصال ۲ شعبان ۴۴۷ھ، مزارِ اقدس: طرطوس، شام)

الٰهی بحرمتِ راز و نیاز مشکوٰۃ المعانی مصباح الآمال والامانی حضرت سیدنا شیخ عبد العزیز یمنی قدس اللّٰہ سرہ العزیز۔
(وصال ۲۶ جمادی الثانی ۴۲۵ھ، مزارِ اقدس: دربارِ عالیہ امام احمد بن حنبل بغداد شریف)

الٰهی بحرمتِ راز و نیاز انیس الغریبین راحۃ المشتاقین حضرت سیدنا شیخ رحیم الدین عیاض قدس اللّٰہ سرہ العزیز۔
(وصال ۱۳ ربیع الاول ۳۸۷ھ)

الٰهی بحرمتِ راز و نیاز العالم علوم الخفی والجلی حضرت سیدنا شیخ ابو بکر شبلی قدس اللّٰہ سرہ العزیز۔
(وصال ۷ ذی الحجہ ۳۳۲ھ، مزارِ اقدس: بغداد شریف، عراق)

الٰهی بحرمتِ راز و نیاز حضرت خواجہ سید الطائفہ سیدنا ابو القاسم شیخ جنید بغدادی قدس اللّٰہ سرہ العزیز۔
(وصال ۱۶ رجب المرجب ۲۹۷ھ، مزارِ اقدس: بغداد شریف، عراق)

الٰهی بحرمتِ راز و نیاز سلطان المقبولین قبلۃ المتوسلین سید الکاملین حضرت سیدنا شیخ ابو الحسن سری سقطی قدس اللّٰہ سرہ العزیز۔
(وصال ۳ رمضان المبارک ۲۵۳ھ، مزارِ اقدس: بغداد شریف، عراق)

تو حسودی کز فلاں من کمترم　　　می فزاید کمتری در اختم
تو حسد سے کہتا ہے کہ میں فلاں سے کمتر ہوں　　　اور اپنی کمتری کو اور زیادہ بڑھاتا ہے

الٰهی بحرمتِ رازونیاز سلطان العاشقین برہان الکاملین حضرت سیدنا شیخ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز
(وصال ۲ محرم الحرام ۲۰۰ھ ، مزارِ اقدس : بغداد شریف ۔ عراق)

الٰهی بحرمتِ رازونیاز امام الاولیاء سید الاتقیاء والاصفیا حضرت سیدنا امام علی موسیٰ رضا علیہ السلام۔
(وصال ۹ صفر المظفر ۲۰۳ھ ، مزارِ اقدس ؛ مشہد ۔ ایران)

الٰهی بحرمتِ رازونیاز ذوالفضائل والمکارم اعظم العظائم حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام۔
(شہادت ۱۵ رجب المرجب ۱۸۳ھ ، مزارِ اقدس کاظمین شریف عراق)

الٰهی بحرمتِ رازونیاز حبیب الخالق افضل الخلائق حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام
(وصال ۱۵ رجب المرجب ۱۴۸ھ ، مزارِ اقدس : جنت البقیع ۔ مدینہ منورہ)

الٰهی بحرمتِ رازونیاز حبیب اللہ الاکبر مزین المحراب والمنبر المعظم والمفتخر حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام
(وصال ۱۰ ذی الحجہ ۱۱۴ھ ، مزارِ اقدس : جنت البقیع ۔ مدینہ منورہ)

الٰهی بحرمتِ رازونیاز امام الصابرین ہمام الشاکرین سید الساجدین حضرت سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام
(وصال ۱۸ محرم الحرام ۹۴ھ ، مزارِ اقدس ؛ جنت البقیع ، مدینہ منورہ)

خود حسد نقصان وعیب دیگرست		بلکہ از جملہ بدیہا بدترست
خود حسد بھی نقصان دینے والی برائی ہے		بلکہ یہ سب برائیوں سے بڑھ کر ہے

الٰھی بحرمتِ راز و نیاز قرۃ العینی رسول الثقلین راحۃ القلب سید الکونین امام القبلتین حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام

(شہادت ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ، مزار اقدس: کربلائے معلی۔ عراق)

الٰھی بحرمتِ راز و نیاز اسد اللہ الغالب المطلوب کل طالب مظھر العجائب والغرائب مولینا و مولی الکل حضرت سیدنا علی بن ابی طالب علیہ السلام۔

(شہادت ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ، مزار اقدس: نجف اشرف۔ عراق)

الٰھی بحرمتِ راز و نیاز سید المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین سید الثقلین نبی الحرمین صاحب قاب قوسین او ادنیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

لِمَنْ صَارَ ______________ تَائِبًا علی یدِ اضعف عبادِ اللہ القوی الشیخ ______________ قادری چشتی ابو العُلائی، جھانگیری، شکوری، ھادوی، امیری عفی اللہ عنہ فلقنتہ کلمۃ التوحید والتوبۃ والانابۃ الی اللہ تعالیٰ وامتثال اوامرہ والاجتناب عن نواھیہٖ۔

اللّٰھم وفقہ لمرضیاتک وثبت اقدامہ علی طاعتک واحفظہ عن الشرک والمعاصی واختم لہ بالایمان والاسلام واحشرہ فی زمرۃ مشائخنا العظام بحرمت نبیک و رسولک شفیع الانام صلی اللہ علیہ والہٖ واھل بیتہٖ وازواجہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الرّٰحمین ○

آں ابو جہل از محمد ننگ داشت ابو جہل کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ذات محسوس ہوئی	وز حسد خود را ببالا می فراشت تو حسد کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو بالا بناتا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ
ھُوَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ
لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمٖ

ترجمہ

اے ہمارے مولا! اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کہ ساری خلقت کے لیے خیر ہیں ہمیشہ ہمیشہ درود و سلام بھیج۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں جہانوں کے سردار ہیں اور جن و بشر اور عرب و عجم کے لیے پناہ گاہ ہیں۔
وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے حبیب ہیں کہ جو ہر مشکل آور حالت میں ہماری شفاعت فرمائیں گے۔

بوالحکم نامش بُدو بوجہل شد
اُس کا اصل نام بوالحکم، بوجہل بن گیا

اے بسا اہل از حسد نا اہل شد
اسی طرح بہت سے لوگ حسد کی وجہ سے نا اہل ہو گئے

لوری

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُوْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ
ھَادِیْ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُوْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

پیارے محمدؐ شاہ عربی توں لکھ واری قربان
اُمت دے رکھوالے جیہڑے دو جگ دے سُلطان
ھَادِیْ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُوْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ھَادِیْ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُوْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

جیہڑے آون در تیرے تے چمکن وانگ مُنیر
پاک حضور شکُور دے صدقے مل دا پاک امیر
ھَادِیْ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُوْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ھَادِیْ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُوْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

ہادی شکُوری دے در دیکھو کیسی عجب بہار
ہادی دے عرفان دا لوکو کھڑیا ہے گُلزار
ھَادِیْ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُوْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ھَادِیْ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُوْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

مَن دِی دُنیا آن وساوَ مَن لو شاہِ شکُورؒ
ہادی علی شاہؒ تیتھوں صدقے عرضاں کر منظُور
ھَادِیْ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُوْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ھَادِیْ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُوْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

در تیرے تے آیا ماہی بن کے اوگن ہار
اِلَّا اللّٰہ دِی ضرب لگا کے کر دیو بیڑا پار
ھَادِیْ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُوْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ھَادِیْ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُوْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

(آمِيْن)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

انبیا را واسطہ زاں کرد حق	تا پدید آید حسد ہا در فلق
اللہ نے انبیا کو اسی لئے واسطہ بنایا ہے	تاکہ حسد اُن کی روشنی میں نمایاں ہو جائے

شجرۂ طیبہ منظوم

سلسلۂ عالیہ قادریہ شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ھُوَ الشَّکُوۡرُ ھُوَ الۡھَادِیۡ ھُوَ الۡاَمِیۡرُ

حمد ہے اُس خالق ہر دو سرا کے واسطے
جس نے پیدا کی ہر اک شے مصطفےٰ کے واسطے

پتہ پتہ سے ہویدا شانِ لَوۡلَاکَ لَمَا
ذرہ ذرہ دہر کا ہے مصطفےٰ کے واسطے

وہ کہ جن کے دم سے قائم ہے نظامِ کائنات
وقف جن کی زندگی تیری رضا کے واسطے

جن کے دم سے گلشنِ توحید ہے پھولا پھلا
باعثِ برکت ہیں جو ارض و سما کے واسطے

التجا مقبول فرما اے خدائے انس و جاں
برگزیدہ بندگانِ باصفا کے واسطے

جن کے پرتو سے چمک اٹھی ہے بزمِ کائنات
نیرِ برجِ ولا نورُ الہدیٰ کے واسطے

ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما
شاہ امیر الدینؒ امیر الاولیاء کے واسطے (۳ بار)

شمعِ راہِ ہدایت عارفاں را دستگیر
اُس شاہِ ہادی علیؒ پیرِ ہدیٰ کے واسطے

دل کو روشن کر طفیل حضرتِ عبد الشکورؒ
عارفِ باللہ تاجُ الاولیاء کے واسطے

منحصر تیری رضا پر زندگی و موت ہو
قبلۂ ایمان و دیں شاہِ رضاؒ کے واسطے

دل ہو معمورِ محبت لب پہ حَیٌّ لَا یَمُوۡت
شاہ عبد الحیؒ غوثُ الاولیاء کے واسطے

در شبِ مہتاب مہ را بر سماک
چاندنی رات میں چاند کو بلند منزل پر

از سگاں و عو عو ایشاں چہ باک
کتوں اور ان کے بھونکنے سے کیا خوف ہے

جو کروں مَیں راہ میں تیری بصد اخلاص ہو
مخلصُ الرحمانؒ جانِ اولیاء کے واسطے

اے خُدائے دو جہاں ہر حال میں امداد کر
شاہِ امداد علیؒ بحرِ عطا کے واسطے

ہو نصیب مجھ کو خُدایا ارتقائے معرفت
شاہ محمّد مہدیؒ شاہِ ہُدیٰ کے واسطے

دِل کا ہر گوشہ ہو مرکز اُلفتِ حسنینؑ کا
حضرتِ مظہر حسینؒ پارسا کے واسطے

مجھ کو تیرے ذکر سے ہر لحظہ فرحت ہو نصیب
فرحتُ اللہ شاہ محبوبِ خُدا کے واسطے

جو قدم اُٹھے الٰہی وہ اُٹھے سُوئے حسنؑ
حسن علی شاہِ حسنؒ بحرِ عطا کے واسطے

مُنعمِ مطلق عطا کر دو جہاں کی نعمتیں
شاہِ مُنعمؒ پاکباز و پارسا کے واسطے

یا الٰہی کر مجھے بھی حاملِ سرِّ خلیل
شاہ خلیلُ الدینؒ سید مہ لقا کے واسطے

دِل میں ہو میرے تجلیاتِ جعفر ضو فگن
میر سید جعفرؒ نُزہت فضا کے واسطے

کر عطا مجھ کو خُدایا عشق اہلُ اللہ کا
سید اہلُ اللہؒ شانِ اولیاء کے واسطے

یا الٰہی ہو نظامِ دین دُنیا سب درست
شاہ نظامُ الدینؒ جانِ اصفیاء کے واسطے

اِتقائے دین دُنیا ہو مجھے یا ربّ نصیب
شاہ تقی الدینؒ شاہِ اتقیاء کے واسطے

یا الٰہی تیری نُصرت شاملِ ہر حال ہو
شاہ نصیر الدینؒ احمد خوش لقا کے واسطے

عاقبت محمود کر میری خُدائے دو جہاں
سیّد محمودؒ بدرُ الاتقیاء کے واسطے

یا الٰہی ہر گھڑی ہو بارشِ ابرِ کرم
میر فضلُ اللہؒ شاہِ اصفیاء کے واسطے

دے محبّت قطبِ دیں کی یا الٰہُ العالمین
شاہ قطبُ الدینؒ قطبُ الاولیاء کے واسطے

دِل ضیائے نجمِ دیں سے تا ابد روشن رہے
شاہ نجمُ الدینؒ نجمُ الاصفیاء کے واسطے

سگ وظیفہ خود بجا می آورد
کُتّا اپنا بھونکنے کا کام کرتا ہے

مہ وظیفہ خود برُخ می گسترد
اور چاند (اپنا کام) روشنی اُسکے رُخ پڑتا ہے

وہ کرم ہو تیرا بن جائے مبارک ہر گھڑی
شاہ مبارک غزنویؒ باخدا کے واسطے

میں جیوں جب تک نظامِ زندگی برہم نہ ہو
شاہ نظام الدینؒ ثانی مہ لقا کے واسطے

جگمگا دے قلب کو نورِ شہاب الدینؒ سے
شاہ شہاب الدینؒ شمس الاولیاء کے واسطے

وہ محی الحق والدین غوثِ عالم دیں پناہ
شاہ عبدالقادرؒ کہفُ الوریٰ کے واسطے

اے غیاثُ المستغیثین قادرِ مطلق ہے تُو
رحم فرما حضرتِ غوثُ العُلاؒ کے واسطے

اے خُدا مجھ کو بنا دے دین و دُنیا میں سعید
نُورِ عالَم بوسعیدؒ مُقتدیٰ کے واسطے

اے خُدا کر دے عطا توفیقِ اعمالِ حسن
بُوالحسن شاہؒ رئیسُ الاصفیاء کے واسطے

ظاہر و باطن ہو میرا حُسنِ یُوسف کی طرح
حضرتِ بُویُوسفؒ شاہِ ولا کے واسطے

یا الٰہی مجھ کو رکھنا اپنے بندوں میں عزیز
حضرتِ عبدالعزیزؒ بے ریا کے واسطے

تیری رحمت کا ہو سایہ اے رحیم بے مثال
شاہ رحیم الدینؒ ذی حلم و حیا کے واسطے

دل میں دردِ عشق اپنا مثلِ شبلی دے مجھے
حضرتِ بوبکر شبلیؒ باخُدا کے واسطے

ذرّہ ذرّہ دردِ جُنیدی یا الٰہی ہو عطا
حضرتِ شیخ جنیدؒ پیشوا کے واسطے

واقفِ اسرارِ الانسان و سری کر مجھے
شاہ سری سقطیؒ نورالانبیاء کے واسطے

خود فراموشی کر عطا مست اور بے خود بنا
حضرتِ معروف کرخیؒ پیشوا کے واسطے

نعمتِ صبر و رضا سے دِل میرا معمُور کر
بادشاہِ دیں علی مُوسیٰ رضاؒ کے واسطے

میری جان و دِل جمالِ کاظمی پہ ہو نثار
مُوسیٰ کاظمؒ امامِ اذکیاء کے واسطے

جعفری علم و عمل کی خوشہ چینی ہو نصیب
حضرتِ جعفرؒ شاہِ صدق و صفا کے واسطے

مکر کن تا وارہی از مکر خود
اچھی سوچ سے ہی تو اپنے نفس کے مکر سے

مکر کن تا فرد گردی از حسد
اور حسد کی برائی سے نجات پائے گا

جذبۂ باقرؒ کا صدقہ دُور کر رنج و اَلَم
حضرتِ باقرؒ شاہِ جُود و عطا کے واسطے

ہو رگ و پے میں سرایت حُبِّ زین العابدینؒ
شاہ زین العابدینؒ زین العبا کے واسطے

زینتِ کون و مکاں فخرِ زمین و آسماں
سیدُ السّادات شاہِ کربلاؒ کے واسطے

نُورِ چشمِ مُصطفٰے حضرت حُسینؓ باصفا
سیدِ عالم امامِ دوسرا کے واسطے

اے خُدا ہو جان سے زیادہ مجھے حُبِّ حُسینؓ
رحمتِ عالم حبیبؐ مُصطفٰے کے واسطے

ہو شہیدِ کربلا کا ساتھ یارب حشر میں
حیدرِ صفدر علیؓ مُشکل کُشا کے واسطے

شہریارِ لافتیٰ سرکارِ عالی مرتبہ
حضرتِ مولا علیؓ مُرتضٰے کے واسطے

لَافَتٰی اِلَّا عَلِیْ لَاسَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارْ
شیرِ یزداں قوّتِ ربُّ العُلا کے واسطے

میرے ہر مُوئے بدن سے ہو عیاں حُبِّ رسُول
باعثِ کون و مکاں خیرالورٰی کے واسطے

حشر میں یارب رہوں زیرِ لواالحمد میں
رحمتِ عالم مُحمّد مُصطفٰی کے واسطے

مرتے دم تک لب پہ ہو نامِ مُحمّد مُصطفٰیؐ
سیدُ الکونین ختمُ الانبیاء کے واسطے

ایک جاں تو جان کیا دے سینکڑوں جانیں اگر
میں کروں صدقے حبیبِ کبریا کے واسطے

اے خُدا مقبُول ہوں میری عقیدت کے یہ پھُول
قلبِ مُضطر نے چُنے تیری رضا کے واسطے

مکر کُن تا وارہی از مکر خود
ابھی سوچ سے ہی تُو اپنے نفس کے مکر سے

مُناجات

موجزن بحرِ کرامت ہو عطا کے واسطے
وَا ہو آغوشِ اجابت لبِ دُعا کے واسطے

تجھ کو تیرا واسطہ ہے اے میرے پروردگار
دوڑ کر رحمت تیری آئے گدا کے واسطے

وہ درِ اقدس کہ جس سے فیضیاب عالم ہوا
وَا قیامت تک رہے جُود و عطا کے واسطے

یا الٰہی ظلِ مُرشد تا ابد قائم رہے
ہاتھ اُٹھے ہیں ادب سے اِس دُعا کے واسطے (۳ بار)

مَیں ہوں میری زندگی ہو میرے مُرشد کے لیے
جو قدم اُٹھے وہ ہو اُن کی رضا کے واسطے

مجھ کو ہر لحظہ تیرے جلووں میں استغراق ہو
میرا ہر ہر سانس ہو تیری رضا کے واسطے

جگمگا اُٹھے الٰہی میرے دل کی انجمن
جس کی ضَو ہو ضَو فگن ارض و سما کے واسطے

تا قیامت ذرّہ ذرّہ دہر کا شاہد رہے
مَیں مٹوں اِتنا محبّت میں خُدا کے واسطے

دین و دُنیا میں نہیں کچھ چاہتا تیرے سوا
تُو ہو تیرے جلوے ہوں بس بے نوا کے واسطے

ماسوا تیرے نہ ہو مجھ کو کسی سے کچھ غرض
جو کروں تیرے لئے تیری رضا کے واسطے

دو جہاں کو بھول جاؤں کر عطا وہ بیخودی
تُو ہو تیری یاد ہو قلبِ صفا کے واسطے

تیری بخشش کے تصدق تیری رحمت کے نثار
کر عطا سب کچھ فقیرِ بے نوا کے واسطے

پیش کرتا ہے ادب سے عبدُالستّارِ حزیں
ہو دُعا مقبول اِس کی اولیاء کے واسطے

آدمی مخفیست در زیرِ زباں
ہر انسان اپنی زبان کے پیچھے چھپا ہوا ہے

ایں زباں پردہ است بر درگاہِ جاں
ہماری زبان ہماری حقیقت پر پردہ کی طرح ہے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

الحمد شریف: ایک بار — کلمہ شہادت: ایک بار

یاالٰہی بخش دے، کُل انبیاء کے واسطے — آلؑ و اصحاب اہلِ بیتِ باصفا کے واسطے
رکھ شریعت اور طریقت پر مجھے ثابت قدم — شاہِ عالم حالِ صدق و صفا کے واسطے
امیر الدینؒ امیر الاولیاء شہبازِ لاہوتی — ہادی علی شاہؒ اِمامُ الاولیاء کے واسطے
حافظِ ناموسِ دینِ مصطفٰے عبدُالشکورؒ — عارفِ باللہ تاجُ الاولیاء کے واسطے
عشق کر اپنا عطا شاہِ رضاؒ کے واسطے

حضرت عبدُالحیٔؒ و مخلصُ الرحمٰن شاہؒ — حضرت امداد علیؒ و مہدی شاہ ہُدیٰؒ
شاہ مظہرؒ، فرحتُ اللہؒ حسن علیؒ اولیاء — شاہ منعمؒ پاکباز، شاہ خلیلؒ مہ لقا
سید جعفر شاہؒ حاجت روا کے واسطے

سید اہلُ اللہؒ و شاہِ نظام الدینؒ ولی — شاہ تقی الدینؒ، نصیر الدینؒ شاہ متقی
سید محمودؒ و فضل اللہؒ و قطبُ الدینؒ سخی — شاہ نجم الدینؒ قلندر اور مبارک غزنویؒ
شاہ نظامُ الدینؒ باصدق و صفا کے واسطے

دوست حق شیخُ الشیوخ حضرت شہاب الدینؒ شاہ — غوثُ الاعظم شاہ محی الدینؒ جانِ مصطفٰے
شیخ عبدُالقادر جیلانیؒ تاجُ الاولیاء — بوسعید و بوالحسنؒ، بو یوسفؒ مردِ خدا
حضرت عبدُالعزیزؒ باحیا کے واسطے

شاہ رحیم الدینؒ شاہ بوبکر شبلیؒ زماں — حضرت سید جنید الطائفہؒ جانِ جہاں
شاہ سِرّی سقطیؒ و شاہ معروف کرخیؒ عارفاں — حضرت سید علی موسیٰ رضاؒ شاہِ شہاں
موسیٰ کاظمؒ امام پیشوا کے واسطے

جعفر صادقؒ محمد باقرؒ عالی مقام — صابروں کے تاج حضرت عابد و صابر امام
سید الشہداء شہیدِ کربلا حسینؓ نام — شاہِ مرداں شیرِ یزداں حضرت علی علیہ السلام
حضرت احمد محمد مصطفٰے کے واسطے

چونکہ بادے پردہ را درہم کشید — سِرِّ صحنِ خانہ شد برما پدید
بولنے سے ہوا اُس پردے کو ہٹا دیتی ہے — تو ہمارا باطن صاف نظر آجاتا ہے

معمولاتِ شیخ

اِس سلسلہ عالیہ کے پیرانِ عظام کے نزدیک فرائض و سُنن کے بعد ذکر و مراقبہ مذکورہ اور اِن معمولات میں مشغول رہنا بہتر ہے۔

اِن سب پر باقاعدگی سے عمل کرنا چاہیئے کیونکہ یہ تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کے لیے اکسیر کا درجہ رکھتے ہیں۔ لَا تَوْفِیْقَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

◎ (ہر نماز کے بعد) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ (گیارہ مرتبہ)

◎ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط (۳۳ مرتبہ)

◎ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط (۲۰ مرتبہ)

◎ دُعائے سیّدالاستغفار: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (تین مرتبہ)

ترجمہ سیّدالاستغفار: اے اللہ! تُو میرا پالنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو نے مجھے پیدا کیا اور مَیں تیرا بندہ ہوں اور مَیں تیرے ساتھ عہد و پیمان پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں اور جو کچھ مَیں نے کیا اُس کی بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہُوں

اے زُباں ہم گنجِ بے پایاں توئی
اے زُبان! (بھلائی سے) بے شمار خزانہ تُو ہے

اے زُباں ہم رنجِ بے درماں توئی
اے زُبان! (بُرائی سے) لاعلاج مرض بھی تُو ہے

تیری نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو مجھے بخش دے کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔

◎ وظیفہ غوثیہ : اَلْمُحِيْطُ الرَّبُّ الشَّهِيْدُ الْحَسِيْبُ الْفَعَّالُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ۔ رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ (۱۱ مرتبہ بعد نماز عصر)

ترجمہ وظیفہ غوثیہ : اللہ تعالیٰ احاطہ کرنے والا ہے، گواہ ہے، کفایت کرنے والا، افعال کا بنانے والا، صورتوں کا پیدا کرنے والا۔ اے اللہ! میں کمزور ہوں میری مدد فرما۔

◎ درود شریف غوثیہ : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ صَلٰوةً تُحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَ تُفَكُّ بِهَا الْكُرَبُ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ (گیارہ مرتبہ)

◎ اسمائے مبارک سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ :

سَيِّدِنَا مُحْيُ الدِّيْنِ اَمْرُ اللهِ۔ شَيْخ مُحْيُ الدِّيْنِ فَضْلُ اللهِ۔ اَوْلِيَاء مُحْيُ الدِّيْنِ اَمَانُ اللهِ۔ مِسْكِيْن مُحْيُ الدِّيْنِ نُوْرُ اللهِ۔ غَوْث مُحْيُ الدِّيْنِ قُطْبُ اللهِ۔ سُلْطَان مُحْيُ الدِّيْنِ سَيْفُ اللهِ خَوَاجَه مُحْيُ الدِّيْنِ قُرْبَانُ اللهِ۔ مَخْدُوْم مُحْيُ الدِّيْنِ بُرْهَانُ اللهِ دَرْوَيْش مُحْيُ الدِّيْنِ اٰيَتُ اللهِ۔ بَادْشَاه مُحْيُ الدِّيْنِ غَوْثُ اللهِ فَقِيْر مُحْيُ الدِّيْنِ شَاهِدُ اللهِ۔ (گیارہ مرتبہ)

مرد کم گوینده را فکریست نفت
کم گو انسان کا خیال وزنی ہوتا ہے

قشر گفتن چوں فزوں شد مغز رفت
باتوں کا چھلکا جب بڑھ جاتا ہے مغز ختم ہو جاتا ہے

◎ درود شریف غوثیہ : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى سَيِّدِنَا الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ ؕ (گیارہ مرتبہ)

◎ دُعائے استغفار : اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ ؕ (گیارہ مرتبہ)

◎ چہل کاف : كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةً ؕ كِفْ كَافُهَا كَكَمِيْنٍ كَانَ مِنْ كَلَكَا ؕ تَكُرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِيْ كَبَدٍ ؕ تَجْلِيْ مُشَكْشَكَةً كَلُكْلُكٍ لَكَكَا ؕ كَفَاكَ مَابِيْ كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهٗ ؕ يَا كَوْكَبًا كَانَ تَحْكِيْ كَوْكَبَ الْفَلَكَا ؕ (تین مرتبہ)

ترجمہ : اے دِل جس پروردگار نے بہت مصیبتوں میں تیری کفایت (حمایت) کی ہے وہی (پروردگار) اِن مصائب میں جو بھاری لشکر کی طرح گھات میں ہیں تیری کفایت کرے گا۔ اُن مصائب میں تیرے لیے کافی ہوگا جو مصائب کہ پے در پے (اور) سخت (اور) مضبوط رسّی (کی مانند) اور نیزہ زن، مسلح لشکر اور فربہ اور قوی اونٹ کی طرح ظاہر ہوتے ہیں۔ اے ستارے! (اے قلب روشن) جو آسمانی ستارے کی مانند (منوّر اور درخشاں) ہے (یقین رکھ! کہ) تیرا رب (تیرا مولا) تمام پریشانیوں سے اب بھی تجھے کفایت کرے گا جیسے کہ گزشتہ پریشانیوں میں (اُس قادر و کریم نے) تیری کفایت کی۔

◎ درود شریف : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔ (گیارہ مرتبہ)

ہر کہ خود بینی کُند در راہِ دوست
جس کسی نے دوست کی راہ میں خود بینی کی

مغز را بگذاشت کُلّی دید پوست
وہ مغز کو بھول گیا اُس نے صرف چھلکا دیکھا

◎ آیت کریمہ : یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ط
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔
۱۱ مرتبہ (اوّل آخر دُرود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ)

اورادِ خاص حضورِ پُرنور رُوحی فداہٗ

بعد ہر نماز چاروں قل اور سُورۃ فاتحہ تین تین مرتبہ۔ الٓـمّٓ تا مُفْلِحُوْنَ ایک مرتبہ۔ آیت الکُرسی تین مرتبہ۔ درود شریف تین مرتبہ۔ سیدالاستغفار تین مرتبہ چہل کاف تین مرتبہ پھر دُرود شریف تین مرتبہ۔

معمُولات شریف

○ پچھلی رات کو تہجّد گزار ہونا ○ تہجد تا نمازِ فجر ذکر اور مراقبہ میں مشغول ہونا ○ فجر کے بعد تلاوت قرآن مجید ○ دلائل الخیرات شریف بروایت علی حریری رحمۃ اللہ علیہ ○ دُعائے حزب البحر شریف بروایت مولوی بُرہان علی صاحبؒ فرنگی محلی لکھنوی ○ نماز چاشت چار رکعت دو سلام کے ساتھ ○ دنیا کے کاموں کو دیکھنا ○ دوپہر کو کھانا کھا کر فرصت ہو تو قیلولہ کرنا ○ بعد نماز ظہر اموراتِ دنیوی ○ بعد نماز عصر کسی ایک دُرود شریف کو تین سو مرتبہ پڑھنا ○ بعد نماز مغرب تا عشا مراقبہ۔

دشمنِ مَن دَر جہاں خود بیں مباد | زانکہ از خود بیں نیاید جُز فَساد
اللہ کرے کہ میرا دُشمن بھی دُنیا میں خود بیں نہ ہو | کیونکہ خود بیں سے سوائے فساد کے کچھ نہیں ہوتا

ذِکر

ذکر کے لغوی معنی "یاد کرنا" ہیں اِصطلاحِ تصوّف میں "تمام عالم سے الگ ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہونا اور ایک دھیان سے یاد کرنا" ہے۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا۝ (اور اپنے رب کے نام کا ذکر کرتے رہیں اور (اپنے قلب و باطن میں) ہر ایک سے ٹوٹ کر اُسی کے ہو رہیں)

سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ہے۔ اِس کو نفی اثبات بھی کہتے ہیں اور اِس کو کرنے کا سب سے افضل طریقہ پاسِ انفاس خفی ہے جو کہ ہمارے سلسلہ عالیہ میں رائج ہے جب سانس جسم میں اندر جائے تو دِل میں لَآ اِلٰہ اور جب باہر جائے تو اِلَّا اللہ کہیں۔ سر یا کسی عضو کو نہیں ہلاتا۔ زبان تالو سے لگی رہے اور تلفظ ادا نہ ہو۔ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے اِس ذکر میں مشغول رہنا چاہیے، کوئی سانس بھی اِس سے خالی نہ جائے۔ سوتے وقت بھی یہ ذکر کرتے رہنا چاہیے تاکہ سو جانے پر بھی یہ جاری رہے۔ زبان سے کیے جانے والے اذکار میں دھیان ضروری نہیں لیکن اِس ذکر کے لیے دھیان (دل و دماغ کی یکسوئی) درکار ہے۔

اِس کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ذاکر قبلہ رُخ ہو کر حضوریٔ شیخ میں بیٹھے، اگر مجلسِ شیخ میں حاضر نہیں تو پھر شیخ کا تصور کر لے۔ دو زانو اِس طرح بیٹھا جائے کہ دائیں پاؤں کا انگوٹھا بائیں پاؤں پر ہو۔ گیارہ مرتبہ دُرود شریف کے بعد سر کو بائیں طرف جھکا کر بائیں گھٹنے کے پاس لے جا کر سانس اندر کھینچنا شروع کرے اور دل میں لفظ لَآ کہنا شروع کرے۔ سر کو دائیں گھٹنے پر لائے اِلٰہ شروع کرے اور دائیں شانے پر ختم کر کے سر کو تھوڑا سا پُشت کی جانب خم کرے۔ وہاں سے بغیر زبان ہلائے اِلَّا اللہ کہتا ہوا رُکے ہوئے سانس کی ضرب کو زور سے قلب پر لگائے۔ یہ ذکر وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ

رُو مکن زشتی کہ نیکیہائے ما | زشت آید پیشِ آں زیبائے ما
گناہ کی طرف رُخ نہ موڑ کیوں کہ ہماری نیکیاں بھی | اُس محبوب کے سامنے کچھ بھلی نہیں ہیں

بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا۝ (اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں) کے مطابق نمازِ فجر و مغرب کے بعد کم از کم تین منٹ یا بقدرِ ہمت و ذوق کرنا ہے۔ بعد از ذکر پھر گیارہ مرتبہ دُرود شریف۔ اِس سلسلہ عالیہ کی تعلیم مختصر ہے۔ عموماً اِسی طور سے ذِکر کی تعلیم کی جاتی ہے اور اِسی پر ختم۔

مراقبہ

اِس کے لُغوی معنی رقیب ہونا یعنی نگہبان ہونا ہے۔ اصطلاحِ تصوف میں غیراللہ سے قلب کا نگہبان ہونا اور غیراللہ کے خطرات کو قلب سے دُور کرنا مراقبہ ہے یعنی ذاتِ حق کا اپنے باطن میں مشاہدہ کرنے کے لیے ایک دھیان اور تصوّر میں رہنا مراقبہ کہلاتا ہے۔ ابتدا میں طالب بعد از نمازِ فجر و مغرب کچھ دیر کے لیے مراقبہ کرے۔ اگر ہوسکے تو ہر نماز کے بعد بھی کچھ دیر مراقب رہے۔ مراقبہ کو روز بروز ترقی دے یہاں تک کہ قلب سے ایک لمحہ بھی مراقبہ ساقط نہ ہو پائے۔

طالب دو زانو ہو کر بطریق نشست قُرفصا (دائیں پاؤں کی پُشت کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھ کر) آنکھیں بند کرلے۔ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (پس تم جدھر بھی رُخ کرو گے اُدھر ہی اللہ کی توجہ ہے، یعنی ہر سمت ہی اللہ کی ذات جلوہ گر ہے) کے مطابق برزخِ شیخ کو چہرۂ حقیقی سمجھ کر اور یقین کرکے صحیح ملاحظہ کے ساتھ مراقب رہے۔ وہ صُورت کبھی سامنے، کبھی قلب کے اندر نظر آئے گی اور کبھی غائب ہوجائے گی۔ لیکن طالب اپنے تصوّر سے برزخِ شیخ کو ایک لمحہ بھی نہ اُترنے دے۔ مراقبہ میں برزخِ شیخ کے علاوہ جو بھی انوار و تجلّیات ظاہر یا محسوس ہوں اُن کی طرف توجہ نہ دے۔ اِس مراقبہ یعنی مراقبہ برزخِ شیخ کے فوائد تحریر و بیان سے بالاتر ہیں۔

◎

خدمتِ خود را سزا پنداشتی　　　تو لوائے جرم ازاں افراشتی
اگر تُو نے اپنی عبادت کو اچھا سمجھا ہے　　　تو تُو نے خطاکاری کا جھنڈا بلند کردیا

ترتیب ختم شریف

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝
لَا يَسۡتَوِىۡۤ اَصۡحٰبُ النَّارِ وَاَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِؕ
اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ۝ لَوۡ اَنۡزَلۡنَا
هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيۡتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِؕ وَتِلۡكَ الۡاَمۡثَالُ
نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِۚ هُوَ
الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ
الۡمُهَيۡمِنُ الۡعَزِيۡزُ الۡجَـبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُؕ
سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الۡخَالِقُ

بس کساں کایشاں عبادت ہا کنند
بہت سے انسان ہیں جو عبادت کرتے ہیں

دل برضوان و ثواب آں نہند
اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اسکے ثواب کی اُمید کرتے ہیں

الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

الْحَكِيْمُ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ۙ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ۙ

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ۚ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ

مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ۙ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ؕ

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ ۝ۧ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ

وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا

اَحَدٌ ۝ۧ تین بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ۙ

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

خود حقیقت معصیت باشد خفی
لیکن، وہ چھپی ہوئی گنہگاری ہوتی ہے

بس کدر کا نزا تو پنداری صفی
بہت سے مکدر پانی ہوتے ہیں جن کو تو صاف پانی سمجھتا ہے

فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝

اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ

نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ

الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ آمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًی

لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ

آدمی اول حریصِ ناں بود
آدمی پہلے روٹی کا حریص ہوتا ہے

زانکہ قوتِ ناں ستونِ جاں بود
کیونکہ روٹی کی غذا جان کا ستون ہے

الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ

يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ

قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۗ اُولٰٓئِكَ عَلٰى

هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ

الرَّحِيْمُ ○ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ

مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ

اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ

دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ

رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ

النَّبِيّٖنَ ○ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۗ

چوں بنا در گشت مستغنی زناں
جب آتفاقاً روٹی سے بے نیاز ہو جائے

عاشق نام ست و مدح شاعراں
تو اپنی نام وری اور اپنی تعریف کو پسند کرنے لگتا ہے

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا
تَسۡلِيۡمًا۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ (تین بار)

سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۚ وَسَلٰمٌ
عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۚ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۚ

اَللّٰهُ اَكۡبَرُ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكۡبَرُ ۚ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ ۚ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ ۚ

ہیچ کافر را بخواری منگرید
کسی کافر کو بری نگاہ سے نہ دیکھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ شریف

حضرت سیدنا قبلہ مُحمّد عالم امیری مدظلہٗ العالی
حضرت سیدنا خواجہ مُحمّد امیر الدین الشاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا ہادی علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا مولانا عبدالشکور الشاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا نبی رضا شاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا مولانا شاہ عبد الحئی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ مخلص الرحمان جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ امداد علی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ محمد مہدی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ فرحت اللہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ حسن علی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ محمد منعم پاکباز رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امیر اسد اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ فرہاد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ دوست محمد برہانپوری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امیر ابو العلا اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امیر سید عبد اللہ اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ محمد یحیٰی طوسی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ بہاء الدین بہاء الحق نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ محمود الخیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ محمد یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شیخ ابو علی فارمدی طوسی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شیخ ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ
حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
حضرت سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سَرورِ کائنات، فخرِ موجُودات، جَامِع الصِّفَات، مجمعِ حَسَنَاتْ
حَبیبِ خُدا
اَحمَدِ مُجتبٰی مُحَمّدِ مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمْ

چہ خبر داری ز ختمِ عمرِ اُو
تمہیں اُس کی عمر کے خاتمے کی کیا خبر ہے

تا بگردانی ازو یکبارہ رُو
کہ تو نے اپنا چہرہ اُس سے پھیر لیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یا اللہ

شجرہ طیبہ

یا رسول اللہ

سلسلہ عالیہ قادریہ شریف

حضرت سیدنا قبلہ محمد عالم امیری مدظلہ العالی
حضرت سیدنا خواجہ محمد امیر الدین الشاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا ھادی علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا مولانا عبدالشکور الشاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا نبی رضا شاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا مولانا شاہ عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ مخلص الرحمان جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ امداد علی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ محمد مہدی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ فرحت اللہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ حسن علی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ محمد منعم پاکباز رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ خلیل الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ میر سید جعفر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ میر اہل اللہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ میر نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ میر تقی الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا میر سید نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ میر محمود رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا میر سید فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیدنا شاہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ نجم الدین قلندر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا میر سید نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا سید نور الدین میر مبارک غزنوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا غوث الثقلین محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا ابو سعید بن علی المبارک المخزومی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا ابوالحسن علی بن محمود الہنکاری القرشی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا ابوالفرح یوسف طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شیخ عبدالعزیز یمنی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شیخ رحیم الدین عیاض رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا سید الطائفہ ابوالقاسم شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا ابوالحسن سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امام علی موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
حضرت سیدنا امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، جامع الصفات، مجمع حسنات

حبیبِ خدا

احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

علتے بدتر ز پندارِ کمال
کمال کے گھمنڈ سے زیادہ بدتر بیماری

نیست اندر جانت اے مغرورِ ضال
تیری روح میں اور کوئی نہیں ہے، اے گمراہ مغرور!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

شجرۂ طیبہ

سلسلہ عالیہ چشتیہ شریف

حضرت سیدنا قبلہ محمد عالم امیری مدظلہ العالی
حضرت سیدنا خواجہ محمد امیر الدین الشاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا ہادی علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا مولانا عبد الشکور الشاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا نبی رضا شاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا مولانا شاہ عبد الحیٔ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا میاں جی شاہ نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ عبد الرحیم فاطمی شہید رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ عبد الباری امروہوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ عبد الہادی امروہوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ عضد الدین امروہوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ محمدی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ محب اللہ صدیقی الٰہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ ابو سعید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ نظام الدین بلخی فاروقی تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ جلال الدین محمود فاروقی تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا قطب عالم شاہ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شیخ محمد ابن شیخ عارف ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا مخدوم شیخ عارف احمد عبد الحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ مخدوم احمد عبد الحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیدنا شاہ محمد جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا غریب نواز خواجہ معین الدین حسن سجزی چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ ابی محمد بن خواجہ ابی احمد حسنی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ ابی احمد ابدال حسنی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ ابی اسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ امین الدین ابی ہبیرۃ البصری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ سدید الدین حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا ابی الفیض فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا ابی الفضل عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، جامع الصفات، مجمعِ حسنات
حبیبِ خدا
احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

علتِ ابلیس اَنَا خَیْرٌ بُدست
شیطان کی بیماری "میں بہتر ہوں" تھی

ویں مرض در نفسِ ہر مخلوق ہست
یہ مرض ہر مخلوق کے نفس میں موجود ہے

لُغت

آب دار: تازہ وسیراب

آزُردہ: ناراض۔ ناخوش۔ خفا

آصف برخیا: حضرت سلیمانؑ کے وزیر تھے۔

آفرینش: پیدائش۔ مخلوق۔ دنیا

آویزاں: لٹکا ہوا

آہ وفغاں: رونا پیٹنا۔ واویلا کرنا

اَباحت: اجازت۔ جواز

ابتلاء: آزمائش۔ مصیبت

ابدال: اہل تکوین۔ اولیاء اللہ کا ایک طبقہ۔ جن کی تعداد چالیس ہوتی ہے

ابرار: اہل تکوین اولیاء اللہ کا ایک طبقہ۔ ان کی تعداد سات ہوتی ہے۔ ابرار کا ایک معنیٰ نیک اور پرہیزگار لوگ بھی ہے

ابرو برق: بادل اور بجلی

ابرہہ: حبشہ کا عیسائی حاکم' جس نے کعبہ شریف سے حسد کی بنا پر قلیس کا گرجا بنایا۔ اور جب باوجود بصد کوشش اس میں کعبہ جیسی رونق نہ ہوئی تو کعبہ کی تخریب کے لئے ہاتھیوں کا لشکر بھیجا' جو کہ تمام کا تمام بحکم الٰہی ابابیل پرندوں کی کنکریوں سے تباہ وبرباد ہو گیا۔

ابن الوقت: وہ صوفی یا سالک جو احوال اور تجلیات پر قابو نہ پا سکے اور اُس سے خوارق اور کرامات کا اضطرار ظہور ہونے لگے۔

ابوالوقت: وہ صاحب مقام سالک یا صوفی جس کو احوال پر قابو ہوتا ہے اور اُس کو روح ونفس پر پوری طرح سے قدرت حاصل ہوتی ہے۔ اُس سے کرامات کا ظہور نہیں ہوتا کیونکہ وہ ان باتوں کو سنت اللہ کے خلاف سمجھتا ہے۔

ابولہب اور اس کی بیوی: ابولہب کنیت اور نام عبدالعزیٰ ہے۔ اُس کی بیوی کا نام اروئی اور کنیت اُم جمیل تھی۔ ابولہب رسول کریم کا حقیقی چچا تھا' لیکن یہ دونوں میاں بیوی رسول کریمؐ کو تکلیف پہنچانے میں سب سے پیش پیش تھے۔ ابتدائے دعوت سے آخر دم تک رسول کریمؐ کی مخالفت کرتے رہے۔ بالآخر ان دونوں کی کفر کی حالت میں موت ہوئی۔ سورۃ لہب انہی دونوں کے متعلق نازل ہوئی۔

ابوالبشر: انسانوں کے باپ یعنی حضرت آدمؑ

ابوحنیفہؒ: آپ کا اسم گرامی نعمان' والد کا نام ثابت اور آپ کی کنیت ابوحنیفہ ہے۔ آپؒ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ آپ علم وشریعت کے مہر وماہ بن کر آسمانِ طریقت پر روشن ہوئے۔ آپ نہ صرف رموزِ حقیقت سے آگاہ تھے بلکہ دقیق سے دقیق مسائل وعلوم کے معانی ومطالب واضح کر دینے میں مکمل عبور رکھتے تھے۔ آپ کی عظمت وجلالت کی یہ دلیل ہے کہ غیر مسلم بھی آپ کی تعریف واحترام کرتے تھے اور آپ کی عبادت و ریاضت کا صحیح علم تو خدا ہی کو ہے۔ آپ کو بڑے بڑے جلیل القدر

جانور فربہ شود لیک از علف | آدمی فربہ ز عزت و شرف
جانور چارے سے موٹا ہوتا ہے | لیکن آدمی دُنیاوی عزت و شرف سے موٹا ہوتا ہے

صحابہؓ سے شرفِ نیاز حاصل رہا۔ حضرت فضیل بن عیاضؒ حضرت ابراہیم ادہمؒ اور حضرت بشر حافیؒ جیسے جلیل القدر اولیاء کرام آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں۔ آپؒ کا وصال 150ھ کو ہوا اور آپ کا مزارِ اقدس عراق میں ہے۔

اِبلیس: خدا کی رحمت سے نااُمید۔شیطان

اِتباع: پیروی کرنا۔اطاعت

اتحادِ تام: مکمل اتحاد۔ایسا اتحاد جس میں دوئی کا تصور نہ ہو۔

اتّصال: ملاپ۔قرب۔کسی کام کا لگاتار ہونا

اِتہام: تہمت۔الزام۔شک وشبہ۔

اٹکل: اندازہ۔قیاس۔شناخت

اٹکل پچو: خیالی۔اوٹ پٹانگ۔بغیر اندازے کے۔

اِجتہاد: فقہ اسلامی کی اصطلاح میں قرآن و حدیث اور اجماع پر قیاس کر کے شرعی مسائل کا اخذ کرنا۔

اَجل: موت۔قضا

اَجل: بہت بزرگ۔جلیل القدر

اِحتیاج: حاجت۔ضرورت۔خواہش

اِحتمال: شک وشبہ۔وہم۔گمان

اَحدیت: ایک ہونا۔یکتائی

اَحسن تقویم: عمدہ طور سے درست کرنا۔سب سے اچھی صورت۔مراد انسان

اَحوال: وہ کیفیات جو سالک پر طاری ہوتی ہیں۔

اِختلاف طبعی: طبیعتوں کا فرق

اُخروی: اگلے جہان (آخرت) کے متعلق

اُخفیٰ: پوشیدہ کرنا۔چھپانا۔لطائف ستہ میں سے ایک لطیفہ کا نام بھی ہے۔جو اُم الدماغ میں ہوتا ہے۔نور اس کا مثل سیاہی چشم کے سیاہ ہوتا ہے۔

اخلاقِ رذیلہ/اخلاقِ ذمیمہ: بری عادتیں

اِدراک: دریافت کرنا۔عقل۔فہم۔رسائی

اِدراکِ بسیط: حق تعالیٰ کے وجود کا ادراک

اَرغنون: وہ باجہ جس کا موجد افلاطون ہے۔

اَزبر: نوکِ زبان/زبانی یاد کر لینا

اَرذل: بہت ذلیل۔نہایت کمینہ

اِسباب وعلل: سبب وعلت کی جمع۔وجوہات۔وسائل

اِستسقاء: وہ بیماری جس میں پانی کی حرص بڑھ جاتی ہے۔جتنا زیادہ پانی پیا جاتا ہے اُتنی ہی پیاس بڑھتی جاتی ہے۔

اَسپ: گھوڑا۔شطرنج کا مہرہ

اِستدلال: دلیل۔ثبوت

اِستغراق: محویت۔خدا کی یاد میں محو ہو جانا

اِستغناء: بے پروائی۔بے فکری

اِستدراج: غیر مسلموں سے خرقِ عادات افعال کا ظاہر ہونا

اِستفاضہ: فیض پانا۔فائدہ اٹھانا

اَسفل: نہایت نیچا۔انتہا کا ذلیل

جانور فربہ شود لیک از علف
جانور چارے سے موٹا ہوتا ہے

آدمی فربہ ز عزت و شرف
لیکن آدمی دُنیاوی عزت و شرف سے موٹا ہوتا ہے

اسرار نامہ: حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ کی فارسی شاعری کی ایک کتاب' موضوع مسائل تصوف ہے۔ روایت ہے کہ حضرت مولانا رومؒ جب اپنے بچپن میں اپنے والد کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ''اسرارنامہ'' بطور تحفتاً مولانا کو عطا کیا۔

اسرافیلؑ: ایک مقرب فرشتے کا نام جس کو قیامت کے دن صور پھونکنے کی ذمہ داری سپرد کی گئی ہے۔

اسرائیلؑ: حضرت یعقوبؑ کو قرآن میں اس نام سے بھی پکارا گیا ہے۔ لفظی معنی ''رات کے وقت خدا کی جانب جانے والا ہے'' کے ہیں۔ یہ اُن کا عبرانی نام ہے۔

اِشتباہ: مشابہ ہونا۔ دو چیزوں کا اس طرح ہم شکل ہونا کہ دھوکہ ہو جائے۔

اَشرار: برے لوگ۔ شیطان صفت۔ شرارتی لوگ

اَشغال بالعمل: عمل کے ساتھ مصروفیت۔ عمل میں مصروف

اِشکال: مشکل۔ دشواری

اشہب: کالے رنگ کا گھوڑا جس پر سفیدی غالب ہو۔

اشہب باز: سفید باز۔ سفید عقاب (عقابوں کی نایاب قسم)

اُصطرلاب: ایک آلہ جس سے ستاروں کی بلندی' مقام اور رفتار معلوم کرتے ہیں۔

اَطلس: ایک قسم کا ریشمی کپڑا

اِعادہ: لوٹانا۔ دوہرانا۔ بار بار کرنا۔

اِعراض: منہ پھیرنا۔ روگردانی کرنا

افسوں: جادو۔ سحر۔ فریب

اِفاضہ: فیض پہنچانا۔ فائدہ پہنچانا

اِفاضۂ حیات: زندگی کو فیض یا فائدہ پہنچانا

اقبال: خوش قسمتی۔ خوشحالی۔ عروج

اقلیم: ولایت

اکراہ: نفرت۔ کراہت۔ ناخوشی۔

اکسیر: نہایت مؤثر دوا۔ کیمیا' وہ شے جو تانبے کو سونا اور پیتل کو چاندی بنا دے۔

اکلِ حلال: حلال کی روزی

الی الحق: حق کی طرف۔ اللہ تعالیٰ کی طرف

اُلش: پس خوردہ' بچا ہوا' سامنے کا کھانا

اِلقا: ڈالنا۔ غیب سے دل میں ڈالنا۔ وہ بات جو خدا دل میں ڈال دے۔

اُلوہیت: خداوندی۔ شانِ خداوندی۔ ربانیت

اِلہام: اس کو حکمت' علم لدنی' فیض' فتح اور کشف سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ وہ علم ہے جو اولیاء اللہ کے قلوب پر خدا کی جانب سے نازل کیا جاتا ہے۔ جو علم انبیاء اور رسولوں کو عنایت ہوتا ہے وہ وحی ہے اور اگر اُس کی تلاوت بھی ہوتی ہو تو وہ وحیِ متلو ہے' جیسا کہ قرآن' توریت' انجیل' زبور۔ اگر اس کی تلاوت نہ ہو تو حدیث سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ وحیِ خداوندی خلل اور غلطی سے بالکل محفوظ ہے۔ الہام میں غلطی کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لیے بسا اوقات انسان القاءِ شیطانی

چوں دو کس برہم زند بے ہیچ شک
جب دو انسان آپس میں ملتے ہیں

درمیاں شاں ہست قدرِ مشترک
تو اُن میں کوئی نہ کوئی قدرِ مشترک ضرور ہوتی ہے

کو الہام ربانی سمجھ بیٹھتا ہے۔

الٰہی نامہ: حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ کی فارسی شاعری کا رسالہ جس میں تصوف کے گہرے اور نازک مسائل کو نثر کی سی روانی اور سادگی سے بیان کیا گیا ہے۔

امرِ کُن: کُن (ہو جا) کا فرمان

اِمعان: لغوی معنیٰ چشمہ کو جاری کرنے اور روانہ کرنے کے ہیں۔ چونکہ روح جسم سے جدا ہو کر روانہ ہوتی ہے۔ اس لیے اُس کو رواں کہتے ہیں۔ لہٰذا امعان کے معنیٰ نظر کو گہرائی کی طرف روانہ کرنے کے ہوئے۔

اُمید و بیم: امید اور ڈر۔ مشتبہ حالت

اُمّی: مراد رسول کریمؐ ہیں۔ آپؐ کا لقب ہے۔ آپ نے دنیا کے کسی مکتب میں تعلیم نہ پائی تھی۔ اور نہ ہی کسی دنیاوی استاد سے علم حاصل کیا تھا۔

انا الحق: میں خدا ہوں۔ حضرت منصورؒ محویت کے عالم میں یہ کلمہ کہہ اٹھے اور علماء نے سولی پر لٹکا دیا۔

انانیت: خودی۔ غرور۔ خود بینی

اِنبساط یا بسط: خوشی۔ کھلنا۔ شادمانی۔ وہ کیفیت جس میں مسلسل وارداتِ قلبی کی وجہ سے روح میں نشاط رہتا ہے۔

اِنجذاب: جذب کرنا یا ہونا

انجیل: الہامی کتاب جو کہ حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی۔

اَنسؓ بن مالک: آپؓ مالک کے بیٹے تھے اور آپ کی والدہ کی کنیت اُمِ سلیمؓ تھی۔ مالک کے بعد حضرت اُمِ سلیمؓ نے حضرت ابو طلحہ انصاریؓ سے شادی کر لی۔ حضرت انسؓ کی تربیت حضرت ابو طلحہؓ نے کی۔ جب رسول کریمؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو حضرت انسؓ دس سال کے تھے۔ حضرت ابو طلحہؓ نے آپؓ اور آپؓ کی والدہ کو رسول کریمؐ کی خدمت پر مامور کر دیا۔ انہوں نے نہایت ہی خوش اسلوبی سے دس سال تک آپؐ کی خدمت کی اور خادمِ خاص کا رُتبہ پایا۔ آپؐ حضرت انسؓ سے بہت خوش تھے اور بہت دعائیں دیتے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں آپ بصرہ میں آباد ہو گئے تھے۔ ۹۱ ہجری میں آپ کا بصرہ ہی میں وصال ہوا۔ بصرہ میں رہنے والے صحابہ کرام میں آپ کا سب سے بعد میں وصال ہوا۔

اِنشراح: کھلنا۔ کشادہ ہونا۔

اِنشراحِ صدر: سینے کا کشادہ ہونا

اِنشراحی: وہ حالت جس میں احوال کھلے ہوئے اور واضح ہوں۔

اَنفَس: بہت نفیس۔ بہت اچھا۔

اَنفُس: نفوس۔ روحیں

اِنفعال: الگ ہونا۔ جدا ہونا

اَنفاس: نفس کی جمع۔ سانسیں۔ دم

اِنقطاع: منقطع ہونا۔ کاٹا ہوا ہونا۔ بریدہ ہونا۔

انگبیں: جنت میں شہد کی نہر

اوقیہ: وزن کرنے کا ایک قدیم پیمانہ جو چالیس درہم کے وزن کے

ہر پرندہ اپنے ہم جنس کے ساتھ ہی اُڑتا ہے
کہ پَرد مُرغے مگر با جنسِ خود

صُحبتِ ناجنس گورست و لحد
کیونکہ ناجنس کی صُحبت قبر کی طرح ہے

برابر ہوتا تھا۔

اَوہام: وہم کی جمع۔ذہنی تصور

اہرمن: قدیم ایرانیوں کے عقیدہ کے مطابق وہ خدا جو شر کا خالق ہے۔

اَہرن: سندان۔لوہے کی بنائی ہوئی جس پر لوہار لوہا کوٹتے ہیں اور سنار سونا چاندی گھڑتے ہیں۔

اویس قرنیؒ: آپؒ عامر کے بیٹے تھے اور یمن کے علاقہ قرن کے باشندے تھے۔آپؒ کو رسول کریمؐ سے والہانہ عشق تھا۔چونکہ اُن کی والدہ اُن کی خدمت کی محتاج تھیں۔اس وجہ سے اُن کی رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضری نہ ہوسکی۔آخری عمر میں بصرہ میں آکر آباد ہوگئے تھے۔حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں اُن کو نبی کریمؐ کا سلام پہنچایا اور دعا کی درخواست کی۔حضرت اویس قرنیؒ کی نسبت سے نسبت اویسیہ وہ نسبت کہلاتی ہے جو کسی مرید کو شیخ سے جسمانی ملاقات کے بغیر حاصل ہوجائے۔

اہلِ اللہ: اللہ والے۔اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم

اہلِ دید: دیکھنے والے لوگ۔صاحب نظر۔صاحب باطن

اہلِ شنید: سننے والے لوگ

اہلِ شقاوت: بدنصیب لوگ۔سنگدل لوگ

اہلِ ارشاد: وہ اولیاءؒ ہیں جن کے سپرد مخلوق کی ہدایت، قلوب کی اصلاح و تربیت اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کی تعلیم ہوتی ہے، ان اولیاء میں سے اپنے زمانے میں سب سے افضل کو "قطب الارشاد" کہتے ہیں۔

اہلِ تکوین: وہ اولیاء اللہ جن کے سپرد مخلوق کے معاش کی اصلاح، دنیا کا انتظام کرنا ہوتا ہے اُن میں سے سب سے افضل کو قطب التکوین کہتے ہیں۔

اَتھاہ: جس کی گہرائی کا پتا نہ چلے۔

اینٹھن: مروڑ۔کھچاؤ

(ب)

بادِ خزاں: پت جھڑ کی ہوا

بادِ بہاری: موسم بہار کی تازہ ہوا

بادِ سموم: بہت گرم ہوا۔لُو

باطن: پوشیدہ چیز۔اندرون۔ظاہر کی ضد

باربردار: بوجھ اُٹھانے والا

بازیچہ: کھلونا

بالیدگی: افزائش۔بڑھوتی

بام: بالائی منزل۔صبح۔سویرا

باہ: قوتِ مردی۔قوتِ جماع

بایزید بسطامیؒ: آپؒ کا اصل نام طیفور تھا۔آپ سے جو سلسلہ تصوف جاری ہوا وہ سلسلہ طیفوریہ کہلاتا ہے۔طریقت اور تصوف کے دوسرے سلسلے بھی آپ تک پہنچتے ہیں۔ریاضتوں، مجاہدات اور کرامات میں یکتا اور فرد تھے۔حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے تھے کہ "اولیاء اللہ میں آپؒ کا وہی مقام ہے جو فرشتوں میں حضرت

در جہاں ہر چیز چیزے می کشد
دُنیا میں ہر چیز دُوسری چیز کو کھینچتی ہے

کُفر کافر را و مُرشد را رُشد
کُفر کافر کو اور ہدایت دینے والا ہدایت لینے والے کو

جبرائیل ؑ کا"۔ شہر بسطام میں ۱۴ ارشعبان ۲۳۲ھ کو آپ نے وصال فرمایا۔

بخارا: ماوراء النہر یعنی ترکستان کا ایک مشہور شہر جو کہ تجارت کا مرکز ہونے کے ساتھ علماء و فضلاء کا مولد و مسکن رہا ہے۔ مولانا رومؒ کے دور میں بخارا شہر تمدنی ترقیات کا گہوارہ تھا اور علمائے ظواہر کا وہاں پر مجمع تھا۔ امام بخاریؒ یعنی امام اسماعیل بخاریؒ مؤلف صحیح بخاری اسی شہر کے رہنے والے تھے اور یہیں مدفون ہیں۔ اس وقت یہ روس کی آزاد ریاست ازبکستان کے صوبہ بخارا کا صدر مقام ہے۔

بختی اونٹ: اُس نسل کا اونٹ جو بخت نصر نے عربی اونٹنی اور عجمی اونٹ سے بنائی تھی۔ یہ سُرخ رنگ کا عظیم الجثہ اونٹ ہوتا ہے۔

بدوں: ماسوا۔ بغیر

بدرجہ اتم: مکمل طور پر

بدطینت: بری عادت والا۔ بدخصلت

برات: نجات۔ آزادی چھٹکارا

بُراق: وہ بہشتی چوپایہ جس پر حضورؐ شب معراج کو سوار ہو کر آسمانوں پر تشریف لے گئے۔

بُردہ: غلام

بُردہ فروش: غلاموں کی تجارت کرنے والا

بُردبار: برداشت کرنے والا۔ متحمل۔ صابر

بَرزخ: دو مخالف چیزوں کے درمیان کی چیز۔ مرنے کے بعد قیامت تک کا زمانہ

بَر: خشکی۔ جنگل۔ بیاباں

برگشتہ: بچھڑا ہوا۔ منحرف۔ مخالف

برگ: پتا۔ ورق

بزم: مجلس، محفل

بساط: فرش۔ ہمت، طاقت۔ چوسر اور شطرنج کھیلنے کا کپڑا یا لکڑی

بسیط: کشادہ۔ وسیع

بسیار: بہت زیادہ۔ بے انتہا

بسیار گوئی: بہت زیادہ بولنا

بشرہ: چہرہ۔ حلیہ۔

بصیرت: بینائی۔ دل کی بینائی۔ عقلمندی۔ دانائی

بَعث: مردے کو زندہ کرنا۔ پیغام بر بھیجنا۔

بَعید: دور۔ فاصلے پر۔ علیحدہ۔ قیامت

بغداد: عرب کا مشہور شہر اور عراق کا دارالخلافہ۔ اسے نوشیرواں بادشاہ نے آباد کیا۔ اس کا اصل نام باغ داد تھا۔ نوشیرواں بادشاہ یہاں ہفتہ میں ایک دفعہ مظلوموں کی دادرسی کیا کرتا تھا۔ کثرت استعمال کی وجہ سے الف "ا" حذف ہو کر بغداد رہ گیا۔ یہ دریائے فرات کے کنارے پر آباد ہے۔ خلفائے عباسیہ کا دارالخلافہ رہنے کی وجہ سے دنیا کے مشہور شہروں میں سے ہے۔ علم و ادب اور شان و شکوہ کا مظہر رہ چکا ہے۔ ہلاکو خان تاتاری کے حملہ کے بعد جس میں اس شہر کے سوا لاکھ افراد قتل ہوئے، اپنی پہلی شان و شوکت پر نہ رہا۔ حضور غوث پاک حضرت میراں محی الدین گیلانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا مدفن

آں یکے چوں نیست با اخیار یار
جو شخص نیکوں کا یار نہیں ہے

لاجرم شد پہلوی فجار جار
لامحالہ بدوں کے پہلو کا پڑوسی بنا

ہونے کی وجہ سے مرجع خاص وعام ہے۔

بقال: سبزی فروش

بقائے دائمی: ہمیشہ کی زندگی۔ حیاتِ جاودانی

بقعہ: زمین کا علاقہ

بلخ: افغانستان کے موجودہ صوبے بلخ کا ایک چھوٹا شہر ہے۔ یہ صوبہ کے صدر مقام مزار شریف سے تقریباً بیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس کا دنیا کے قدیم ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ عرب اس کو اُم البلاد یعنی شہروں کی ماں کہتے تھے۔ مولانا رومؒ بھی اسی تاریخی شہر میں پیدا ہوئے۔

بلعم باعور: بنی اسرائیل کے ایک بہت بڑے عالم اور برگزیدہ ولی تھے۔ چونکہ اُس نے حضرت موسیٰ کی قوم کے مخالفین کے حق میں دعا کی تھی۔ اس لیے حضرت یوشعؑ نے اُس کے حق میں بددعا کی اور اس کی ولایت جاتی رہی اور وہ مردود ہو گیا۔

بلال بن رباحؓ: المشہور سیدنا بلال حبشیؓ: اُمیہ بن خلف کے حبشی النسل غلام تھے۔ اسلام قبول کرنے پر مالک کے بے انتہا ظلم و ستم کی وجہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خرید کر آزاد کر دیا۔ حضرت سیدنا بلالؓ کو مؤذنِ رسولؐ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

بلائے جان: جان کیلئے مصیبت

بمنزلہ: کے برابر۔ کے مطابق

بنسلی: بانسری۔ نَے۔ مرلی

بنی نضیر: یہ یہود کا ایک قبیلہ تھا جو کہ مدینہ کے اطراف میں آباد تھا۔ انہوں نے مخفی طور پر رسول کریمؐ کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ جس کا رسول کریمؐ پر انکشاف ہو گیا۔ اس جرم کی پاداش میں اُن کو مدینہ کے اطراف سے ۴ ہجری میں جلاوطن کر کے خیبر میں آباد ہونے کی اجازت دے دی گئی۔

بنو قریظہ: یہ یہود کا قبیلہ مدینہ کے اطراف میں آباد تھا۔ رسول کریمؐ نے اُن کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا۔ جس کی رُو سے فریقین کو دشمن کے مقابلہ میں ایک دوسرے کی مدد کرنا ضروری تھا۔ لیکن غزوہ خندق کے موقع پر مسلمانوں کی مدد تو درکنار یہ مخالفین سے مل کر مسلمانوں سے برسرِ پیکار ہو گئے۔ جب مسلمانوں کو فتح و نصرت ہوگئی تو رسول کریمؐ نے اُن لوگوں کو معاہدہ شکنی کی سزا موت دی جو کہ خود یہود کی شریعت کے مطابق تھی۔

بوالفضول: بیہودہ

بوستان: باغ۔ گلستان کی طرح بوستان بھی شیخ سعدیؒ کی دوسری اہم تصنیف ہے۔ جس طرح فارسی نثر میں گلستان کو امتیاز و شرف حاصل ہے، بوستان کو نظم میں وہی درجہ میسر ہے۔ بوستان کی تقریباً تمام حکایات شاعر کی اپنی سرگزشت اور تجربہ و مشاہدات پر مبنی ہیں یہی وجہ ہے کہ اُنہوں نے ان تجربات اور واقعات سے جو اخلاقی نتائج اور پند و مواعظ اخذ کئے ہیں اُن کا پڑھنے والوں کے دل پر گہرا اور دیرپا اثر ہوتا ہے۔

بودا: بزدل۔ لاغر۔ بے مزہ۔ پرانا۔ پُھس پُھسا

بود و باش: سکونت۔ قیام

حق ذاتِ پاک اللہ الصمد
اللہ پاک بے نیاز کی قسم

کہ بُوَد بہ مارِ بد از یارِ بد
بُرے ساتھی سے بُرا سانپ بہتر ہوتا ہے

بحرِ وحدت: وحدت کا سمندر۔ اللہ تعالیٰ

بہمہ وجود: تمام تر وجود کے ساتھ

بہیمیت: جانوروں والی خصوصیات

بہی: ایک پھل کا نام جو کہ سیب سے مشابہ ہے۔

بے بہرہ: بدقسمت۔ بدنصیب

بے تامل: ہچکچاہٹ کے بغیر۔ بے فکر

بے ثباتی: جس میں قرار نہ ہو۔ قابلِ تغیر۔ ناپائیداری

بیچوں: وہ ذات جس کی حقیقت دریافت نہ کی جاسکے۔

بے چون وچرا: بے دلیل۔ کسی عذر کے بغیر

بے سروپا: حیران وپریشان۔ بے بنیاد

بید: بانس کا بے پھل درخت۔ دوسرے درختوں کے پھل سورج کے قرب سے پکتے ہیں جبکہ بید کو اس قُرب کا کوئی فائدہ نہیں۔

بیع: فروخت

(پ)

پاداش: نتیجہ۔ سزا۔ بدلہ

پارہ پارہ کرنا: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ دھجیاں اُڑانا

پاک طینت: پاک عادت والا

پالان: وہ گدا جو گدھے کی کمر پر بیٹھنے کے لیے کسا جاتا ہے۔

پالن ہار: پالنے والا

پژمردگی: افسردگی۔ کملاہٹ۔ مرجھاہٹ

پچھوا: مغرب سے آنے والی ہوا

پَراگندہ: پریشان۔ حیران۔ متفکر

پَرتو: عکس۔ سایہ۔ روشنی۔ کرن

پرداختہ: آراستہ کیا ہوا۔ سنوارا ہوا

پردہ دری: عیب کھول دینا

پرکاہ: بہت ہلکا

پرگو: باتونی

پُروا: بادِ مشرق۔ صبا

پروین: سات ستاروں کا جھرمٹ

پڑبال: آنکھ کی ایک بیماری جس میں پلکوں کے اندر سے مڑے ہوئے بال نکل آتے ہیں اور آنکھ کے ڈھیلے میں چبھتے رہتے ہیں۔

پس خوردہ: بچا ہوا۔ اُلش۔ سامنے کا کھانا

پکھال: بڑی مشک۔ پانی بھرنے والا کھال کا تھیلا

پلیدی: ناپاکی۔ نجاست

پنہاں: چھپا ہوا

پوستین: لومڑی کی کھال سے بنا لباس جو کہ سردیوں میں پہنا جاتا ہے۔

پیادہ: پیدل۔ شطرنج کا مہرہ

پیام بر: قاصد۔ سفیر۔ ایلچی

پیراہن: لباس۔ جامہ۔ کرتا

پیرِ نابالغ: بے وقوف بوڑھا

پیش خیمہ: کسی واقعہ کی تمہید

مارِ بَد جانے ستاند اے سلیم
بُرا سانپ تو صرف تمہاری جان لے سکتا ہے

یارِ بَد آرد سوئے نارِ جحیم
لیکن بُرا یار تو تمہیں جہنم میں پہنچا دے گا

پیش بینی: دور اندیشی

پیہم: لگاتار۔ متواتر۔ پے در پے

(ت)

تازیانہ: کوڑا۔ چابک

تامّ: پورا۔ تمام۔ مکمل

تامّ: شام۔ گھبراہٹ۔ تانبا

تانا بانا: وہ دھاگے جو کپڑا بننے میں عرض وطول میں دیئے جاتے ہیں۔ عرض (چوڑائی) والے دھاگے کو تانا اور طول (لمبائی) والے دھاگے کو بانا کہا جاتا ہے۔

تاویل: شرح۔ بیان۔ حیلۂ شرعی۔ عذر بیجا

تاویل: شرح۔ بیان۔ حیلۂ شرعی۔ عذر بیجا

تبر: کلہاڑی

تبرا: نفرت۔ لعن۔ بیزاری

تجاہلِ عارفانہ: جان بوجھ کر انجان بننا۔ ارادتاً ناواقفیت ظاہر کرنا۔

تجاذب اجسام: کائنات کے تمام اجسام ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں اور اسی تجاذب اور کشش پر نظامِ کائنات قائم ہے۔ یہی وہ مسئلہ ہے جس کی تفاصیل نیوٹن نے کیں۔ اور یہ نظریہ اُس کی طرف منسوب کیا گیا جبکہ مولاناؒ نے سینکڑوں برس قبل یہ نظریہ بیان فرمادیا تھا۔

تجاذبِ ذرات: اب یہ بات جدید سائنس نے سمجھادی ہے کہ اجسام کی ترکیب ذرات سے ہے اور ان ذرات میں کشش اور تجاذب یکساں نہیں جیسا کہ لوہا اور لکڑی۔ اس مسئلہ کو مولاناؒ نے سینکڑوں سال قبل بیان فرمادیا تھا۔

تجدُّد: نیا ہونا۔ جدت۔ نیا پن

تحریف: تحریر میں اصل الفاظ بدل کر کچھ اور لکھ دینا۔

تحرّی: بہترین کا انتخاب۔ قبلہ کی سمت معلوم نہ ہونے پر خود سے تعین کرنا۔

تحیُّر: حیرانی۔ تعجب۔

تجددِ امثال: ہر چیز کا اُسی جیسا ہر آن ہو جانا۔ حکماء اور صوفیاء ہر چیز کا منبع ومخرج اور مرجع ذاتِ واحد کو مانتے ہیں اور کائنات کی ہر چیز ہر آن اُسی ذاتِ واحد سے فیض حاصل کر رہی ہے۔ ہر چیز کے تمام قویٰ اور وجود کا منبع ذاتِ واحد ہے۔ چونکہ کائنات کی ہر چیز فانی ہے۔ اُس کے قویٰ اور وجود ہر آن فنا ہو رہا ہے اور جدید قوت اور وجود اُسی ذاتِ واحد سے حاصل کر رہی ہے۔ تو گویا کائنات کی ہر چیز ہر آن اپنے موجودہ وجود اور قوت کو فنا کر دیتی ہے اور اُسی جیسا ایک جدید وجود اور قوت حاصل کر لیتی ہے۔ محسوسات میں اس کی مثال اسی طور پر سمجھ لی جائے کہ بجلی کے ایک منبع سے وابستہ تمام قمقمے (بلب) ہر آن ایک نیا کرنٹ منبع سے حاصل کرتے ہیں اور اُن میں ہر آن پہلا کرنٹ ختم ہو کر نیا کرنٹ مرکز سے پہنچ جاتا ہے۔

تخم ریزی: بیج بونا۔ بیج ڈالنا

تدارُک: گم شدہ چیز کا پانا

تُرنج: چکوترا (پھل)

ہست تنہائی بہ از یارانِ بد
بُرے دوستوں سے تنہائی بہتر ہوتی ہے

نیک با بد چوں نشیند بد شود
نیک جب بد کے ساتھ بیٹھتا ہے تو بُرا ہو جاتا ہے

تریاق: زہر مہرہ۔ زہر کی دوائی

تصرُّف: کچھ کا کچھ کر دینا۔ کرامت۔ قبضہ

تعارُض: ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔ برابری کرنا

تعدُّد: تعداد میں زیادہ ہونا۔ کثرت۔ بہتات

تعیُّنات: تقرریاں۔ نوکری۔ فرض

تغیرات: تبدیلیاں

تضرُّع: رونا۔ منت سماجت

تفاوُت: فاصلہ۔ دوری۔ فرق

تفرِیس: غیر زبان کے لفظ کو فارسی بنانا۔ بھاڑنا

تقدُّمِ زمانی: پہلا زمانہ

تقدیس: پاکیزگی۔ پاکی

تقدیم: پیش کرنا۔ مقدم سمجھنا۔ ترجیح دینا۔ فوقیت

تُف: تھوک، لعنت

تموُّل: دولت مندی۔ مال داری

تنازع للبقا: ہر چیز دوسری چیز کو کھا جاتی ہے اور پھر کھانے والی چیز کی غذا بن جاتی ہے۔ زندگی کی دوڑ دھوپ۔ کشمکش حیات

تناسُخ: اس عقیدے کے مطابق روح اپنی جزا اور سزا کے اعتبار سے مختلف حیوانات کا جسم اختیار کرتی رہتی ہے اور یہ سلسلہ کروڑ ہا برس تک اسی طرح چلتا رہتا ہے۔

تحیُّر، حیرت یا مقام حیرت: وہ مقام یا کیفیت جس میں تجلیات ربّ کی فراوانی کی وجہ سے سالک کی ذکر و فکر کی طرف توجہ نہیں رہتی۔ یہاں سالک کو ان چیزوں سے استغناء حاصل ہو جاتا ہے اور وہ بحث و مباحثے سے بھی گریز کرتا ہے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ فِیْکَ تَحَیُّرًا (ترجمہ) ''اے ہمارے رب! اپنے بارے میں مجھے زیادہ سے زیادہ حیرانی عطا فرما دے''۔

تنافُر: نفرت۔ بیزاری۔ کراہت

تن پروری: آرام طلبی۔ عیش پرستی۔ خود غرضی

تُندی: تیزی۔ چڑچڑاپن۔ سختی۔ غصہ

تنزل: زوال۔ گھٹاؤ۔ کمی

تنزیہہ: بری باتوں سے دور رکھنا۔ عیب سے پاک کرنا

توابع: پیرو۔ ملازم۔ ماتحت

تورات: الہامی کتاب جو کہ حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی۔

توسُّل: وسیلہ ڈھونڈنا۔ ذریعہ۔ سفارش

توشہ: سامان۔ زاد راہ

تہہ دل: نہایت خلوص سے۔ سچے دل سے

تہی دست: خالی ہاتھ۔ مفلس۔ غریب

تیشہ: ایک اوزار جس سے پتھر توڑتے، لکڑی کاٹتے اور اینٹ گھڑتے ہیں

تیمم: پاک کرنا، طہارت، اگر غسل و وضو کے لیے پانی نہ ملے تو دونوں ہتھیلیاں مع انگلیوں کے پاک مٹی یا کسی اور چیز پر (جس سے مٹی چھٹتی ہو) مارتے ہیں اور اس کے بعد منہ اور بازو پر پھیرتے ہیں۔

جاہل ار با تو نماید ہمدلی
اللہ اور دین کے جاہل سے صحبت نہ کر

عاقبت زخمت زند از جاہلی
وہ اپنی جہالت سے تمہیں نقصان پہنچائے گا

تیہ: وہ بیابان جس میں بنی اسرائیل چالیس سال تک محبوس اور مقید رہے۔ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو عمالقہ سے جنگ کرنے کا حکم دیا جو کہ ملک شام پر قابض تھے۔ بنی اسرائیل نے حیلے بہانے سے اس جہاد میں شرکت سے انکار کردیا۔ اس جرم کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے اُن کو تیہ کے میدان میں مقید کردیا۔ وہ اس میں بھٹکتے پھرتے تھے اور اُن کو اس جنگل بیاباں سے نکلنے کا راستہ نہ ملتا تھا۔ ہر جماعت حضرت یعقوبؑ کے کسی ایک فرزند کی نسل میں سے تھی اور پچاس ہزار افراد پر مشتمل تھی۔ یہ لوگ تمام دن راستہ طے کرتے تھے۔ صبح کو سو کر اٹھتے تو اپنے آپ کو اسی مقام پر پاتے جہاں سے گزشتہ صبح کو چلے تھے۔

(ث)

ثمرہ: حاصل۔ فائدہ۔ بدلہ

ثنا گو: تعریف کرنے والا۔ مداح

ثنویہ: وہ فرقہ جو دو خداؤں کا قائل ہے۔ خالق خیر کو ''یزداں'' اور خالق شر کو ''اہرمن'' کہتا ہے

(ج)

جالوت: کافر بادشاہ جو کہ قوم عاد سے تھا اور بنی اسرائیل کا دشمن تھا۔ جالوت کی موت طالوت بادشاہ کے دور میں دورانِ جنگ حضرت داؤدؑ کے ہاتھوں ہوئی۔

جالینوس حکیم: یہ یونان کا مشہور حکیم ہے جو کہ سکندر یونانی سے پچاس سال پہلے ہوا تھا۔ اُس نے علم طب میں چار سو کتابیں تصنیف کیں۔

جامِ رحیق: صاف شراب کا جام

جامیؒ: آپ کا نام نورالدین عبدالرحمٰن تھا اور جامی تخلص۔ خراسان کے قصبہ جام میں 817ھ کو پیدائش ہوئی۔ روحانی تربیت مشہور نقشبندی بزرگ حضرت شیخ سعد الدین محمد کاشغریؒ نے کی۔ حضرت شیخ سعد الدینؒ کا سلسلہ طریقت دو واسطوں سے حضرت شیخ بہاؤالدین نقشبندؒ سے جا ملتا ہے۔ حضرت جامیؒ اپنے وقت میں علوم شریعت و طریقت کے شہباز تھے۔ آپ صحیح معنوں میں ایک درویش اور صوفی تھے۔ عاشق رسولؐ تھے۔ 18 محرم 898ھ بعمر 81 سال ہرات میں وصال پایا۔ خیابان ہرات میں اپنے مرشد کے مزار کے قریب دفن کیے گئے۔ آپ کی تصنیفات کا ایک طویل سلسلہ ہے۔ نثر و شاعری دونوں میں آپ کی 44 کتب ہیں۔ آپ کا نعتیہ کلام ہر ہر دور میں عشاق کے دلوں میں گونجتا رہا ہے۔

جاں فزا: فرحت انگیز۔ دل کو خوش کرنے والا

جاں گداز: جان کو گھلانے والا۔ دل پر اثر کرنیوالا

جاناں: محبوب

جھاؤ: ایک قسم کا پودا جو دریا کے کنارے اُگتا ہے اور اُس سے ٹوکریاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔ کپڑا وغیرہ ناپنے کے لکڑی کے آلے کو بھی کہا جاتا ہے۔

جبرائیلؑ: فرشتوں کے سردار۔ ان کے ذمہ اللہ کا پیغام اور وحی انبیاءؑ کے پاس لیے کر آنا ہے۔

جبری: زبردستی۔ مجبور کرکے

آں زماں کہ بحثِ عقلی ساز بُود
جس زمانہ میں عقلی بحث بپا تھی

ایں عمر با بُوالحکم ہمراز بُود
یہ (حضرت) عمرؓ ابوجہل کے ساتھ ہمراز تھے

جبریہ: وہ فرقہ جس کا عقیدہ ہے کہ انسان کو اپنے اعمال و افعال پر کوئی اختیار نہیں ہے۔

جبر و قدر: اس مسئلہ کی بنیاد اس نظریہ پر ہے کہ انسان اپنے افعال کا خود خالق ہے یا انسان کے افعال کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہے۔

جبلت: سرشت۔ فطرت۔ طبیعت

جرجیس علیہ السلام: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری کے شاگرد جو کہ فلسطین میں رہتے تھے۔ یہ پیغمبر متعدد بار قتل کیے گئے لیکن قدرتِ الٰہی ہر بار اُن کو زندہ کر دیتی۔

جزو لاینفک: وہ حصہ جو علیحدہ نہ ہو سکے۔ اٹوٹ انگ۔

جسم مثالی: اہل شروع اور اہل تصوف متعدد عالم کو موجود مانتے ہیں۔ جن میں سے ایک عالمِ شہود ہے۔ وہ یہی عالم ہے کہ جس میں ہم سب اس زندگی کے ساتھ موجود ہیں۔ یہاں تمام اجسام سادہ اور عنصر سے بنے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک عالمِ مثال ہے جس میں ہر وہ مخلوق جو عالمِ شہود میں ہے اُس عالم میں ہے۔ اس عالم میں بھی ہے۔ لیکن اُس عالم میں مادہ اور عناصر کا وجود نہیں ہے۔ وہ موجود جسم کو عنصری نہیں بلکہ جسم مثالی کہتے ہیں۔

جُست: چھلانگ۔ پھاند

جست: ایک دھات کا نام

جسد عنصری: مادی جسم

جسمانی علائق: جسمانی تعلقات۔ جسمانی بکھیڑے

جسمانی عوارض: جسم کا دکھ۔ بیماریاں

جمادات: بے جان چیزیں جیسے دھات۔ پتھر۔ معدنی اشیاء

جذب: کشش۔ چوسنا

جنس: پیداوار۔ اسباب۔ صنف۔ نسل

جوحی: ایک فرضی شخصیت جس کی طرف فارسی ادب میں بہت سے پُر مذاق قصے منسوب ہیں جیسے کہ اُردو ادب میں مُلّا دو پیازہ یا شیخ چلی۔

جور و جفا: ظلم و زیادتی

جوع البقر: وہ انسان جس میں انسان کھاتا رہتا ہے اور اُس کا دل نہیں بھرتا۔

جولاہا: کپڑا بُننے والا

جوہر: قیمتی پتھر۔ خلاصہ۔ لب لباب۔ اصل حقیقت

جولانی: گھوڑے کی دوڑ۔ طبیعت کی روانی۔ رفتار کی تیزی۔ پھرتی

جہات: سمتیں۔ طرفین۔ جہت کی جمع

جہادِ اصغر: کافروں سے جہاد۔

جہادِ اکبر: نفس سے جہاد

جوی آب: جنت میں پانی کی نہر

جوی انگبین: جنت میں شہد کی نہر

جوی شیر: جنت میں دودھ کی نہر

جوی یابو: جنت میں شراب کی نہر

جویا/ جویاں: ڈھونڈنے والا/ تلاش کرنے والا

جیحوں: ترکستان کا ایک مشہور دریا جو جھیل ارال میں گرتا ہے۔

چوں عمرؓ از عقل آمد سوئے جاں
عمرؓ جب عقل سے رُوح کی طرف آئے

بوالحکم بوجہل شد در بحثِ آں
اُن کی بحث میں، بوالحکم، ابوجہل بن گیا

(چ)

چار میخ: سزا کا ایک طریقہ جس میں مجرم کے چاروں ہاتھ پاؤں کیلوں سے باندھ دیے جاتے ہیں۔

چاشت: پہر دن چڑھے کا وقت۔ صبح کا کھانا۔ حاضری۔ ایک نفلی نماز جو پہر دن چڑھے پڑھتے ہیں۔

چاہِ بابل: شہر بابل کا ایک کنواں۔ جس کی بابت کہتے ہیں کہ ہاروت و ماروت دونوں فرشتے وہاں قید ہیں۔

چرب زبان: چکنی چپڑی باتیں کرنے والا۔ خوشامدی

چغد: الو کی ایک چھوٹی قسم

چقماق: ایک پتھر جس میں سے آگ نکلتی ہے۔

چگونگی: کیفیت۔ اصلیت۔ خاصیت

چلبی: شریف مہذب اور خوش خلق۔

چُندھا: وہ شخص جس کی آنکھیں روشنی کی تاب نہ لاسکیں۔

چھاچھ: دہی بلو کر مکھن نکالنے کے بعد باقی رہ جانے والی لسی۔

(ح)

حال: وجد۔ بیخودی۔ موجودہ زمانہ۔

حاتم طائی: قبیلہ بنو طے کے مشہور سخی سردار جو رسول کریمؐ کی نبوت سے قبل وفات پا گئے۔ اُن کے صاحبزادے عدی بن حاتمؓ مسلمان ہوئے تھے۔

حادث: قدیم کی ضد۔ نئی چیز جو پہلے نہ ہو۔ فانی

حاذق: ماہر

حُبِّ جاہ: منصب و رتبہ کی محبت

حجاج بن یوسف ثقفی: خلیفہ عبدالملک مروانی کے دور کا عراق کا مشہور ظالم گورنر

حجت: دلیل۔ بحث۔ تکرار

حدیقۃ الحقیقت: تصوف کے موضوع پر پہلی منظوم کتاب جو کہ حکیم سنائیؒ کی فارسی شاعری کا شاہکار۔ اس کو تصوف کے موضوع پر فارسی شاعری کی پہلی کتاب ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ مولانا رومؒ، حکیم سنائیؒ اور حدیقۃ الحقیقت کو بہت عزت اور قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

حُسن: خوبصورتی

حُر: آزاد۔ جو کسی کا غلام نہ ہو۔ جمع احرار

حرم سرا: زنانخانہ۔ بیگموں اور حرموں (لونڈی، کنیز) کے رہنے کی جگہ

حریم: گھر کی چاردیواری۔ خانہ کعبہ کی بیرونی دیوار۔ مکان۔ گھر

حریر: ریشمی کپڑا

حسنِ ازلی: ہمیشہ سے حسین

حسنات: نیکیاں۔ بھلائیاں

حقانیت: خدا کی طرف منسوب ہونا۔ سچائی۔ صداقت

حق بین: سچی بات پر نظر رکھنے والا

حق پرست: سچا آدمی۔ حق بات کرنے والا

حق الیقین: تصوف کی اصطلاح۔ اللہ کو دل کی آنکھ سے دیکھنا۔

من بجُست برنیایم با بلیس
میں دلیل کے ذریعے شیطان سے نہیں جیت سکتا

کو ست فتنہ ہر شریف و ہر خسیس
کیونکہ وہ ہر شریف و ذلیل کے لئے فتنہ ہے

اللہ پر پورا یقین۔

حلقوم: گلا، نرخرہ، سینے اور گلے کے بیچ کا گڑھا

حلم: بردباری، برداشت، نرمی

حلیمہ سعدیہؓ: قبیلہ بنو سعد کی خوش نصیب خاتون، جن کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے رسولِ کریمؐ کو دودھ پلایا اور چھ سال تک آپؐ کی دیکھ بھال کی۔ لہٰذا یہ آپؐ کی رضاعی ماں ہیں۔

حیلہ باز: مکاری۔ فریبی۔ دغابازی

حیف: افسوس

حیرت: دیکھیے۔ تحیُّر

حواسِ خمسہ: پانچ ظاہری حسّیں، دیکھنے، سُننے، سونگھنے، چکھنے اور محسوس کرنے کی حسّیں

حوادث: تکلیفیں۔ مصیبتیں۔ حادثہ کی جمع

(خ)

خار پُشت: اس کو اُردو میں سیہ کہتے ہیں۔

خارج: کافر۔ مرتد۔ علیحدہ

خازن: خزانچی

خُتن: ترکستان کا ایک علاقہ جہاں کا مشک مشہور ہے۔

خر: گدھا

خراسان: موجودہ ایران کا صوبہ۔ جس میں مشہد شریف کا شہر بھی ہے۔ قدیم وقتوں میں خراسان ایران کے مشرق اور افغانستان کے مغرب میں ایک ملک تھا۔ جس میں ہرات، مشہد اور بلخ مشہور شہر تھے۔

خرمن: کھلیان۔ غلے کا وہ ڈھیر جس میں سے بھوسا الگ نہ کیا گیا ہو۔

خریف: موسم خزاں

خود بین: مغرور۔ متکبر۔ خود پسند

خدیو: خداوند، آقا، مصر کے بادشاہوں کا لقب

خس: سوکھی گھاس، ایک خاص قسم کی خوشبودار گھاس

خشت: اینٹ

خصیے: بیضے، ٹٹے

خضرؑ: ایک پیغمبر جن کی نسبت مشہور ہے کہ انہوں نے آبِ حیات پیا ہے اور وہ قیامت تک ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ کچھ اہلِ علم کے نزدیک آپ ولی اللہ ہیں۔ اُن کو اس وجہ سے خضر کہا جاتا ہے کہ اُن کی کرامت یہ ہے کہ جہاں بیٹھ جاتے ہیں۔ وہاں سبزہ اگ آتا ہے۔

خفی: پوشیدہ۔ چھپا ہوا

خفتہ: سویا ہوا۔ خوابیدہ

خلّاق: بہت زیادہ پیدا کرنے والا۔ اللہ کا صفاتی نام

خِلعت: وہ پوشاک جو بادشاہ یا امراء کی طرف سے بطور عزت افزائی ملے۔ تحفہ۔ عطیہ تحسین

خَم: ٹیڑھ۔ جھکاؤ

خُم: شراب کا مٹکا یا پیالہ

خناق: ایک مرض جس میں گلے اور حلق پر ورم آ جاتا ہے اور سانس

آدمے کو عَلَّمَ الْاَسْمَاء بگ ست
حضرت آدمؑ جو کہ عَلَّمَ الْاَسْمَاء کے مالک ہیں

درتگِ چوں برق ایں سگِ بے تگ ست
وہ بھی اِس کُتّے کے آگے ہار گئے

بند ہو جانے کی وجہ سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

خُو: عادت

خواجہ تاش: ایک آقا کے دو غلام ہوں تو ہر ایک دوسرے کا خواجہ تاش کہلائے گا۔

خوان: دسترخوان۔ تھال۔ طشت

خوش اِلحان: اچھی آواز والا۔ سُریلا

خوگر: عادت، خصلت، رسم و رواج

خیبر: مدینہ منورہ کے نزدیک مشہور قلعہ جسے حضرت علیؓ نے یہودیوں سے فتح کیا تھا۔

خیر الخلائق: مخلوقات میں سے سب سے بہتر۔ مراد رسولِ کریمؐ

(د)

داد و دہش: فیاضی

دار العمل: عمل کی جگہ۔ مراد دنیا

داؤدؑ: عبرانی لفظ ہے۔ معنی محبوب اور عزیز کے ہیں۔ ایک پیغمبر کا نام جو کہ حضرت سلیمانؑ کے والد تھے۔ آسمانی کتاب زبور حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی۔

داعیہ۔ داعی: دعوت دینے والا۔ دعا کرنے والا

دامِ فریب: فریب کا جال یا پھندا

دبّاغ: کچا چمڑا رنگنے والا

دُبُر: پیٹھ۔ پیچھا۔ پشت۔ کسی چیز کا پچھلا حصہ۔ مقعد

دَبُور: پچھوا ہوا۔ بادِ صبا۔ بادِ نسیم

دجلہ: ایشیائی روم کے مشہور دریا کا نام جو بغداد کے نیچے بہتا ہے

دُخترانِ نعش یا بنات النعش: بنات تین ستارے ہیں اور نعش چار ستاروں کا مجموعہ ہے۔ بنات النعش اُن سات ستاروں کے مجموعے کو کہتے ہیں جو چارپائی کی صورت میں نظر آئے۔

دُر: موتی

درد زہ: بچہ پیدا ہونے کا درد

دُرِ یکتا: اکیلا موتی۔ نایاب موتی

درگاہ: آستانہ، خانقاہ، دربارِ شاہی

درماں: علاج

دفینہ: دفن کیا ہوا مال، گڑا ہوا خزانہ

دقیانوسی: پرانا۔ قدیمی۔ فرسودہ

دَمڑی: چھدام۔ پیسے کا چوتھا حصہ

دمِ عیسیٰؑ: حضرت عیسیٰؑ نے گارے سے چمگادڑ کی شکل کا ایک پرندہ بنایا اور اُس پر دم کیا تو وہ اُڑنے لگا۔

دنیوی علائق: دنیاوی بکھیڑے۔ دنیاوی تعلقات

دوئی: دو سمجھنا

دہریہ: وہ فرقہ جو اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتا اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ نظامِ کائنات خود بخود چل رہا ہے اور بغیر کسی متصرف کے اسی طرح قدیم سے چلا آ رہا ہے چونکہ یہ دہر اور زمانے کو متصرف مانتا ہے اس لیے ان کو دہریہ کہا جاتا ہے۔

دیت: خون بہا۔ جرمانہ

دیدنی: دیکھنے کے قابل۔ دیکھا ہوا

دیدہ ور: ہوش مند، صاحب نظر

دیوث: بے حیا مرد، بیوی کی بدکاری سے جانتے بوجھتے ہوئے چشم پوشی کرنے والا بھڑوا، وہ شخص جو دوسروں کی بیوی سے فسق کرتا ہے۔

ڈوم: مغنی۔ میراثی۔ قوال

ڈینگیں: شیخی۔ لاف زنی۔ تعلیٰ

(ذ)

ذکاوت: ذہن کی تیزی۔ ذہانت

ذریت: تخم۔ اولاد۔ نسل

ذی حس: جاندار۔ احساس رکھنے والا

(ر)

راحت رسانی: آرام پہنچانا

راست رُو: سیدھا چلنے والا۔ ایماندار

راضی برضا: اللہ کے حکم پر راضی

راندۂ درگاہ: درگاہِ الٰہی یا دربار بادشاہی سے نکالا ہوا۔

راہ رو: مسافر۔ راہ گیر

رَباب: ایک قسم کی سارنگی

رُباط: سرائے

ربیع: موسم بہار

رزم و بزم: میدانِ جنگ اور محفل، برائی اور عیش و عشرت کی جگہ

رذیلہ: کمینگی۔ اوچھاپن

رعشہ: لرزہ ایک بیماری جس میں ہاتھ پاؤں خود بخود ہلتے ہیں

رِفعت: بلندی۔ ترقی۔ عزت۔ بزرگی

رموز: رمز کی جمع۔ اشارہ۔ راز۔ بھید

رنجور: رنج و غم۔ بیمار۔ افسردہ

رنڈی: رقاصہ۔ بازاری عورت

روزن: سوراخ۔ روشندان۔ شگاف

روئے سخن: بات کا رُخ۔ خطاب

روش: طور طریقہ

رے: عراق کا ایک مشہور شہر، علامہ فخر الدین اسی کی نسبت سے رازی کہلاتے تھے۔

رہٹ: وہ چرخ جس کے ذریعے کنویں سے پانی نکالتے ہیں۔

(ز)

زار و زار: دبلا پتلا۔ کمزور۔ ناتواں۔ لاغر

زاغ: کوا۔ کاگ۔ کمان کے گوشے کی نوک۔ موسیقی کے ایک راگ کا نام

زبور: الہامی کتاب جو کہ حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی۔

زعم: گمان۔ ظن۔ غرور

زکا: بڑھنا۔ زیادہ ہونا۔ امیر۔ فوراً ادا کرنے والا

زُمرے: جماعت، ہمراہی فوج

زمہریر: نہایت سردی۔ دوزخ کا وہ حصہ جس میں سردی کا عذاب دیا جائے گا۔

گر تو خواہی ایں شقاوت کم شود
اگر تُو چاہتا ہے کہ تیری یہ بدبختی کم ہو جائے

جُہد کُن تا از تو حکمت کم شود
کوشش کر کہ تیری دانائی کم ہو جائے

زُنّار: صلیب کا دھاگہ جو عیسائی اپنے گلے میں لٹکاتے ہیں۔

زنجبیل: سونٹھ۔ بہشت کی ایک نہر کا نام

زنگی: حبشی' ملکِ زنجبار کا رہنے والا

زیرِ نگیں: ماتحت۔ حکومت میں۔ تصرف میں

زیر و بم: نیچا اور اونچا سُر۔ طبلے یا نقارے کا دایاں بایاں رُخ' زیر کا مطلب ہلکا سُر اور بم کا مطلب بھاری سُر۔

(س)

سار بان: اونٹ والے

سالک: راہ چلنے والا۔ تصوف کی اصطلاح میں قربِ الٰہی کا متمنی

سامری: ایک یہودی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں چاندی سونے کا ایک بچھڑا بنا کر بنی اسرائیل سے اُس کی پرستش کروائی۔

سبا: یمن کا قدیم نام جس کی حکمران ملکہ بلقیس تھی اور بعد از قبول ایمان' حضرت سلیمانؑ کے نکاح میں آئیں۔

سببیّت: یہ اصول کہ ہر شے کا کوئی سبب یا علت ہوتی ہے۔

سِبطی: بنی اسرائیل کا فرد' حضرت یعقوبؑ کی اولاد' حضرت موسیٰؑ کی قوم کا فرد

سبک روی: تیز چال

ستار: پردہ پوش۔ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام

سجین: دوزخ کی ایک گھاٹی

سحر: جادو۔ سحر کا تعلق محض ساحر کی توجہ اور تصرف سے ہے۔ لہٰذا جادوگر کی غفلت کے وقت سحر کا کوئی اثر نہیں رہتا

سِدرہ: بیری کا درخت

سدرۃ المنتہیٰ: بیری کا وہ درخت جو ساتویں آسمان پر ہے۔ جو حضرت جبرائیل کی پرواز اور مخلوق کے علم کی انتہا ہے

سِرّ: باطن' ذاتی رائے

سَراب: ریتلی زمین کی وہ چمک جس پر چاند سورج کی چمک سے پانی کا دھوکا ہوتا ہے۔ دھوکا ہی دھوکا

سربمُہر: بند کر کے مہر لگایا ہوا۔ جسے سیل کر دیا گیا ہو۔

سربستہ: چھپا ہوا۔ پوشیدہ

سرشت: خُو۔ خصلت۔ عادت۔ مزاج

سرمدی عشق: غیر فانی عشق' دائمی عشق' خدائی یا حقیقی عشق

سرگراں: خفا۔ ناراض۔ برہم۔ جو نشے کے خمار میں ہو

سُرعت: جلدی۔ تیزی۔ پھرتی

سعادت: اقبال مندی۔ خوش نصیبی

سَعد: مبارک۔ نیک۔ چاند کی بائیسویں منزل

سَعدیؒ: شیخ شرف الدین مصلح سعدی شیرازیؒ: نام شرف الدین' لقب مصلح اور تخلص سعدیؔ شیراز (ایران) اُن کا وطن تھا۔ شیراز صدیوں ایران کا پایہ تخت اور علوم و فنون کا مرکز رہ چکا ہے۔ پیدائش تقریباً 491ھ میں اور وفات 589ھ میں ہوئی۔ اس طرح شیخ نے ایک سو سال سے زیادہ عمر پائی۔ تخلص سعدی کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ شیخ کے والدِ محترم عبداللہ شیرازی' بادشاہ اتابک سعد زنگی کے

حکمتے کز طبع زاید وز خیال
وہ دانائی جو خیال یا طبیعت سے پیدا ہو

حکمتے بے فیضِ نورِ ذوالجلال
وہ دانائی اللہ کے نُور سے بے فیض ہے

ملازم تھے اور شیخ نے اسی بادشاہ کے عہد میں شاعری شروع کی اس لیے اُن کے نام کی نسبت سے اپنا تخلص سعدی قرار دیا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم شیراز میں حاصل کرنے کے بعد علم و علماء کے مرکز بغداد کے شہرہ آفاق دارالعلوم نظامیہ میں داخلہ لیا۔ آپ اپنے وقت کے نہایت جلیل القدر اُستاد علامہ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی کے شاگرد خاص تھے۔ آپ کی جادو بیانی اور فصاحت و بلاغت کا شہرہ آپ کی زندگی ہی میں چہار سو پھیل چکا تھا۔ طریقت میں آپ شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ سے فیض یافتہ ہیں۔

سُعید: نیک۔ بھلا۔ مبارک۔ خوش نصیب

سِفلی: پستی کا۔ نچلے درجے کا' وہ منتر' جادو یا عمل جس میں خبیث ارواح سے مدد لی جاتی ہے۔

سقا: پانی لانے یا پلانے والا۔ ماشکی

سُقوط: گر پڑنا۔ جنگ ہارنا' خطا کرنا۔ کسی حرف کا وزن شعر کے خلاف ہونا۔

سُکر: خمار۔ نشہ۔ بے ہوشی۔ وہ کیفیت جس میں سالک کے لیے ظاہری و باطنی احکام میں فرق اُٹھ جائے۔

سکورا: مٹی کا پیالہ

سکندر ذوالقرنین: ایک خدا پرست اور برگزیدہ بادشاہ' جس کا قصہ قرآن پاک میں مذکور ہے۔ آب حیات کی جستجو اور اُس سے محرومی کا قصہ بھی اسی کی طرف منسوب ہے۔ یہ سکندر اعظم جس کو سکندر رومی (یونانی) بھی کہتے ہیں کے علاوہ شخصیت ہے۔ سکندر رومی شاہِ یونان تھا۔ جس نے دارا شاہ ایران کو شکست دی تھی۔ یہ سکندر ذوالقرنین سے صدیوں بعد گزرا ہے۔

سلسبیل: بہشت کی ایک نہر۔ خوشگوار چیز۔

سماک: انتہائی بلندی پر دو ستارے ہیں۔ ایک کو سماکِ اعزل اور دوسرے کو سماکِ رامح کہتے ہیں۔

سمک: قدیم عقیدے کے مطابق وہ مچھلی جس پر زمین ٹکی ہوئی ہے۔ یعنی زمین کا سب سے نچلا طبقہ

سمن: چنبیلی کا پھول۔ یاسمین کا مخفف

سمور: لومڑی کی قسم کا ایک جانور جس کی کھال سُرخی مائل بسیاہی ہوتی ہے۔ اُس کے بال بہت نرم ہوتے ہیں اور اُس سے عمدہ و قیمتی لباس بنتے ہیں۔

سنائیؒ: حکیم ابوالمجید مجدود بن آدم سنائی غزنویؒ فارسی کے عظیم شاعر تھے۔ 1100ء سے 1200ء کے درمیان افغانستان کے شہر غزنی میں رہتے تھے۔ بہرام شاہ بادشاہ کے دربار سے وابستہ تھے۔ اُسی عرصہ میں تصوف سے وابستگی کی وجہ سے دربار سے علیحدگی اختیار کرلی۔ اُن کی شاعری نے بعد میں آنے والے فارسی شعراء اور فارسی ادب پر گہرا اثر ڈالا۔ وہ فارسی زبان کے پہلے شاعر خیال کیے جاتے ہیں۔ جنہوں نے قصیدہ' مثنوی اور غزل کی اصناف کو اپنے فلسفیانہ مسائل تصوف کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔

سنگِ خارا: ایک قسم کا نیلگوں پتھر

سنگریزے: کنکر۔ روڑی۔ بجری

حکمتے کز طبع زاید وز خیال
وہ دانائی جو خیال یا طبیعت سے پیدا ہو

حکمتے بے فیض نورِ ذوالجلال
وہ دانائی اللہ کے نُور سے بے فیض ہے

سنگسار: پتھر مار مار کر ہلاک کر ڈالنا۔ شرع اسلامی میں زانی اور اغلامی کی ایک سزا

سُورن: سونا' طلا

سوز: درد۔ مرثیہ خوانی کی ایک طرز۔ جلن

سوزش: جلن۔ کھولن۔ درد۔ تکلیف

سوختہ: جلا ہوا' مصیبت زدہ' افسردہ

سوفسطائیہ: توہم پرست فلاسفہ کے ایک گروہ کا پیرو۔ یہ فلاسفہ اشیاء کی حقیقت کے منکر ہیں

سیّات: برائیاں۔ بدیاں

سیمرغ: ایک بڑا خیالی پرندہ جس کا وطن کوہ قاف بتایا جاتا ہے

(ش)

شافعیؒ (امام شافعیؒ): بہت بڑے مجتہد اور امام اور چاروں اماموں میں سے ایک' اصل نام محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع تھا۔ ۵۴ سال کی عمر پا کر ۲۰۴ھ میں وصال پایا۔

شاق: دوبھر۔ مشکل۔ دستور۔ ناگوار

شاہنامہ فردوسی: یہ فردوسی کا فارسی شاعری کا شاہکار ہے۔ لغوی معنی بادشاہوں کی کتاب کے ہیں۔ اس میں فردوسی نے ایران کے قدیم بادشاہوں کے حالات و واقعات بیان کئے ہیں اس ضخیم کتاب کو فردوسی نے (30) تیس سال کے عرصہ میں مکمل کیا اور اس کے اشعار کی تعداد تقریباً (50,000) پچاس ہزار ہے۔

شائبہ: آمیزش۔ شک۔ احتمال

شبکوک: وہ فقیر جو درخت پر بیٹھ کر رات کو بھیک مانگے تا کہ اُس کو کوئی دیکھ نہ سکے

شُتر: اونٹ

شُجاع: بہادر۔ دلیر۔ جری

شرح: تفسیر۔ کھول کر بیان کرنا۔ نرخ۔ بھاؤ

شرف: بزرگی۔ بلندی۔ ترجیح۔ فوقیت۔ کسی سیارے کا اپنے اصلی برج میں واپس آنا

شَش جہات: چھ اطراف مشرق' مغرب' شمال' جنوب اوپر نیچے' تمام عالم۔ پوری کائنات

شفق: سرخی جو طلوع آفتاب سے پیشتر صبح کو اور غروب آفتاب کے بعد نمودار ہوتی ہے۔

شفیع: سفارش کرنے والا' رسول کریمؐ کے ۹۹ ناموں میں سے ایک مبارک نام

شقاوت: بدبختی۔ بدنصیبی۔ سنگدلی

شق القمر: حضورؐ کا کفار کے طلب کرنے پر چاند کے دو ٹکڑے کر دینے کا معجزہ

شقِ صدر: رسول کریمؐ کے سینہ مبارک کو چاک کیا جانا' پہلی مرتبہ ایسا آپؐ کے بچپن میں ہوا۔ دوسری مرتبہ آپ کی عمر مبارک دس برس تھی۔ تیسری مرتبہ آپؐ کی بعثت کے وقت بعمر ۴۰ سال اور چوتھی مرتبہ واقعہ معراج کے وقت ایسا پیش آیا

شقی: سنگدل و بدبخت

حکمتِ دُنیا فزاید ظن و شک
دُنیاوی حکمت و دانائی ظن اور شک بڑھاتی ہے

حکمتِ دینی بَرد فوقِ فلک
دین کی سمجھ آسمان پر لے جاتی ہے

شکست وریخت: ٹوٹ پھوٹ۔ نقصان
شنیدنی: سننے کے قابل، قابلِ سماعت
شور زمین: وہ زمین جس میں نمک یا شورہ ہو۔ نا قابلِ استعمال زمین
شورش: فتنہ۔ فساد۔ ہنگامہ۔ بلوہ
شہاب: ٹوٹنے والا ستارہ
شہسوار: گھوڑے کی سواری کا ماہر۔ اپنے شعبے کا ماہر
شہوت: خواہش۔ آرزو۔ حصول لذت۔ خواہش جماع۔ جنسی خواہش
شیطنت: سرکشی، تکبر

(ص)

صاحب: دوست۔ ساتھی۔ خدا۔ مالک۔ خاوند۔ کلمہ تعظیم
صاحبقراں: وہ خوش نصیب جس کی ولادت یا نطفہ کے استقرار کے وقت زحل اور مشتری ایک ہی برج میں ہوں
صالح: نیک پارسا۔ پرہیزگار۔ ایک پیغمبر جو اللہ کی طرف سے قومِ ثمود میں بھیجے گئے۔
صلاح الدین زرکوبؒ: حضرت شمس تبریزؒ کی جدائی کے بعد مولانا رومؒ نو برس تک حضرت صلاح الدین زرکوبؒ کی صحبت میں رہے۔ اُن کا وصال ۶۶۲ھ میں ہوا۔ وہ مولانا رومؒ کے اُستاد حضرت سیدنا برہان الدین محققؒ سے بیعت تھے۔ اُنہوں نے مولانا رومؒ کی صحبت میں اپنا سب کچھ لٹا دیا۔ صاحب حال بزرگ تھے۔

صبوح: صبح کی شراب
صبیح: حسین
صانع: کاریگر۔ بنانے والا۔ پیدا کرنے والا
صبح صادق: نور کا تڑکا۔ پو پھٹنا
صبح کاذب: صبح کی روشنی جس کے بعد پھر اندھیرا ہو جاتا ہے۔
صَبُور: گناہگاروں پر نرمی کرنے والا۔ اللہ کا صفاتی نام۔ صبر
صَحو: ہوشیاری۔ بیداری۔ وہ حالت جس میں ظاہر اور باطنی احکام میں فرق باقی رہتا ہے
صدر: میر مجلس، سربراہِ مملکت، سینہ، سردار
صدقہ جاریہ: ایسی خیرات جس سے لوگوں کو ہمیشہ فائدہ پہنچتا ہے۔
صدور: صادر ہونا۔ اجراء
صریح نص: صاف حکم یعنی بغیر کسی شک وشبے سے
صفا: پاک۔ پاکیزہ۔ مجلا۔ ہموار۔ مکہ شریف کی ایک پہاڑی جہاں دوڑنا ارکانِ حج میں شامل ہے۔
صفراوی مزاج: بلغمی مزاج والا۔ تلخ مزاج
صنائع: کاریگری۔ ہنرمندی
صور: بگل، نفیری
صورت گر: مصور۔ نقاش
صلح حدیبیہ: ۶ھ میں رسول کریمؐ نے مکہ معظمہ سے ۶ میل کے فاصلہ پر حدیبیہ کے مقام پر اپنے چودہ سو صحابہؓ کی موجودگی میں کفار

پائے استدلالیاں چوبیں بُوَد
(عقلی، دلائل والوں کا پیر لکڑی کا ہوتا ہے
پائے چوبیں سخت بے تمکیں بُوَد
(اور) لکڑی کا پیر بہت کمزور ہوتا ہے

مکہ سے صلح کا ایک دس سالہ معاہدہ کیا۔ اس کو قرآن نے فتح مبین سے تعبیر کیا ہے۔ مسلمان عمرہ کی نیت سے گئے تھے لیکن کفار مکہ نے اُن کو مکہ معظمہ میں داخل نہ ہونے دیا۔

صَیقل: صفائی۔ آب۔ چمک۔ جلا

(ط)

طاقچہ: چھوٹا طاق۔ محراب۔ محراب دار ڈاٹ جو کہ دیوار میں بناتے ہیں۔

طالوت: یہ بنی اسرائیل کا ایک نیک بادشاہ تھا۔ اُس کی بادشاہت کے دوران اس کو ایک سخت قوی دشمن جالوت سے جنگ کرنا پڑی۔ حضرت داؤدؑ کا بچپن تھا اور وہ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ حضرت شمویلؑ نے طالوت کو بشارت دی کہ جالوت کی موت حضرت داؤدؑ کے ہاتھوں ہوگی۔ طالوت نے حضرت داؤدؑ کو فوج میں شامل کرلیا۔ دورانِ سفر چند پتھروں نے حضرت داؤدؑ سے کہا کہ ہم کو ساتھ لے لو۔ جالوت ہماری ضرب سے مرے گا۔ جب طالوت سے مقابلہ ہوا تو حضرت داؤدؑ نے وہی پتھر اُس کو مارے۔ جس سے جالوت ہلاک ہوگیا۔

طمطراق: شان وشوکت

طوبیٰ: جنت کا ایک درخت جس کی شاخیں ہر جنتی کے گھر میں ہوں گی۔ جس سے وہ خوشبودار پھل حاصل کریں گے۔

طور (کوہ طور): مشہور پہاڑ جو عرب کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ اسی پہاڑ پر حضرت موسیٰؑ اللہ تعالیٰ سے ہمکنار ہوئے اور بنی اسرائیل کے لئے ہدایت لائے۔

طومار: لمبی چوڑی تحریر

طوق: گلوبند۔ گلے کا ایک زیور۔ حلقہ

طول: لمبائی

طی الارض: زمین کا لپٹ جانا' اولیاء اللہ کے لیے بسا اوقات زمین لپیٹ دی جاتی ہے اور وہ مہینوں کا سفر سیکنڈوں میں طے کرلیتے ہیں۔

طائرانِ قدس: پاک جان کا پرندہ۔ مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام

(ظ)

ظرف: دانائی۔ زیرکی۔ برتن۔ حوصلہ

ظنی علوم: قیاسی علوم

ظریف: خوش طبع

(ع)

عاشورہ: محرم کی دسویں تاریخ

عاد: وہ عدد جو ایک معلوم عدد کو پورا تقسیم کردے۔ ایک قوم جس کے پیغمبر حضرت ہودؑ تھے۔

عالمِ ارواح: روحوں کا جہاں

عالمِ بالا: آسمان۔ عرش۔ بہشت کے عالی درجہ لوگوں کے رہنے کی جگہ

عالمِ سفلی: دنیا۔ زمین

عالمِ شہود: وہ عالم جس میں سب کچھ نظر آئے۔ تصوف کی اصطلاح

پائے استدلالیاں چوبیں بود
(عقلی، دلائل والوں کا پَیر لکڑی کا ہوتا ہے)

پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود
(اور) لکڑی کا پَیر بہت کمزور ہوتا ہے

میں وہ حالت جس میں ہر چیز کے اندر خدا کا وجود نظر آئے۔

عالمِ صغیر: دنیا۔

عالمِ کبیر: آدمی کا جسم (اصطلاح تصوف میں)

عالمِ کون وفساد: دنیا

عالمِ خلق: یہ دنیا کہلاتی ہے جہاں اشیاء اپنے سارے مقدار کے ساتھ موجود ہیں۔

عالمِ مثال: وہ عالم ہے جو عالمِ خلق سے بالا ہے۔ وہاں اشیاء میں مقدار تو ہے مادہ نہیں ہے۔

عالمِ اَمر یا عالمِ رُوح: وہ عالم ہے جو عالمِ مثال سے بھی بالا ہے۔ وہاں اشیاء بغیر مادہ اور مقدار کے موجود ہیں۔

عالمِ ناسوت: فانی دنیا

عَبث: بے فائدہ۔ بلا وجہ۔ ناحق

عدن: بہشت جس میں آدم علیہ السلام کو رکھا گیا۔

عدیم المثال: بے مثل۔ بے نظیر۔

عُذر: بہانہ۔ حیلہ

عُریاں: ننگا۔ بے پرواہ۔ برہنہ

عُزّیٰ: ایک بت۔ عرب کا ایک درخت جسے کافر بتوں کی طرح پوجتے تھے۔

عُشر: شرعی اعتبار سے زمین کی پیداوار کا دسواں حصہ خیرات کرنا

عشقِ حقیقی: خداتعالیٰ کا عشق۔ محبت الٰہی

عطار: عطر فروش

عطارؒ: حضرت خواجہ فریدالدین عطارؒ 513ھ میں نیشاپور کے ایک صوبے میں پیدا ہوئے۔ فریدالدین لقب ہے۔ ابو حامد اور ابو طالب کنیت ہے۔ پورا نام محمد بن ابوبکر بن اسحاق ہے چونکہ آبائی پیشہ عطاری تھا۔ اس لیے تخلص کے طور پر عطار لکھتے تھے۔ وہ صرف ایک ادیب اور شاعر کی حیثیت سے ہی نہیں بلکہ علم تصوف اور علم اخلاق کے ایسے نامور اُستاد مانے گئے کہ جن کے اقوالِ زریں پر آج بھی اقوام عالم سر دھن رہی ہیں۔ انہوں نے تصوف کے گہرے اور نازک مسائل کو اس قدر بے تکلفی روانی اور سادگی سے ادا کیا ہے کہ نثر میں بھی اس سے زیادہ آسان ادائیگی ممکن نہ ہوئی۔ اسرار نامہ، الٰہی نامہ، مصیبت نامہ، شاہنامہ، پند نامہ، منطق الطیر اور تذکرۃ الاولیاء اُن کی مشہور کتابیں ہیں۔ مولانا رومؒ اُن کی عظمت و کمال کے انتہائی معترف تھے۔ اور فرماتے تھے: ''ما از پس سنائی و عطار آمدیم''

شیخ عطارؒ حضرت سیدنا مجدالدین بغدادیؒ کے مرید تھے اور شیخ مجدالدین بغدادیؒ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔ حضرت شیخ عطارؒ نے 625ھ بعمر 114 سال میں شہادت پائی۔ آپ کا مزار اقدس نیشاپور میں ہے۔

عِفت: پرہیزگاری۔ عصمت۔ پاکدامنی

عُقدہ کشائی: گرہ کھولنا۔ مشکل آسان کرنا۔ مسئلہ حل کرنا۔

عقلِ معاش: وہ عقل جو دنیاوی اُمور میں تیز اور آخرت سے نابلد ہو۔ اس کو عقلِ جزوی اور عقلِ ناقص بھی کہا جاتا ہے۔

عقلِ معاد: وہ عقل جو دینی اور اُخروی معاملات میں تیز ہو۔ اس کو عقلِ کل اور عقلِ کامل بھی کہتے ہیں۔

عِلت: بیماری۔ وجہ۔ عادتِ بد۔ نقص۔ الزام

علمِ احکام: وہ علم جو قانونِ کلی کی صورت میں انبیاء اور مرسلین کو دیا جاتا ہے

علم الیقین: کسی چیز کی کیفیت اور ماہیت سے پوری پوری آگاہی۔

علمِ لدنی: وہ علم جو کسی کو خدا کی طرف سے براہِ راست یعنی بغیر استاد کے حاصل ہو۔

علو: بلندی، برتری، رفعت

عَلوی: وہ شخص جو حضرت علیؓ کی نسل سے ہو مگر حضرت بی بی فاطمہؓ کے بطن سے نہ ہو۔

عِلوِی: فرشتہ۔ آسمانی ستارہ۔ اعلیٰ درجہ کا

عُلوِیّت: بلندی۔ رفعت

علیّین: بہشت کا نام۔ آٹھواں آسمان۔

علائق: بکھیڑے۔ تعلقات

عمرِ جاوداں: ہمیشہ کی زندگی

عندلیب: بلبل

عِند اللہ: اللہ کے نزدیک

عنبر: ایک خوشبودار چیز جو کہ سمندر میں ہوتی ہے۔

عنقا: سیمرغ۔ ایک فرضی پرندہ۔ نایاب چیز

عوارض: مرض۔ دکھ۔ بیماریاں

عہد و پیمان: قسما قسمی۔ اقرار۔ مدار۔ قول و قرار

عہدِ الست: ازل میں حضرت آدم علیہ السلام کی ذریت سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا: اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں" تو سب نے جواب میں کہا تھا: بَلٰی "کیوں نہیں"۔

عیب گیری: عیب ڈھونڈنا۔ حرف گیری۔ نکتہ

عینیت: اصل ذات یا اصل حقیقت

عین الیقین: کسی چیز کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر یقین کرنا۔

(غ)

غنائیت: نغمے کی کیفیت۔ موسیقیت

غنچہ: کلی، شگوفہ

(ف)

فاعل: کام کرنے والا

فاعلِ حقیقی: خدائے تعالیٰ

فرات: میٹھا اور ٹھنڈا پانی۔ عراق کا مشہور میٹھے پانی کا دریا جو کوفہ کے قریب بہتا ہے۔

فراق: جدائی۔ ہجر۔ علیحدگی۔

فربہی: موٹائی۔ تناوری۔ جسم کی تناوری

فردوسی، حکیم ابوالقاسم فردوسی طوسی: فارسی زبان کے عظیم شاعر تھے۔ 940ء میں پیدائش ہوئی اور تقریباً 80-79 سال کی عمر پا کر 1020ء میں وفات ہوئی۔ ان کا مزار ایران کے صوبہ خراسان کے شہر طوس میں ہے۔

حس را تمییز دانی چوں شود
تجھے معلوم ہے حس کو تمیز کیسے حاصل ہوتی ہے؟

زانکہ حس ینظر بنور اللہ بود
جبکہ حس "وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے" بن جائے

فرطِ شوق: شوق کا غلبہ یا زیادتی

فرع: ٹہنی۔ شاخ۔ جس کی اصل کوئی اور چیز ہو

فرعون: یہ مصر کے بادشاہوں کا لقب ہوتا تھا

فروغ: روشنی۔ نور۔ چمک

فروعی: شاخیں۔ ڈالیاں۔ مذہبی اصطلاح میں وہ مسائل جو عمل سے متعلق ہوں۔

فرو: نیچے، زیرِ حکم، کم رتبہ

فروتنی: غریبی۔ عاجزی۔ مسکینی۔ تواضع

فرقان: حق و باطل میں فرق کرنے والا۔ قرآن مجید

فسخ: منسوخ کرنا

فسق و فجور: بدکاری۔ گناہ کاری

فدیہ: نقد معاوضہ، خون بہا، مال یا روپیہ جسے دے کر قیدی رہا ہو

فیل: ہاتھی۔

قابیل: حضرت آدم علیہ السلام کا بیٹا جس نے اپنے بھائی ہابیل کو اپنی بہن کے حسد میں مار ڈالا۔ (دیکھیے ہابیل و قابیل)

(ق)

قارورہ: شیشی، خاص طور پر وہ شیشی جس میں پیشاب جمع کر کے طبیب کو دکھایا جاتا ہے تاکہ وہ اُس کے معائنے سے مرض کی تشخیص کر سکے۔

قارون: ایک بہت ہی دولت مند انسان تھا۔ اُس کے چالیس خزانے تھے۔ جن کی چابیاں کئی اونٹوں پر اُس کے ساتھ موجود رہتی تھیں۔ یہ حضرت موسیٰ کا چچیرا بھائی تھا۔ حضرت موسیٰ نے اُسے بخل و ظلم سے مال جمع کرنے سے روکا اور زکوٰۃ دینے کے لیے کہا۔ اس پر یہ اُن کا مخالف ہو گیا اور آخر کار اپنے خزانوں سمیت تباہ و برباد ہو کر زمین میں غرق ہو گیا۔

قاضی القضاۃ: سب سے بڑا قاضی۔ چیف جسٹس

قبض: وہ کیفیت جس میں وارداتِ غیبی کے انقطاع کی وجہ سے روح کو ایک تنگی اور گرفتگی محسوس ہوتی ہے۔

قبطی: فرعون کی قوم کا فرد قبط کی اولاد مصر کے اصلی باشندے

قُباد: ایک کیانی (ایرانی) بادشاہ کا نام

قبیح: قباحت والا۔ بُرا۔ نازیبا۔ بدصورت

قدح: ہجو، عیب گوئی، تردید، بُرا بھلا کہنا

قدریہ: تقدیر کا منکر فرقہ۔ یہ بندہ کو اپنے افعال پر قادرِ مطلق مانتے ہیں۔

قریش: عرب کا جلیل القدر اور معزز قبیلہ جو نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہے۔ رسول کریمؐ اسی قبیلہ سے ہیں۔

قساوتِ قلبی: سنگ دلی۔ دل کی بے رحمی

قصاص: بدلہ، جزا، خون کا بدلہ خون

قضا و قدر: وہ حکم جو اللہ نے کائنات کی نسبت روزِ ازل سے لگا دیئے ہیں۔ تقدیرِ الٰہی۔ رضائے الٰہی

قندیل: شیشے کا وہ برتن (فانوس) جس میں چراغ روشن کر کے چھت میں زنجیر سے لٹکا دیتے ہیں۔

یک نشانِ آدمؑ آں بُد از ازل
حضرت آدم علیہ السلام کی ایک نشانی یہ تھی

کہ ملائک سر نہندش از محل
کہ فرشتے اُن کے سامنے سر جھکا دیں

قوام: قیام۔ ٹھہراؤ۔ نظام۔ چاشنی۔ شیرہ۔ اصل۔ مادہ خمیر
قیاس: جانچ۔ اندازہ۔ دو جملوں سے مرکب قول جس سے نتیجہ لازم آئے۔ قیافہ
قیوم: قائم رہنے والا۔ مستحکم۔ اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام۔
قیل وقال: بحث ومباحثہ

(ک)

کارساز: کام بنانے والا۔ صانع۔ قادر مطلق
کارگاہ: کام کرنے کی جگہ۔ کارخانہ
کافور: ایک نہایت تیز خوشبودار اور تلخ ذائقہ کا سفید مادہ جو بطور دوا استعمال ہوتا ہے۔
کبر: بزرگی، غرور
کبر: بڑھاپا، پیری
کثافت: گاڑھاپن۔ موٹائی۔ غلاظت
کج بیں: ترچھی نگاہ سے دیکھنا۔ بدباطنی
کج روی: ٹیڑھی چال چلنا۔ اُلٹے راستے پر چلنا
کج فہم: ناسمجھ، اُلٹی رائے
کجی: ترچھاپن، خمیدگی، ٹیڑھاپن
کدو: کدو (سبزی) کو خشک کر کے اُس کے اندر سے گودا نکال کر اُس میں شراب بھر لیتے ہیں
کردگار: خالق، خدا تعالیٰ
کر وفر: شان وشوکت۔ دھوم دھام

کسبی: پیشہ ور۔ دستکار۔ اپنی کوشش سے حاصل کیا ہوا مال۔ فاحشہ عورت
کسوف: گرہن
کسوٹی: وہ پتھر جس پر سونے کا کس (خالص پن) دیکھتے ہیں۔
کشف وشہود: ظاہر کرنا۔ پردہ اُٹھانا۔ غیب کی باتوں کا اظہار
کُرہ: گیند، ہر گول۔ چیز
کاریز: کھیتوں کو پانی دینے کے لیے زیر زمین نالی
کفران: ناشکری۔ ناسپاسی
کفرانِ نعمت: نعمت کی ناشکری
کلفت: رنج۔ تکلیف۔ کدورت۔ رنجش
کلیات: ایک ہی شخص کی منظومات یا تصنیفات کا مجموعہ۔
کلیلہ دمنہ: کلیلہ اور دمنہ دو فرضی گیدڑوں کے نام ہیں، جن کی زبانی بہت نصیحت آموز قصے کہانیاں نقل کی گئی ہیں۔ یہ اصل کتاب سنسکرت میں تھی۔ پھر اس کا فارسی ترجمہ ہوا اور پھر خلیفہ ہارون الرشید نے فارسی سے عربی میں منتقل کروائی۔
کماحقہٗ: ٹھیک ٹھاک۔ بخوبی۔ جیسا اس کا حق ہے۔
کن فکاں: ہو جا۔ پس وہ ہو گئی۔ مجازاً دنیا۔ مخلوقات کائنات
کنعان: حضرت نوحؑ کا بیٹا جس نے آپؑ کی کشتی میں بیٹھنے سے انکار کیا اور طوفان سے بچاؤ کے لیے پہاڑ کی چوٹی کی طرف بھاگا اور طوفان کی نذر ہو گیا۔
کوتاہ عقل: کم عقل

یک نشانِ دیگر آں کہ آں بلیس
دُوسری نشانی یہ تھی کہ ابلیس نے

نہ ہد شش سر کہ منم شاہ و رئیس
سر نہ جھکایا، اکڑ کر کہا کہ میں اعلیٰ ہوں

کوتاہ اندیش: بے سوچے سمجھے کام کرنا۔ عاقبت نااندیش۔ کم فہم۔
کوتاہ عقل: کم عقل
کور چشم: اندھا' نابینا
کوڑی: ایک قسم کا چھوٹا سنکھ جو ادنیٰ سکے کا کام دیتا ہے۔ روپیہ۔ مقدار قلیل۔ کناری کی نوک۔ دمڑی۔ پائی
کوزہ: ڈونگا۔ مصری کے گول گول ڈلے۔ مٹی کا برتن۔
کہربا: ایک پتھر جو گھاس کے تنکے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔
کہکشاں: ایک لمبی سفیدی ہے جو راستہ کی صورت میں نظر آتی ہے۔ موسم برسات میں سرِ شام نظر آنے لگتی ہے۔ اُس کا ایک سرا جنوب کی جانب اور دوسرا شمال کی جانب ہوتا ہے۔
کیمیا: وہ عمل جس سے قلعی' تانبے وغیرہ کو چاندی' سونا بنا دیا جاتا ہے۔
کھلیان: وہ جگہ جہاں اناج کا ڈھیر لگاتے ہیں

(گ)

گال: رخسار۔ ایک قسم کا تمباکو۔ لقمہ۔ گالی
گت: حالت۔ کیفیت۔ طرز۔ زدوکوب۔ سر۔ نغمہ۔ عیاری
گردان: ترتیب کے مطابق صیغوں کا دہرانا۔ پھراؤ
گردُوں: آسمان' فلک
گرز: ایک ہتھیار جو اوپر سے گول' موٹا اور نیچے سے پتلا ہوتا ہے۔
گریاں: روتا ہوا' رونے والا
گریہ: رونا۔ پیٹنا۔ آہ وزاری کرنا

گفتار: بول چال۔ گفتگو۔ قول۔ مقولہ
گفتنی: کہنے کے لائق۔ بیان کرنے کے قابل
گلستان: شیخ سعدیؒ کی فارسی نثر میں تصنیف۔ اس کا بنیادی موضوع اخلاق اور پند و نصائح ہے۔ شیخ سعدیؒ کے زمانے سے آج تک عالم اسلام کے مدارس کے سلیبس میں شامل ہے۔ فصاحت و بلاغت' حسن و بیان اور لطف ادا کے لحاظ سے تمام فارسی ادب میں بے مثل اور لاجواب ہے۔ اسی لیے دنیا کی ہر زندہ قوم نے گلستان کا اپنی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔
گلقند: ایک دوا جو گلاب کے پھولوں کو شکر میں ملا کر بناتے ہیں
گلال: ایک قسم کا سرخ سفوف۔
گنجِ رواں: قارون کا خزانہ جو روایت کے مطابق زمین میں دھنستا جا رہا ہے۔ وہ خزانہ جو کبھی خالی نہ ہو۔
گنجینہ: خزانہ' دفینہ
گم گشتہ: کھویا ہوا' بھولا ہوا' بھاگا ہوا
گورخر: جنگلی گدھا
گوکھرو: ایک کانٹا جو سہ گوشہ ہوتا ہے

(ل)

لاثانی: بے مثل۔ بےنظیر۔ یگانہ۔ یکتا
لاف زنی: شیخی۔ خودستائی۔ تعلّی
لامکاں: وہ مکان جس میں مکانیت کی تخصیص نہ ہو۔ عالمِ قدس۔ اللہ کی تعریف کا کلمہ۔

لاہوت: تصوف میں مقامات کا وہ درجہ جہاں سالک کو فنا فی اللہ کا مقام حاصل ہوتا ہے

لحن داؤد: جب حضرت داؤدؑ خوش الحانی سے دورانِ وعظ زبور پڑھتے تو انسان وحیوانات پر بے خودی کا عالم طاری ہو جاتا اور سینکڑوں سننے والے وجد میں آ کر بے ہوش وجاں بحق ہو جاتے

لطائفِ ستہ: چھ لطیفے روح، نفس، قلب، سِر، خفی، اخفی۔ سالک اپنے جسم کے ان مقامات کو ذاکر وشاغل بناتا ہے

لطافت: عمدگی۔ خوبی۔ سرگرمی

لعل: سرخ رنگ، جواہر

لعین: لعنتی۔ مردود۔ بدبخت۔ جہنمی

لغت: فرہنگ۔ زبان۔ لفظ۔ وہ کتاب جس میں الفاظ اور اُن کے معنی ومطالب وغیرہ درج ہوں

لقائے دوست: دوست کا دیدار یا ملاقات

لوازمات: ضروری چیزیں، اسباب

لیلیٰ: عرب کی مشہور معشوقہ کا نام جو قیس یعنی مجنوں کی محبوبہ تھی

لئیم: ناکس۔ کنجوس

(م)

مراقب: مراقبہ کرنے والا، منتظر، گردن

مال وجاہ: دولت اور عزت

مانع: منع کرنے والا۔ روکنے والا۔ ممانعت۔ اٹکاؤ

ماہیت: حقیقت۔ کیفیت

مبدا: شروع ہونے کی جگہ۔ آغاز۔ ابتداء

مُبدِع: نئی چیز پیدا کرنے والا۔ بے مادہ بنانے والا۔ اللہ تعالیٰ

مبرّہ: پاک۔ بری۔ صاف۔ بے عیب۔ منزہ

مبغُوض: بغض کیا گیا۔ دشمن رکھا گیا۔ قابل نفرت

مبہوت: حیران۔ متحیر۔ ہکا بکا۔

متجلّی: روشن، چمکدار

متشکّل: شکل اختیار کرنے والا، صورت قبول کرنے والا

مُتّصِل: اتصال رکھنے والا۔ قریب۔ برابر۔ ملنے والا

مُتردِّد: تردد کرنے والا۔ فکرمند۔ پریشان

متصرف: قبضہ کرنے والا۔ قابض

مُتّصف: صفت رکھنے والا

مُتعیّن: تعین کیا ہوا۔ مقرر کیا ہوا۔

مُتّفق علیہ: جس پر اتفاق کیا گیا ہو۔ سب کی رائے اور مرضی کے مطابق

متّہم: جس پر تہمت لگائی گئی ہو۔

مثنوی: دو دو والا۔ نظم کی ایک قسم۔ جس میں کوئی مسلسل بات بیان کی جاتی ہے۔ اس میں ہر شعر کا قافیہ جدا لیکن ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اور اشعار کی تعداد مقرر نہیں ہوتی۔

مجنوں: عرب کے مشہور عاشق قیس عامری کا لقب ہے۔

مجتہد: وہ شخص جو قرآن وحدیث میں مذکورہ احکام سے اُن چیزوں پر حکم لگاتا ہے۔ جن کا حکم قرآن وحدیث میں موجود نہیں ہے اُس

کے پاس اگر کوئی قرآن کی آیت یا حدیث بطور نص (قطعی حکم) کے موجود ہوتی ہے تو وہ اُس کے ذریعے سے حکم بیان کرتا ہے۔ ورنہ کسی نص پر قیاس کرکے حکم جاری کرتا ہے۔ پیشوائے مذہب

مجرد: اکیلا۔ تنہا۔ وہ شے جو مادہ سے پاک ہو۔ سیاسی۔ تارک الدنیا

مجروح: زخمی۔ گھائل۔ چوٹ کھایا ہوا

مُحاسب: علم حساب سے واقف۔ حساب داں۔ پڑتال کرنے والا

محبوس: حبس میں رکھا گیا۔ اسیر۔ زندانی۔ مقید

محکم: مضبوط

مخزن: خزانہ کی جگہ۔ خزانہ۔ گودام

محقق: تحقیق کرنے والا۔ وہ شخص جو بات کو دلیل سے ثابت کرے۔

محل: منزل۔ موقع۔ بادشاہوں نوابوں کا مکان۔ قصر ایوان۔ ملکہ

محمود: تعریف کیا گیا۔ سراہا گیا۔ رسول کریمؐ کا صفاتی نام

محواور فنا: وہ کیفیت جس میں سالک اپنی ہستی کو مٹا دے

محمول: حمل کیا گیا۔ لادا گیا۔ ظن کیا گیا

مخدوم: خدمت کیا گیا۔ قابلِ تعظیم۔ بزرگ۔ آقا۔ مالک

مخفی: چھپی ہوئی۔ پوشیدہ۔ خفیہ

مدظلہٗ۔ مدظلہ العالی: خدا اُس کا سایہ عاطفت ہمیشہ قائم رکھے۔

مدح: تعریف۔ توصیف۔ وہ نظم جس میں کسی کی تعریف کی جائے۔

مُدرِکہ: عقل و ذہن

مُدّعی: دعویٰ کرنے والا۔ مستغیث۔ رقیب

مُدّعا علیہ: وہ شخص جس پر دعویٰ کیا جائے

مُدّعا: مطلب۔ مقصد۔ ارادہ۔ مالِ مسروقہ

مُربّی: پرورش کرنے والا۔ سرپرست

مُرتاض: ریاضت کرنے والا۔ علم وہنر یا تصوف میں مشقت اٹھانے والا۔

مرجان: مونگا' چھوٹا موتی

مرغِ دل: حرکت کرنے کی وجہ سے دل کا مرغ کے ساتھ استعارہ کرتے ہیں۔

مرغزار: چمن

مراقبہ: غیر اللہ سے توجہ ہٹا کر حضورِ دل کے ساتھ خدا کی طرف متوجہ ہونا

مسبوق: سابق۔ گزرا ہوا۔ گزشتہ۔ اصطلاح فقہ میں وہ شخص جو ایک یا کئی رکعتیں فوت ہو جانے کے بعد نماز میں شامل ہو۔

مستجاب: قبول کیا گیا' مانا گیا

مستغرق: غرق شدہ۔ ڈوبا ہوا

مستقر: ٹھکانا

مستور: پوشیدہ

مَسدُود: بند کیا گیا۔ روکا گیا۔ بند۔ رُکا ہوا

مسرتِ فردا: آنے والی خوشی۔ مستقبل کی شادمانی

مستغنی: آزاد۔ بے پروا

مسلوب العقل: جس کے حواس ٹھکانے نہ ہوں۔ دیوانہ۔ پاگل

ہر کہ با اہلِ کساں شُد فسق جُو
جو شخص دوسروں کی بیویوں سے فسق کرتا ہے وہ دیوث ہے

اہلِ خود را داں کہ قوّادست اُو
دراصل وہ چاہتا ہے دوسرے لوگ اسکی بیوی سے فسق کریں

مسیلمہ کذاب: اس نے یمامہ میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور کچھ لوگ اُس کے پیروکار بن گئے۔ یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں حضرت وحشیؓ کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔

مُسہل: وہ دوا جس سے دست آئیں

مشاطہ: وہ عورت جو عورتوں کا بناؤ سنگھار کرے۔ وہ عورت جو شادی کروائے

مسجد الحرام: مکہ معظمہ میں بیت اللہ کے چاروں طرف کا ایک خاص علاقہ مسجد حرام کہلاتا ہے۔ رسول کریمؐ کے زمانہ مبارک میں اس کی کوئی خاص چہار دیواری نہ تھی۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں اُس کے اندر کی آبادی کو منتقل کر کے چہار دیواری بنوائی اور پھر مختلف ادوار میں اس کی توسیع ہوتی رہی۔

مسجد اقصیٰ: یہ مسجد بیت المقدس میں واقع ہے۔ رسول کریمؐ کی معراج یہاں سے ہی شروع ہوئی تھی۔ ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ پہنچ کر آپؐ نے ۱۶، ۱۷ مہینے اس کی طرف رُخ کر کے نمازیں پڑھیں۔ اسی وجہ سے اس کو قبلہ اولیٰ یا قبلہ اول بھی کہا جاتا ہے۔ بنی اسرائیل کا ہمیشہ یہی قبلہ رہا ہے۔ حضرت داؤدؑ کے بعد حضرت سلیمانؑ نے اسی جگہ ہیکل کی تعمیر کی تھی۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں بیت المقدس کا علاقہ اسلامی ریاست میں شامل ہوا تھا۔

مُشتاق: آرزومند۔ خواہشمند۔ خواہاں۔ منتظر

مُشتِ خاک: مٹھی بھر خاک یعنی انسان

مُشک: وہ خوشبودار سیاہ رنگ کا مادہ جو تبت، نیپال اور ختن میں ایک خاص قسم کے ہرن کی ناف سے نکلتا ہے۔ کالا سیاہ۔ کستوری

مَشیّتِ ایزدی: اللہ کی مرضی۔ حکمِ الٰہی۔ تقدیرِ الٰہی

مصفّی: صاف کرنے والا

مصنوع: صفت کیا ہوا، بنایا ہوا

مِضراب: ستار بجانے کا چھلا

مُضرت رساں: نقصان پہنچانے والا

مُضرت: نقصان۔ زیاں۔ ضد

مُضطر: تکلیف میں مبتلا۔ بے بس۔ پریشان

مضمحل: محو ہونے والا۔ دبلا پتلا۔ اداس۔ دلگیر

مطاف: خانہ کعبہ کے گرد طواف کرنے کی جگہ

مطبخ: کھانا پکانے کی جگہ۔ باورچی خانہ

مُطرِب: خوش کرنے والا۔ گانے والا

مُطلق: بے قید۔ آزاد۔ قرآن کی وہ آیت جہاں ٹھہرنا چاہیے۔

مظاہر: ظاہر ہونے کی جگہیں

مظہر: ظاہر ہونے کی جگہ۔ جائے ظہور۔ تماشا گاہ۔

مظہرِ اتم: ظاہر ہونے کی سب سے اچھی جگہ

مُعارِف: معرفت کی جمع

معاصی: جرم۔ گناہ

معترض: اعتراض کرنے والا۔ روک ٹوک کرنے والا

معتزلہ: یہ فرقہ واصل ابن عطا کا پیرو ہے۔ ان کے عقائد ہیں کہ قرآن مخلوق ہے۔ بندہ اپنے افعال کا خالق ہے۔ تقدیر کا عقیدہ غلط

زاں کہ مثلِ آں جزای آں شود
کیونکہ ہر عمل کا بدلہ اُس کی مثل ہوتا ہے

چوں جزای سیئہ مثلش بود
تو بُرائی کا بدلہ بھی اُسی جیسا ہوتا ہے

ہے۔ گناہِ کبیرہ کرنے والا مومن نہیں اور خدا کی صفات نہیں ہیں

معدوم: مٹایا گیا۔ نیست کیا گیا۔ فنا کیا گیا۔ نابود

معرفت: شناخت۔ علم الٰہی۔ قانونِ قدرت یا فطری اشیاء سے واقفیت۔ خداشناسی۔

مُعرّیٰ (مُعَرّا): برہنہ، سادا، کھلا، پاک، بلاترجمہ قرآن پاک، سادہ نثر

معصیت: گناہ، قصور، نافرمانی

معلم الملکوت: فرشتوں کا استاد۔ شیطان جس کی بابت مشہور ہے کہ فرشتوں کو تعلیم دیا کرتا تھا۔

معنوی: معنیٰ سے منسوب۔ اصلی۔ اندرونی۔ باطنی

معیت: ساتھ۔ ہمراہی

معیتِ حق: مخلوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی معیت اور یہ دو طرح کی ہے۔

معیتِ عامہ: حق تعالیٰ کی یہ معیت تمام مخلوق کے ساتھ ہے خواہ وہ کافر ہو یا مومن

معیتِ خاصہ: یہ معیت صرف صالحین اور عارفین کو حاصل ہوتی ہے۔ یہ ایسی ہی ہے کہ جیسے محبوب کی معیت محب کے ساتھ

مُغالطہ: دھوکا۔ فریب۔ بھول چوک

مغائرت: غیریت۔ اجنبیت۔ ناموافقت

مُغائر: ناموافق۔ مخالف

مفقود: کھویا ہوا۔ ناپید۔ غائب۔ ندارد

مقتدر: اقتدار رکھنے والا۔ طاقتور

مقرب: قریب کیا گیا۔ بزرگی۔ وہ شخص جسے قربت حاصل ہو۔ دوست

مقطع صورت: مہذب شکل

مُقلد: تقلید کرنے والا۔ مرید۔ پیرو۔ نقال

مقتضا: تقاضا کیا گیا۔ موقع۔ مناسب

مُقسط: عادل۔ منصف۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام

مقطع: غزل یا قصیدے کا آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص آتا ہے۔

مُکدّر: کدورت آمیز۔ گدلا۔ میلا۔ ملول۔ غمگین

مکروہ: ناپسند۔ فقہ کی اصطلاح میں ناجائز چیز

مُکلّف: پرتکلف۔ حزین۔ سجا ہوا

ملجا و ماوا: پناہ ملنے کی جگہ

ملکی: ملک سے منسوب۔ فرشتے کی مانند

ملکی طاقت: انسان میں خداوندی اطاعت اور اعمالِ خیر کی طاقت۔ یہ طاقت روح کے ساتھ خاص ہے

ملک الموت: موت کا فرشتہ، مراد حضرت عزرائیلؑ

ملکوت: بادشاہی۔ سلطنت۔ حکومت۔ فرشتوں کے رہنے کا مقام

ملمع: روشن کیا گیا۔ درخشاں۔ سونے چاندی کے ورق

ملونی: آمیزش۔ ملاوٹ۔ کھوٹ

ملیح نمکین: سلونا۔ خوبصورت۔ سانولا

ہیچ انگورے دگر غورہ نہ شد
پکا ہوا انگور پھر کچا انگور نہیں بن سکتا

ہیچ میوہ پختہ باکورہ نہ شد
کوئی پختہ میوہ پھر کچا نہیں ہو سکتا

ممدوح: تعریف کیا گیا۔ جس کی تعریف کی جائے
ممکنات: وہ باتیں جن کا ہونا ممکن ہو۔ ممکن کی جمع
مملوک: وہ جس پر قبضہ کیا جائے۔ مقبوضہ۔ غلام بندہ
ممولا: ایک چھوٹا پرندہ جس کے پیٹ پر کالی دھاریاں ہوتی ہیں۔
مُناجات: سرگوشی۔ کانا پھوسی۔ دعا۔ عرض۔ التجا۔ وہ نظم جس میں خدا کی تعریف اور اپنی عاجزی کا اظہار کر کے دعا مانگی جائے
منافی: نفی کرنے والا۔ خلاف۔ ضد
منزہ: عیبوں سے بری۔ پاک۔ مبرا
منطق الطیر: یہ فارسی ادب میں بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھی جانے والی کتاب ہے۔ حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ کو اسی تصنیف کی بدولت شہرت عام اور بقائے دوام حاصل ہوئی۔ اس میں حضرت شیخ عطارؒ نے تصوف کے گہرے اور نازک مسائل کو بے تکلفی، روانی اور سادگی سے ادا کیا ہے' ان کے ساتھ اُن کی قوت تخیل بھی اعلیٰ قسم کی ہے۔ اس میں مسائل تصوف کو تمثیلی صورت میں پرندوں کی زبانی بیان کیا گیا ہے۔
منادی: پکارنے والا' ڈھول کی آواز جو اس غرض سے ہو کہ لوگ آگاہ ہو جائیں
منفعت: نفع۔ سود۔ حاصل۔ فائدہ۔ یافت
منعم: نعمت دینے والا۔ آقا۔ غنی
منکسر المزاج: وہ جس کی طبیعت میں انکسار ہو
منّ و سلویٰ: میٹھی رطوبت اور بٹیریں۔ وہ کھانا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر بنی اسرائیل پر شام کے پُر خار میدان (تیہ) میں نازل ہوا۔
مُنتِج: نتیجہ دینے والا
مُنتَج: نتیجہ دیا ہوا
منجم: ستاروں کی گردش سے آنے والے حالات کا بتانے والا
منی: نطفہ
مواخذہ: جواب طلبی۔ گرفت۔ باز پرس۔ بدلہ
موسمِ ربیع: موسمِ بہار
موسمِ خریف: موسمِ خزاں
مؤخر: آخر کیا گیا۔ پچھلا۔ آخری
موردِ الزام: جس پر کوئی الزام ہو۔ مجرم
مُوئے: بال
موردِ عتاب: جس پر تنگی و سختی کی جائے
مُوجد: ایجاد کرنے والا' نئی بات نکالنے والا
مُوَکَّل: ذمے دار' وہ شخص جسے کوئی کام سپرد کیا ہو
مُوَکِّل: وہ شخص جو وکیل مقرر کرے۔ سپاہی
موقوف: ٹھہرایا گیا۔ کھڑا کیا گیا۔ وہ حدیث جس کے راویوں کا سلسلہ صحابہؓ تک پہنچے۔
موہوم: وہم کیا گیا۔ وہمی۔ قیاسی۔ فرضی
مہبط: اُترنے کی جگہ
مہجور: جدا۔ چھوڑا گیا۔ فراق زدہ
مہر: محبت۔ دوستی۔ رحم۔ آفتاب۔

پختہ گردد از تغیر دُور شو
اُس کی یاد میں پختہ ہو جا تاکہ تو پھر کچا نہ بنے

رَو چو بُرہانِ محقق نُور شو
اور بُرہان الدین محقق رحمۃ اللہ علیہ کی طرح نور بن جا

میکائیلؑ: ایک مقرب فرشتے کا نام ان کے ذمہ مخلوق خدا میں رزق کی تقسیم ہے
مَیل: جھکاؤ، رغبت
میلان: رجحان۔ توجہ۔ التفات

(ن)

نابکار: نالائق
نابود: نیست۔ فانی۔ معدوم
ناخلف: نالائق بیٹا۔ والدین کی اطاعت نہ کرنے والا
نار: آگ
ناسوت: عالم اجسام۔ دنیا۔ شریعت۔ ظاہری عبادت
ناصح: نصیحت کرنے والا۔ صلاح کار
ناقہ: اونٹنی۔ سانڈنی
نام وننگ: عزت۔ آبرو۔ ناموس
نجس: گندا۔ ناپاک۔ پلید
نحو: طور طریقہ۔ وہ علم جس سے کلمات کو جوڑنا، توڑنا اور اُن کا باہمی تعلق معلوم ہو۔
نحوی: علم نحو کا ماہر
نخلستان: کھجور کے درختوں کا جھنڈ۔ ریگستان میں سرسبز و شاداب قطعہ
ندرت: عمدگی۔ انوکھاپن۔ نادرپن۔ کمیابی
نرد: ایک بازی جسے تختہ نرد بھی کہتے ہیں۔ چوسر کی گوٹ۔ شطرنج کا مہرہ
نرکل: نرسل۔ سرکنڈا
نزاع: جھگڑا۔ فساد۔ تنازع۔ تکرار
نزع: جان کنی۔ دم توڑنا
نسیم سحر: صبح کی ہوا۔ ہلکی ہلکی خوشبودار ہوا
نشاط: خوشی۔ شادمانی۔ فرحت۔ مزہ
نصرانی: دین مسیح کا پیرو۔ عیسائی
نصیبہ: قسمت۔ نصیب۔ تقدیر
نفاق: پھوٹ۔ ظاہر میں دوستی باطن میں دشمنی
نفخ: پھونکنا۔ ہوا سے بھرنا
نفخِ صُور: وہ صور جو قیامت کے روز حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے اور جس کے اثر سے تمام دنیا نیست و نابود ہو جائے گی۔
نفس: سانس۔ دم۔ گھڑی
نفس امّارہ: بہت حکم کرنے والا۔ انسان کی خواہش جو برائی پر آمادہ کرے۔
نفس مطمئنہ: حکم الٰہی پر چلنے والا نفس جو بری باتوں سے پاک صاف رہے۔
نفس لوّامہ: گناہ سرزد ہونے کے بعد اپنے آپ کو لعنت ملامت کرنے والا نفس
نفیری: شہنائی۔ الغوزہ
نقیب: لوگوں کے خاندان اور ذاتی حالات سے واقفیت رکھنے والا۔

گر ہمی دانی رہ نیکو پرست
اگر تُو نیک راستہ جانتا ہے تو عبادت کر

ور ندانی چون بدانی کایں بدست
اور اگر نہیں جانتا ہے تو کیسے جانے گا کہ یہ بُرا ہے

باخبر۔ مدح خواہ۔ تشہیر کرنے والا۔ ہرکارہ

نمدہ، نمدے: وہ کپڑا جو اون کو جما کر بناتے ہیں۔ وہ کپڑا جو گھوڑے کی پیٹھ پر زین کے نیچے ڈالتے ہیں۔

نمرود: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور کا کافر بادشاہ تھا۔ جس نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ جس کی سزا میں قدرت نے ایک مچھر اُس پر مسلط کر دیا تھا، جو اس کے دماغ میں گھس گیا تھا۔ جس کی کلبلاہٹ اور اذیت رسانی اُس وقت تک ختم نہ ہوتی تھی جب تک کہ نمرود کے سر پر جوتے کی دس پندرہ ضربیں نہ پڑ جاتیں۔

ننگ: لحاظ۔ شرم وحیا۔ ذلت۔ بدنامی

نورافشاں: منور کرنے والا

نوروز: ایرانیوں کا قومی جشن، سال کا پہلا دن

نورٌ علیٰ نور: بہتر۔ اعلیٰ۔ نور پرنور۔ ایک سے بڑھ کر ایک

نیرنگی: جادوگری۔ فریب۔ شعبدہ بازی

نیست: خالی۔ عدم۔ نابود۔ فنا

نے نواز: بانسری بجانے والا

نیستی: ہستی کا مقابل۔ نابید ہونا۔ فنا ہونا۔ نحوست۔ تنگدستی

واجبُ الوجود: جس کی ذات اپنے وجود میں کسی کی محتاج نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ

وادیِ ایمن: وہ جنگل جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی بیوی کو دردِ زہ میں مبتلا چھوڑ کر آگ کی تلاش میں نکلے تو ایک درخت پر خدائی تجلی نظر آئی۔ یہ مقام کوہِ طور کے دائیں جانب تھا۔

وراء الورا: پیچھے سے پیچھے۔ دُور سے دُور۔ پرے سے پرے

وصل: معشوق سے ملنا۔ ہجر کی ضد۔ ملاقات

واصل بن عطا: یہ معتزلہ کے فرقہ کا بانی ہے نہایت ذہین شخص تھا۔ لیکن اُس کے عقائد فلسفۂ یونان سے متاثر تھے۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ کی مجلس میں اُس نے بحث شروع کی اور دعویٰ کیا کہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب نہ مومن ہے نہ کافر بلکہ بین بین ہے۔ اس پر حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا: "اِعْتَزَلَ مِنَّا" یعنی وہ ہم اہلِ سنت والجماعت سے کنارہ کش ہوگیا۔ اس وقت سے اس کو اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو معتزلی کہا جانے لگا۔

وحدت الوجود: لا الٰہ الا اللہ کے معنی اہلِ ظاہر کے نزدیک تو یہ ہیں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور پرستش وعبادت صرف اُسی کی ہونی چاہیے لیکن صوفیاءِ کرام کے نزدیک لا الٰہ الا اللہ کے معنی لا موجود الا اللہ کے ہیں یعنی عالمِ وجود میں صرف ذاتِ واحد موجود ہے اور اس کے علاوہ کوئی موجود نہیں۔ وحدت الوجود کے مسئلہ کی تشریح گفتگو کے ذریعہ ممکن نہیں۔ یہ مقام حاصل ہو جانے سے اس یعنی وحدت الوجود کی سمجھ آ جاتی ہے۔

وہاب: بہت بخشنے والا۔ خدائے تعالیٰ کا صفاتی نام

وہبی علوم: قدرت کی طرف سے بخشے ہوئے علوم۔

ولی: وہ شخص جو اللہ کی ذات وصفات کو پہچانے، ہمیشہ طاعات بجا لائے، محرمات سے بچے، لذتوں اور شہوتوں میں منہمک نہ ہو، نجاستوں سے بچتا ہو۔ فرائض کا تارک نہ ہو، مجنون اور پاگل نہ ہو،

گفت ایزد یَحمِلُ اَسفَارَہٗ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اپنی کتابیں لادے ہوئے ہے

بار باشد علم کاں نبوَد زہُو
وہ علم بوجھ ہوتا ہے جو اللہ کی جانب سے نہ ہو

شرمگاہ اور بدن کو برہنہ رکھتا ہو

وُرُود: چراگاہ یا پانی کے گھاٹ پر جانا

(ہ)

ہابیل و قابیل: یہ دونوں حضرت آدم علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ قابیل کے ساتھ جو جڑواں لڑکی پیدا ہوئی اس کا نام اقلیما تھا اور ہابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی کا نام لبودا تھا۔ اُس زمانہ کی شریعت کے اعتبار سے قابیل کی شادی لبودا کے ساتھ ہونی چاہیے تھی۔ جو اتفاقاً خوش شکل نہ تھی۔ اور ہابیل کی شادی اقلیما سے ہوئی تھی جو کہ حسین تھی۔ اس رشک و جلن میں قابیل نے ہابیل کو قتل کر ڈالا تا کہ اُس کی منسوبہ سے اُس کی شادی ہو جائے۔ یوں یہ دنیا میں سب سے پہلا قتل تھا۔

ہاروت و ماروت: ایک عقیدے کے مطابق اُن دو فرشتوں کے نام جو کہ دنیا میں آ کر ایک زہرہ نامی عورت پر عاشق ہوئے۔ اب چاہِ بابل (عراق) میں لٹکے ہوئے عذابِ الٰہی میں گرفتار ہیں

ہامان: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں فرعون کا وزیر

ہم خرقہ: وہ دو بزرگ جو ایک شیخ کے خلیفہ ہوں

ہُما: ایک مشہور خیالی پرندہ جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ جس کے سر پر سے گزر جائے وہ بادشاہ ہو جاتا ہے۔

ہمزبانی: ہم قول۔ متفق۔ ہم کلام

ہمہ اُوست یا وحدت الوجود: صوفیاء کرام کا یہ عقیدہ کہ تمام موجودات عین ذاتِ حق ہیں۔ ممکنات کے تعینات اور تشخصات محض ایک پردہ ہیں۔ اگر یہ پردہ اُٹھ جائے تو سوائے ذاتِ حق کے کوئی وجود نہیں ہے اور یہ عالمِ امکان نیست و نابود ہو جائے۔

ہشت بہشت: خلد، دار السلام، دار القرار، جنت عدن، جنت الماویٰ، جنت النعیم، علیین، فردوس، جنت کے آٹھ درجے ہیں

ہفت و شش: ساتوں آسمان اور چھ جانبیں (سمتیں)

ہفت دوزخ: سقر، سعیر، ہاویہ، جہنم، جحیم، لظیٰ، حاطیہ (جہنم کے سات درجے)

ہیچ: معدوم۔ کچھ نہیں۔ کم۔ نکما۔ قابلِ نفرت

(ی - ے)

یارِ غار: حضرت ابوبکر صدیقؓ جو کہ ہجرت کے وقت رسولِ کریمؐ کے ساتھ غارِ ثور میں رہے، مطلقاً پکا دوست

یدِ بیضا: سفید ہاتھ۔ روشن اور چمکدار ہاتھ۔ حضرت موسیٰؑ کا معجزہ نما ہاتھ۔ آپ اپنا ہاتھ بغل میں ڈال کر نکالتے تو وہ چمکتا ہوا دکھائی دیتا۔ معجزہ۔

یعقوبؑ: عبرانی زبان میں اس کا مطلب ہے خدا کا بھیجا ہوا، خدا کا چنا ہوا، مقبولِ خدا

یحییٰؑ: لغوی معنی "جیتا ہے"۔ بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کا نام جو حضرت زکریاؑ کے فرزند تھے۔ اسرائیلی کتب میں آپ کا نام یوحنا درج ہے۔

یک رنگی: ایک طرح کا ہونا۔ محبت۔ دوستی

یمن: عرب کی ایک ریاست کا نام جو کعبہ شریف سے "یمین" یعنی دائیں جانب ہے۔ اسی لیے اسے یمن کہتے ہیں۔

علم کاں نبود ز ھُو بے واسطہ
جو علم اللہ تعالیٰ کی جانب سے بلا واسطہ نہ ہو

آں نپاید ہمچو رنگِ ماشطہ
وہ پائیدار نہیں ہوتا ہے مشاطہ کے لگائے ہوئے رنگ کی طرح

یگانہ: سگا۔ رشتہ دار۔ اکیلا۔ واحد۔ بے نظیر

یہودی: حضرت یعقوبؑ کے چوتھے بیٹے یہودا سے منسوب قوم۔ یہی حضرت موسیٰؑ کی اُمت ہیں۔

انوار العلوم

بد ندانی چوں ندانی نیک را
جب تک تو نیکی کو نہیں سمجھے گا بدی نہیں سمجھ سکتا

ضد را از ضد تواں دید اے فتیٰ
کیونکہ ضد کو ضد ہی سے پہچانتے ہیں

•

طبلخواری درمیانہ شرط نیست
لوگوں میں پیٹو پن مناسب نہیں

راہِ سُنّت کار و مکسب کردنیست
سُنّت کا راستہ کام اور کمائی کرنا ہے

•

وقتِ صحت جملہ یارند و حریف
تندرستی میں سب لوگ یار اور ساتھی ہیں

وقتِ درد و غم بجز حق کو الیف
لیکن بیماری اور غم کے وقت اللہ کے سوا کون ہے

•

گفت احمد ہر کہ دو روزش یکیست
حضور نے فرمایا کہ جس کے گزرنے والے دو دن ایک جیسے ہوں

ہست مغبون و گرفتار شکیست
وہ گھاٹے اور شک میں ہے اس لئے کوشش میں لگا رہ

•

عذرِ احمق بدتر از جرمش بود
احمق کا عذر اُس کے جرم سے بھی بدتر ہوتا ہے

عذرِ ناداں زہر ہر دانش شود
ناسمجھ کا عذر، ہر عقل کا زہر ہوتا ہے

چوں فرشتہ بود ہمچوں دیو شد
وہ پہلے فرشتے جیسا تھا، بھوت جیسا بن گیا

کاں ملاحت اندر و عاریہ بُد
کیونکہ اُس کا حُسن و خوبی عارضی تھے

is this? It is Your mercy, Your kindness, Your patience, Your love, Your loyalty, Your protection, Your friendship, and Your Nazar that have rendered me altered. Please do not let me go back to who I was. Please do not allow me to wander. Please do not abandon me. Please do not let go of my hand. Direct me, guide me, lead me to where You would have me go. I am Yours now. You hold the Key that opens the door to ....The Introduction to The Prophet. God is no longer a dream or a concept, He as an experience, which is now a possibility. I thank You. My Beloved Baba Ji, You are and will always reside in my heart and You are forever in my Yaadein.

Everything I have experienced and everything that I have expressed was not possible had it not been for one person, my husband, Umair. He brought me to Mecca and ***Baba Ji*** to me. Umair has been my partner for 25 years on a very difficult journey. He has held my hand and carried me through fire. He is Good to his core. His capacity to love, and to show kindness and compassion is greater than anyone I know. He possesses a certain purity of the heart that is incomparable and Divine in nature. Despite all that...... we have been deluged by marital and personal storms throughout our marriage. Often, I found myself questioning our union and couldn't understand why we had been brought together. Is it possible that there was a plan and a reason? Isn't there always? Looking back now what I can say is that, maybe....... it was to unify two flawed and broken souls. Through circumstance and consequence compel them to collapse side by side, into what I can now say resembled a sort of an un-intentional and in-deliberate Sajda. It was from that place of collapse that Umair set out on his long journey to find a Baba Ji. Upon finding The Baba Ji, he brought Him home to me. All these years later and ONLY by the Grace of Baba Ji, that collapse has been transformed into a true Sajda where we now sit and we behold the beauty and greatness of our ***Baba Ji*** together..........we send praise and thanks to The Prophet together........and we sit in silence and stillness for that which is beyond words, The Beloved........offering the only thing we have to offer, our tears.

Harvey Fazle
(New Jersey, U.S.A)
May, 2013

in either conversation or thought. The painful past that creeps in when I'm not looking, scrambles in the light of Awareness.

By no means do I believe that I have arrived, or that I am close to 'there.' That will never be. Every day, I re-commit and renew my relationship with joy and delight simply based upon Whom, I have pledged myself to. Some days, I'm good in my life and some days I'm impossible. Some days, people tell me how great I am and on other days I can scare and scatter a crowd. It will always be such, given my frail nature. The One thing that I know for sure is that I am not alone anymore. Wherever I am, ***Baba Ji*** is with me, protecting me from my only enemy, myself, with His Presence and His Light.

In this entire equation, there is a remarkable and, an invisible entity. It is Baba Ji's wife. We call her Amma Ji. My perception of her, and it may be limited, is that she is His disciple as well as His equal. It is only because of her tremendous generosity and her un- selfish sharing of 'her husband,' that we have what we have. I often forget that ***Baba Ji*** is first a husband. She is the silent gatekeeper and the quiet CEO who runs and manages Baba Ji's Empire, and she doesn't say a word. She will never take credit or claim anything. Amma Ji, from the depths of my heart, I thank you. In your absence, ***Baba Ji*** praises your greatness to no end. He has said that despite all the difficulties and hardships you have endured in your marriage, across all these decades, you never ever complained. You always gratefully accepted whatever He was able to offer. He said that whatever He placed in your hands was multiplied because of the Barkat that lay in those hands. In my entire life, I have not heard a man praise his wife so. Mashallah Mashallah.

I have now reached the most difficult part of this entire writing. Baba Ji, how do I accurately and sufficiently express WHO You are to me? How do I say that I love You? How do I thank You for the miracles that have happened in and outside of me? How do I tell You gratefully, I do not recognize this 'me?' How do I describe You? How do I praise You? How do I expound Your greatness? When I wasn't looking, You slipped into my Khayaal. From there, You have been shifting and fixing and clearing everything that has separated me from You and from God.

You have burned through the thick black haze of fear and darkness, reminding and promising me that it will be gone soon. When in despair, You remind me that life is to enjoy; to laugh and play, not, to cry away. It is when I am at my worst sobbing that You laugh, gently reminding me how frivolous and temporary everything is. That the Only reality is You and The Beloved. At my worst, there has never been anger or judgment from you; only understanding and compassion.

You have never asked for anything and I have taken everything. What kind of hisaab

knew how 'good' and right I was in my own head. But He also could see the potential in me that is, inherent in all beings. It was that potential that He was determined to develop in spite of me.

I really believe that it has been the depth of my imperfection and self-righteousness that has commanded the years of suffering that have followed. It has been my stubborn refusal to submit that has caused me this indescribable pain. The illness of my Being, by choice is and has been ingratitude. It is the lens that won't allow me to see any good or any abundance in anything. It is the heavy brick veil that I bring to all my relationships and to all my experiences. Turmoil, loneliness and confusion had to be my companions because that's all that ignorance, selfishness and darkness can offer. There was no other way. In order to be with Baba Ji, I had to be turned inside out. Truth be told, suffering is the human condition and there is no cure for life however why would someone choose more suffering? One wouldn't. For me the illusion was that submission meant defeat and loss. Being grateful felt disingenuous because I was really waiting for more and better and then… I was going to be grateful. In order for it all to be acceptable… it had to be on my terms and on my clock. Most of all being khush was not going to happen until requirements A-Z were met every day by everyone. Me me me main main main mera mera mera has been the manufacturer of everything unwanted.

The more settled in and accepting I become of the truth that … I really don't know anything, the more uncomfortable my ego becomes thereby allowing me… to sink into the Knowingness. All there is for me to do is to ATTEMPT to submit, forgive, ask for forgiveness, love, show kindness, accept, be grateful and follow Baba Ji's command to Be Khush. There is only one thing for me to do: To keep walking towards my Murshid and My God.

Just my intention and desire for alignment with ***Baba Ji*** has given me a taste of so many gifts, freedom, connection, and companionship for this world and beyond, peace, acceptance, happiness, truth, love, well- being and real eyes to see reality as IT actually exists not what my 'version' of reality is. "Khush Raho" is not a prayer, but a Divine Order from Baba Ji, that under all circumstances must be obeyed. Shukar and Sabar are not words He uses casually. These are His commands.

Through Baba Ji, I have learned that the nature of relationship is incompletion. However, the Divine relationship between the Disciple and Master is not only complete but is the only true relationship that exists, in this World and beyond. His presence has completed what was missing in all my relationships. All things unresolved, unmet needs, loneliness, emotional hunger, unanswered questions get a soothing salve from every conversation. Fear and doubt recede while I am engaged

would wane and dissipate some. Upon hearing His voice, a wave of embarrassment and shame would come over me. All of a sudden, discussing my problems would seem inappropriate. Instead of presenting my list of complaints I would begin requesting him wisdom, the ability to do and be good, and to be a little less flawed. In exchange, He showered Duas upon me that I felt so unworthy of receiving that I could only respond with tears.

My small *self* and I could not escape the floodlight of Baba Ji. Every corner of darkness had to be brushed with the Light. Every flaw had to be magnified in order to be polished. Everything not good, not clean, not love, not forgiveness, not righteous, not peace, not TRUTH had to begin to be destroyed if I wanted to live a life consistent with being a Muridnee of my Beloved Baba Ji. Unbeknownst to me……. that was what my soul ultimately longed to become. I feel that perhaps, the soul has an agenda that can only be seen, deciphered and finally completed by a Man of greatness. It is only possible through a sort of anesthesia-induced state of unconsciousness that a person becomes ready for an operation from a Surgeon of the Soul. Rarely does one find a volunteer for such surgery.

Full disclosure, while all this inner and outer upheaval was going on, I began to question my Self, my resolve, my conviction and my commitment. Everything that I had ever known to be 'true' had been replaced by an indelible question mark. What if I could just undo everything? What if I could just go back to my life pre-Baba Ji? I did NOT want to ever un-do having Him in my life. I wanted Him but I didn't want myself or my life to change. I could adjust to the darkness again……. after all, I lived in it my whole life it wasn't so bad was it? Most of the World lives like that and they're okay.

There was no going back. I could not stop the peeling away of concepts, truths and attachments. Layer by layer, I was disappearing. The me that I spent my whole life creating and parading had been reduced to a film of dust that remains after a floor has been swept, the residue that even the broom doesn't want and refuses to pick up. The most painful extraction has been the 'gone-ness' of people. Had I known that was going to happen, I would have gladly wrapped myself in the arms of darkness and ignorance. No one had warned me. This path did not come with a list of possible side effects. How could ***Baba Ji*** do this to me? I thought He loved me. He was supposed to prevent this and protect me. Why else would I have embarked on a Spiritual Journey?

He knew EVERYTHING. He knew who I was at my core, flawed and imperfect. He knew how pretentious and fraudulent I was. He knew how attached I was to everything. He knew how ungrateful and blind and unwilling to change I was. He

BOHAT DINON KA SOYA MANWA

It is an honor and a privilege to have another opportunity to give words to my thoughts and feelings for Baba Ji. A few years and a few editions have passed. My intention is to leave words in this world that will exist way beyond my existence; words that serve as a letter of love to my ***Baba Ji*** as well as, an accurate portrayal of Ameeri Sahib. If there is confusion and inconsistency caused by my previous writing and my current writing, I apologize, for I am still in pursuit of clarity. What I wrote about Him then was true and what I write about Him now......... is true. He is the only and ever constant Variable. I will struggle to capture with words the un-capture-able. I will attempt to humanize and personify He who is beyond both. With the limitations of dimension and language I will do my best to introduce a current snapshot of an unfolding Shadow.

Because of Baba Ji's generosity, I have been able to cultivate a relationship with Him over these last few years. Every interaction with Him, every conversation has altered and adjusted me and continues to do so. However, I am very clear as to the work that still lies ahead of me.

When I met Baba Ji, I was 'good,' my life was 'good,' everything was 'good.' My expectation was that life would become simple and easy. Meaning, that difficulties and challenges would no longer apply to me. With arrogance and superiority, I moved through my life; that lasted a very short time. Before I could see it coming, my life was deluged by 'thoofans,' coming from every direction. My entire world and I began unraveling and then fragmenting. As I scrambled to gather the broken pieces, I was overcome by a darkness that I could not escape. How was I going to gather the pieces if I couldn't even see them?

This wasn't supposed to happen. This was not consistent with what is 'supposed' to happen after you have met a man of greatness. Angrily I demanded answers but to no avail. ***Baba Ji*** had returned to Pakistan and I didn't have Allah's number.

My entire life and I were a construct of my darkness and my ego, and it really worked for me because I lived in a world of ego. Baba Ji's presence flooded my small dark existence with the intensity of the Sun. I wasn't looking for that. I was absolutely convinced that I was already living in the light. I fought, I resisted, I cried, I pouted, I blamed and I called ***Baba Ji*** every day. My daily self-pity, my breakdown and my phone call to baba ji suffered a 9-10 hour time delay, which only caused me more anger and frustration. But by the time I spoke to Him, the intensity of my drama

In my relationship with God, I always felt that there was something missing. There was a distance that I could not overcome; there was a chasm that I couldn't cross. ***Baba Ji*** is the missing piece. He is the bridge between me and my Creator. He has been the bridge between me and my husband. ***Baba Ji*** has been the bridge between me and my children. ***Baba Ji*** is the ultimate bridge between where I am and where I want to be. His words are so simple and become true. His response to every problem or complaint is, "Allah behttar karega," and that is exactly what happens. ***Baba Ji*** is not interested in the drama or the details of the mess, he is focused on the solution and that is what he delivers.

A week after I met Baba Ji, I became a disciple. A few months ago, he and his wife left to go back to Pakistan. I was devastated and not one day goes by that I don't miss him terribly. Even though he is half a world away, ironically, I have never felt closer to him. The most amazing thing that happened is that while ***Baba Ji*** was here, I was able to introduce my parents, and my sister and brothers to him. My father is a Sardar. When my father met Baba Ji, it was a magical encounter between these two men who both mean so much to me. Through his interaction with Baba Ji, my father has great love and respect for him. Baba Ji's love is divine and transcendent.

I must acknowledge Baba Ji's wife, who we call Amma Ji. She is an amazing companion to Baba Ji. She facilitates ***Baba Ji*** to be able to do what he does as a ***Guru***. She supports all his followers and has always been extremely helpful to all of us. I am grateful to Amma Ji. To my Baba Ji, I want to say that you are the most powerful and gentle giant that I have ever met. I can never thank you enough for coming into our lives. My praise of you is insufficient and this is just a small token of what you mean to me.

Harvey Fazle
(New Jersey, U.S.A)
January 2009

MY GURU

As I begin to write, I am humbled by the enormity of what stands before me. How do I capture the intensity of the Sun or the depth of the ocean with mere words? How do I describe someone who is beyond any description? How do I express who this man is to me?

My husband had been on a quest to find his ***Guru***. He didn't know who he was or where he lived. I encouraged his journey and supported his search. I was clear that this was going to be "his" ***Guru*** because I didn't need one. I was quite satisfied with my own personal journey into Spirituality. I was born and raised as a Sikh and was very proud of all that I had received from my religion. As an adult, I studied many different faiths and found great value and inspiration in them. Twenty years ago, I met a Pakistani Muslim man with whom I fell in love, we married and I converted to Islam. I have had the privilege of visiting Mecca which has been a life altering experience. Feb. 23, 2007, my husband found his Teacher and he happened to live less than an hour from our home. It was a cold day in March and Alam Sahib was coming to our house with his family to meet me and our children. I prepared dinner as I would for any guest. Alam Sahib entered our home and lovingly greeted all of us. The moment I set eyes on him, I was changed. I kept saying to myself, what is happening to me? I couldn't stop looking at him and I was overwhelmed with emotion. I had to do everything I could, to keep myself from crying. He had been there hardly ten minutes. But I knew in those few moments in his presence, that I would have to have him in my life and it would be in the capacity of my ***Guru*** or my Baba Ji.

Baba Ji is the compassionate and loving embodiment, of religion and mysticism. He is a healer of pain, a dispeller of darkness and a dissolver of sorrow. He has the wisdom of a thousand books, intellect beyond any intellectual, and the compassion of a thousand mothers. His loving gaze is without judgment. Baba Ji's love is complete. It is without any expectation or condition. It is unlike any love that I have ever experienced. At times, it has been very difficult for me to be with him. In his purity, I see my own impurities and flaws magnified. At those times, I feel unworthy of his presence because I know who I am and why would he want to talk to me or be with me? So like the Prodigal Son, I go away for a few days, but I always return more committed.

ہیچ انگورے دگر غورہ نہ شد — ہیچ میوہ پختہ باکورہ نہ شد
پکا ہوا انگور پھر کچا انگور نہیں بن سکتا — کوئی پختہ میوہ پھر کچا نہیں ہو سکتا

every effort to remain conscious of every moment and every soul that is sent my way.

"This being human is a guest house. Every morning is a new arrival. A joy, a depression, a meanness, some momentary awareness comes as an unexpected visitor...Welcome and entertain them all. Treat each guest honorably. The dark thought, the shame, the malice, meet them at the door laughing, and invite them in. Be grateful for whoever comes, because each has been sent as a guide from beyond." ― Maulana Jalal ud Din Rumi

The answer to the question, "Who is Baba Ji" is almost impossible to answer. It is simply because his characteristics are beyond the grasp of words in any language. ***Baba Ji*** is someone whom one feels at his very core. Just when ***Baba Ji*** anchors in the harbour of my thoughts, he pierces through myskin and takes a seat, in what feels like the heart of my soul,imparting velvet like warmth.A musky fragrance fills my breath, a crystal like clarity removesmy clouded vision, uncontrollable tears and a perpetual smile simultaneously toy with my emotions and it appears like my heart beats in a thick mixture of sweet honey and a heavenly wine.

Not all sugarcanes have sugar, not all abysses a peak;
Not all eyes possess vision, not every sea is full of pearls.
O nightingale, with your voice of dark honey! Go on lamenting!
Only your drunken ecstasy can pierce the rock's hard heart!
Surrender yourself, and if you cannot be welcomes by the Friend,
Know that you are rebelling inwardly like a thread
That doesn't want to go through the needle's eye! - Maulana Jalal ud Din Rumi

Umair Fazle
(New Jersey, U.S.A)
May,2013

"Dance, when you're broken open. Dance, if you've torn the bandage off. Dance in the middle of the fighting. Dance in your blood. Dance when you're perfectly free." ¯ Maulana Jalal ud Din Rumi

How is it possible that a man steps into my life and reincarnate me? How on earth can I experience a tsunami after tsunami within me, leaving me more cleansed and humble than ever before? How can all this have any explanation? Question after question stormed in my mind. I did not attend to a single one. Why would I even care?

Jid-da piyagharaajaave o teshakker wand-da phirdaai

Baba ji is an ever-flowing and a limitless river of love. I float in his endless river, partially immersed, but always having the deep desire to completely drown in it one day.He offers an undying life-line for the heart and the soul. One look at him, unlocks the oceans of tears that have been desperately waiting to be released, for God knows how long. Such is my Baba Ji's effect on the human soul which becomes alive by recognizing the emissary of its Creator. It celebrates the arrival of his saviour and a ceaseless whirling becomes its expression of delight. Baba Ji's words have a soothing effect on our wounds. His prayers have the ability to vapourize all our worldly concerns. His smile feels like a heavenly breeze. His laughter is sheer music to the ears. His tears are like pearls falling from God's own necklace.

My HEART, so precious,
I won't trade for a hundred thousand souls.
Your one smile takes it for free. - Maulana Jalal ud Din Rumi

Baba Ji has shared with me some profound secrets. One of which is that every experience and every person comes in our life to give us an opportunity to learn and evolve,leaving behind the old you. Our reactions and responses to various circumstances as well as our interaction with human beings,mould us into who we are. Every situation and every person should be welcomed as we know not what hidden gifts they bring with them. There is so much truth in this lesson and I make

of its origin and fly back to its makeshift vessel. Soon after I met him for the first time, it was through the utmost beneficence of ***Baba Ji*** that I realized my first such expedition.

Baba Ji is the rose that blossoms in the thoughts of several fortunate disciples like myself. The paradisiacal and entrancing flower is constantly watered by their tears when they are helplessly captivated in his remembrance. In return, he exhales a fragrance of **il Allah** that reaches out to each one of his devotees, keeping their souls further connected and mesmerized. Blessed are those who are privileged to be in Baba Ji's physical presence. The ones who are deprived of such fortuity, rendezvous with himoneon-one, in an entirely different world. Such divine moments come only through ***Baba Ji*** to enlighten us and remain to be the most treasured gems of our lives.

With thee, my love, hell itself were heaven.
With thee a prison would be a rose-garden.
With thee hell would be a mansion of delight,
Without thee lilies and roses would be as flames of fire!
¯ Maulana Jalal ud Din Rumi

It is true that the ego needs to gradually shrink down to as close to the point of decimation, as possible. It is the single most important pre-requisite that holds the key to the gates of the spiritual path.However, ***Baba Ji*** disclosedto me how self-loathing can also become a hostile and resisting barrier on the road to freedom. It almost appeared that he dug out the self-acceptance from the hardened clay of negativity that had been baking in the blazing fire of mynever-ending human imperfections and inadequacies. As and when I was able to accept and befriend the new me, I began to realize the true value of my blessings. It seemed as if Baba Jihad spread a soft and silky *chaadar* on my flaws,allowing them to take a much needed nap and awakening the uncontaminated part of my inner-self which still housed traces of Purity - a Purity, that I needed to acknowledge, realize and be grateful for. It then rained. It poured. I danced in ecstasy till I fell to my knees, humbled and lifeless. Like a spring swoops the barrenness of a desert, a unique freshness enveloped me, inside out.

MOREY PERITUM

When another entity's majesty becomes more manifest over one's consciousness, than one's own actuality, the gradual fading away of the self starts taking place. We experience the first glimpse of selflessness and it is a fantastic, yet inexpressible experience. ***Baba Ji*** has become a permanent resident of the world of my thoughts. In fact he is the emperor of that kingdom. I used to think I am the one responsible for reeling him into my thoughts and keeping him there, for as long as I desired. But the reality is quite the opposite. It is the grace, magnanimity and the purity of Baba Ji's love that wraps its arms around my very being. His remembrance is like a flawless diamond embedded in my heart from which exudes a bright, rainbow-like radiance relentlessly illuminating every dark crevice that is hidden within me.

Throughout my life, I had experienced, what was foolishly thought to be "love." It came in various shapes of beautiful castles which were always meticulously designed and built with the formless sand of personal desires, ego and fantasy. Hence, the crumbling of these wishful and superficial palaces was a pre-destined certainty. *Ishq*, the selfless love, was a pearl that lay at the bed of a murky ocean inside me and my beloved ***Baba Ji*** not only provided me the tools, but also the hand-held spiritual guidance to deep dive into my own depths, enabling me to fetch this glistening jewel from the abyss. That was true love...pure love…Divine love….the ONLY love!

"I have lived on the lip
of insanity, wanting to know reasons,
knocking on a door. It opens.
I've been knocking from the inside." ~ Maulana Jalal ud Din <u>*Rumi*</u>

Ishq is the intoxication that from time to time flies one's soul on its wings and takes it into the realm of heaven, providing a foretaste of an addictive intoxicant. The aftertaste,as well as the after-effects, of this firewater leaves a permanent impression on the soul. It is in the blessed hands of the *Murshid* to increase or decrease the frequency of such pilgrimage and it allows the soul to kiss the stone

my namaz being complete without it. I am so grateful and humbled by his prayers for me. ***Baba Ji*** has an extraordinary ability to transform people, sometimes instantly and sometimes at a very gentle pace. In either case, the process is seamless and

one only comes to know of it when one has traveled quite far into ones new existence. As soon as one recognizes the freshness of ones new being, one immediately connects this new found change to ***Baba Ji.***

The ***Nazr-e-Karam*** of ***Baba Ji*** compelled me to connect with my inner-self. By no means was this an easy relationship; it required a simple but terribly bitter ingredient -- TRUTH. To observe, own and accept my flaws was like walking barefoot on a never-ending path sprinkled with prickly thorns. Just when I thought that the worst was over, a new imperfection would pierce through me and leave me more wounded than before. ***Baba Ji*** taught me that this process of being honest to oneself was mandatory for the seeker of the Ultimate Truth…***only truth connects with Truth.*** Not only did ***Baba Ji*** connect me to the Almighty but he initiated a friendship between us. Ever since ***Baba Ji*** took me under his wing, I have become more conscious of my direction in life. He constantly reminds me of the importance of human beings who continue to shape our existence along with the Fazl of ***Baari Taala.***

Anwaar-ul-Uloom is a wonder that originates from ***Baba Ji's*** love-filled heart. While I was reading this book, it would awaken areas of my mind which appeared to be non-existent till that moment. But just like ***Baba Ji's*** love, the essence of this book penetrated my heart….and this essence was there to stay.

Koi meray dil se poochhay teray teer-e-neem kash ko
Yeh khalish kahaan se hoti jo jigar ke paar hota.

Words alone cannot find adequate expression to show my gratitude for my Allah or my ***Baba Ji.*** But maybe…just maybe, the emotions that pour out during my remembrance of the two of them, can convey the slightest hint of my love and thankfulness to both.

Umair Fazle
(New Jersey, U.S.A)
January 2009

presence of a guide, a ***guru***, a God-sent man who would rescue me from the depths of my own oblivion. This craving became my mantra for the next two months or so. I prayed hard and as usual I looked for an easy way out. I asked Him to send me one, rather than myself venturing out and looking for my saviour.

Again, it was Aneeq Bhai who gave me a call from Arkansas one day, informing me that the author of the book that I have been reading for the last two and a half months has arrived in New Jersey. That is the place where I have been living now for 10 years. All my naïve and ignorant mind could think of was what I will ask him about ***Anwaar-ul-Uloom***, how I would praise him on this exquisite work and also how I would try to impress him with my ability to comprehend the book's multifaceted spiritual philosophy? The relationship I foolishly constructed in my mind, between the two of us, was that of a fan and a celebrity writer.

Finally, ***Friday the 23rd of February, 2007*** came and brought me a brand new present that was far brighter than my past and that eliminated all worries about my future. A heavenly radiance dawned on me. It was the inexpressible glow of ***Janaab Muhammad Alam Ameeri Sahib*** that instantly sparked a flame within me. Soon after, I vividly remember melting in his feet with a profound desire to remain there till eternity. With a mother's affection and a father's strength he lifted me up, looked in my eyes and gave company to my uncontrollable tears. His single hug simultaneously emanated the love of many-a-near and dear ones. Naturally by this time, my entire agenda had diminished to a meaningless nothingness which was not far from my own condition. I began to recognize the magnificence and grace of my God-sent man, the answer to my prayers, and the saviour of my soul. I truly felt I was in the care of someone who had a spiritual and tender association with the Almighty. His initial vibe had shackled and claimed ownership of my soul.

Baba Ji, as I started regarding him, instantly made a home in my thoughts and in my heart. There was nothing I had done to deserve this wonderful privilege. It was merely the benevolence of ***Baba Ji's*** penetrating gaze and the compassion of his warm heart that included an insignificant and unworthy man like me in his limitless circle of love. Within a few days of meeting him, I witnessed the impact of his spiritual supremacy. I had been praying for almost three decades, but never had I experienced a ***namaz*** of such spiritual significance and enormity. I started my namaz in my room in New Jersey but completed it in the House of God. From that day onwards, thankfully, a visible and valuable feature was added to my prayers. This was Baba Ji's gifts of all gifts to his ordinary disciple. I cannot mention what that generous bestowal was but what I can share with you is that I cannot imagine

MY BABA Ji

I was not searching for it. I didn't even know what it was. Nevertheless, like the gradual, yet steady oozing of water in the driest of desert sands, an incredible voice echoed and made its way through my heart. It was an extraordinary voice; one that could not be heard but one that could be felt, similar to the breathing of a new-born who lies on his bosom that is on top of yours.

The fear of the unknown took the better of me despite the constant reassurance of Goodness the voice whispered. Being only human, I looked for answers from my mind, questioning logic and rationale and hoping to solve or shelve this mystery. Before I knew it, this sweet pain started becoming a source of comfort, belongingness and above all a restless ecstasy that remained with me at all times.

I reached out to my life-long mentor, ***Dr. Aneeq Ahmad***, whose household, ***Dastan Serai*** had very generously and lovingly gifted me priceless gems of spirituality. I had never really valued these pearls of wisdom on a conscious level, at the time. As soon as I shared my plight with Aneeq Bhai, he immediately recognized my ***incompleteness***...more importantly, my desire to reach some sort of ***fruition***. He recommended I read a book called ***Anwaar-ul-Uloom***. His wish has always been my command, but being aware of my separation with the Urdu language for well over a quarter of a century, I realized this would be a rather uphill task. They say where there's a will, there's a way whereas I say, when it is the ***Almighty's Will*** then even the most hindering of impediments become the most flowing and fastest of ways. I requested my mother, living in Lahore to send me the book that Aneeq Bhai had suggested would centre my wavering and lost soul...the soul that had been waiting for 40 long years to be dug out of the dark grave of sin, ego and ingratitude.

Anwaar-ul-Uloom soon got delivered to me. The challenge of reading Urdu still remained a challenge, but not for long. As my flow got better and better, I found the language of this magical book leaving more of an impression on my heart than on my mind. The messages, the stories and the poetry began to, word by word pave a path for me to acknowledge. I could somewhat see this transformation as it was unfolding, but I could unmistakably feel it at the very core of my being. It was like my heart was wet clay tossed on a spinner's wheel and moulded by warm, comforting and remarkably familiar hands. The more I read, the more I craved the

حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ کا اپنے روحانی مرشد مولانا رومؒ کو خراجِ تحسین

پیرِ رومیؒ خاک را اکسیر کرد　　　از غبارم جلوہ ہا تعمیر کرد

پیرِ رومیؒ نے خاک کو اکسیر بنا دیا میرے خس و خاشاک سے کئی جلوے ظاہر کر دیئے۔

بیا کہ من ز خمِ پیرِ رومؒ آوردم　　　مئے سخن کہ جواں تر ز بادۂ عنبی است

آؤ! کیونکہ میں پیرِ رومؒ کے ساغر سے کچھ لایا ہوں، ایسے اقوال کی شراب کہ جو انگور کی شراب سے بھی زیادہ تیز اور جوان ہیں۔

پیرِ رومیؒ را رفیق راہ ساز　　　تا خدا بخشد ترا سوز و گداز

پیرِ رومیؒ کو اپنے راستے کا ہمسفر بنا تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو سوز و گداز عطا فرمائے۔

ز آتشِ مردان حق می سوزمت　　　نکتۂ از پیرِ رومؒ آموزمت

مردانِ حق کی آگ میں جل گیا ہوں۔ پیرِ رومؒ سے ایک نکتہ (راز) میں نے سیکھ لیا ہے۔

وقت است کہ بکشایم میخانۂ رومیؒ باز　　　پیرانِ حرم دیدم در صحن کلیسا مست

اب موقع ہے کہ میں رومیؒ کے مے خانہ کا دروازہ کھول دوں (یعنی تعلیماتِ رومیؒ کو عام کر دوں)، میں نے کلیسا کے صحن میں مردانِ حرم کو دم بخود دیکھا ہے۔

لفظ کاید بے دل و جاں بر زباں
وہ لفظ جو بغیر دل و جان کے زبان پر آجائے

ہمچو سبزہ تون بود اے دوستاں
اُسے تو کوڑے پر اُگے ہوئے سبزے کی طرح سمجھ [illegible]

پیرِ رُومیؒ مُرشدِ روشن ضمیر
کاروانِ عشق و مستی را امیر

پیرِ رُومیؒ روشن ضمیر مُرشد ہیں، وہ عشق و مستی کے کاروان کے امیر ہیں۔

منزلش برتر ز ماہ و آفتاب
خیمہ را از کہکشاں سازد طناب

اُن کی منزل ماہ و آفتاب سے بڑھ کر ہے۔ اُن کے خیمہ (جائے ہدایت) کی طنابیں (رسیاں) کہکشاں سے لائی گئی ہیں

نورِ قرآں درمیانِ سینہ اش
جامِ جم شرمندۂ آئینہ اش

اُن (مولانا رومؒ) کے سینہ میں قرآن، پاک نُور ہے۔ اُن کے دل کے آئینہ کے سامنے جامِ جم بھی ہیچ ہے۔

صُحبتِ پیرِ رُومؒ سے مجھ پہ ہوا یہ راز فاش
لاکھ حکیم سر بجیب ایک کلیم سر بکف

نے مُہرہ باقی نے مُہرہ بازی
جیتا ہے رُومیؒ ہارا ہے رازی

گُستہ تار ہے تیری خُودی کا ساز اَب تک
کہ تُو ہے نغمۂ رُومیؒ سے بے نیاز اَب تک

مقامِ ذکر، کمالاتِ رُومیؒ و عطارؒ
مقامِ فکر، مقالاتِ بُوعلی سیناؒ

ہم ز دُورش بنگر و اندر گذر
ایسے واعظ کو دُور سے دیکھ لے اور گزر جا

خوردن و بُردن نہ شاید اے پسر
اے بیٹا! وہ تیرے کسی کام کا نہیں ہے کیونکہ صاحبِ دل نہیں

سیرتِ فخر العارفین

جہانگیری سلسلۂ تصوف کا دستور العمل جو تمام سلاسل پر محیط ہے

حالاتِ طیبات، ارشادات، تعلیمات اور کرامات

* شمس الملۃ والدین، شیخ العارفین، سیدنا و مولانا و ملجانا حضرت سید شاہ مخلص الرحمٰن جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ

* بدر الملۃ والدین، شیخ العارفین، سیدنا و مولانا و ملجانا حضرت سید شاہ محمد عبدالحیٔ رحمۃ اللہ علیہ

مولفہ: حق آگاہ حضرت مولانا حکیم سید سکندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ: حضرت مولانا شاہ عبدالقدیر رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: المعارف۔ گنج بخش روڈ، لاہور

بشنواز اخبارِ آلِ صدرُ الصدور
صدروں کے صدر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سن لے

لاصلوٰۃ تتم الا بالحضور
کہ کوئی نماز بغیر حضورِ قلب کے مکمل نہیں ہوتی

حکیم الاُمت علامہ محمد اقبال کا اپنے رُوحانی مرشد مولانا رُوم کو خراجِ تحسین

خیالش با مہ و انجم نشیند
نگاہش آں سوئے پرویں ببیند
دلِ بیتاب خود را پیشِ اُو نہ
دمِ اُو رعشہ از سیماب چیند

اُس کا خیال و فکر چاند اور ستاروں کا ہم نشین ہے، اُس کی نگاہ (بلند ترین) پروین ستارہ سے بھی آگے کی جانب دیکھتی ہے۔ اپنا دلِ بیتاب اُسکے سامنے پیش کر، رُومیؒ کا دم پارے سے بے تابی کو چُن لیتا ہے۔

ز رُومیؒ گیر اسرارِ فقیری
کہ آں فقر است محسودِ امیری
حذر زاں فقر و درویشی کہ از وے
رسیدی بر مقامِ سر بزیری

رُومیؒ سے فقیری کے راز و نیاز (اسرار) سیکھ، اُس کے فقر پر امیری رشک کرتی ہے۔
ایسے فقر و درویشی سے پرہیز کر جس کی وجہ سے غیرت و حمیت کا سر جُھکانا پڑے۔

خودی تا گشت مہجورِ خدائی
بہ فقر آموخت آدابِ گدائی
زِ چشمِ مستِ رُومیؒ وام کردم
سرورے از مقامِ کبریائی

خودشناسی جب رُوحانیت سے جدا ہو جائے تو فقر سے اللہ کی بارگاہ میں گدائی کا طریقہ سیکھ۔
مَیں نے رُومیؒ کی مست نگاہوں سے یہ (اُدھار لیا) حاصل کیا کہ کبریائی کے مقام سے سرور حاصل ہوتا ہے۔

حکیم الامت علامہ محمد اقبال کا اپنے روحانی مرشد مولانا روم کو خراج تحسین

مے روشن ز تاکِ من فرو ریخت — خوشا مردے کہ در دامانم آویخت
نصیب از آتشے دارم کہ اول — سنائی از دلِ رومیؒ برانگیخت

میری انگور کی بیل سے (خیالات سے) روحانی اور نورانی شراب ٹپک پڑی۔ وہ انسان خوش نصیب ہے جو مجھ سے وابستہ ہو گیا۔ مجھے اُس آگ (عشق الٰہی) سے حصہ ملا جو کہ حکیم سنائیؒ نے پہلے پہل رومیؒ کے دل میں روشن کی تھی۔

مرا یاد است از دانائے افرنگ — بسا رازے کہ از بود و عدم گفت
و لیکن با تو گویم ایں دو حرفے — کہ با من پیر مردے از عجم گفت

مجھے ایک فرنگی دانشور کے ہستی اور نیستی کے متعلق بتاتے ہوئے بہت سے راز یاد ہیں۔ لیکن میں تجھے وہ چند باتیں بتاتا ہوں جو ایک عجمی بزرگ (مولانا رومؒ) نے مجھ سے کی تھیں۔

چو رومیؒ در حرم دادم اذاں من — ازو آموختم اسرارِ جاں من
بہ دورِ فتنۂ عصرِ کہن او — بہ دورِ فتنۂ عصرِ رواں من

میں نے جب رومیؒ کی طرح حرم میں اذان دی تو اُس سے میں نے روحانیت کے اسرار و رموز سیکھے۔ جس نے پرانے زمانے کے فتنوں کے دور سے آج کے زمانہ کے فتنوں سے آشنا کیا۔

باز آ باز آ ہر آں چہ ہستی باز آ

تُو واپس آ ، تُو واپس آ ، تُو جو کچھ بھی ہے ، واپس آ

گر کافر و گبر و بُت پرستی باز آ

اگر تُو کافر ہے، اگر تُو آتش پرست ہے اور اگر تُو بُت پرست ہے تو بھی تُو واپس آجا

ایں درگہ ما درگہِ نومیدی نیست

ہماری یہ درگاہ نا اُمیدی کی درگاہ نہیں ہے

صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اگر تُو نے سَو بار بھی توبہ توڑی ہے تو پھر بھی تُو واپس آجا

(حضرت ابُو سعید ابُو الخیر رحمۃ اللہ علیہ)

خدیجہ پبلی کیشنز

عظمت منزل، خدیجہ سٹریٹ، ابدالی چوک، اسلام پورہ، لاہور

0300-4101533, 042-37153092

E-mail:azharsubhani71@gmail.com

ڈسٹری بیوٹر احمد بک کارپوریشن

اقبال روڈ راولپنڈی

فون نمبر 5558320